پردہ کو چیر دین - پاک کے - پنولا - اور ٹرو کار سی اوسکو چھید دینی سی بہی اگر ریکٹم - انٹری قریب ہی تو براز نکل پڑیگا - جب انمین سی کوی بہی ترکیب کارگر نہین ہوتی ہی تب اور مقام سی سوراخ کرکے پاخانہ کا راستہ کرنا پڑتا ہے جسکی دو ترکیبین ہین ایک وہ جو بنام ڈاکتر - اِ - میو - سٹ کی مشہور ہی اور دوسری بنام ڈاکتر لیٹر کی معروف ہے پہلی ترکیب مین ایسا کرتے ہین - کہ کو لُو - ری - ٹس - لمبو - رم - مسل - کی باہر کی جانب پر ایک سوراخ کردیتی ہین جسمین براز ہمیشہ نکلتا رہتا ہے اور دوسری مین بائین چڈہی مین کولون انٹری کی نیچی کی جانب ایک سوراخ کرتی ہین - ان دونون مین سی بھی ترکیب بہتر ہے اگرچہ اسمین پردہ - پی - ری - ٹو - نیم - کو شق کرنا پڑتا ہے جو بات پہلی مین نہین ہوتی - یہہ عمل اسطور پر کیا جاتا ہی کہ - پو - پارٹس لی - گی - منٹ - کی قریب ایک انچ اوپر اور اوسکی لنبائی سی ایک شگاف قریب ڈہائی انچ لمبا کرکے نہایت احتیاط سی مسلونکی اندر چیرتی جاوین - جبتک پی ری نظر آئی دیوی اوسوقت بھری ہوی انٹری بہی پردہ کے اندر سی دیکھلائی دیگی تب اوس پردہ کو نہایت ہوشیاری سی چیر ڈالین - بعد ازان انٹریکو پکڑکر زخم کے کنارون سے بذریعہ ٹانکون کے اتنا ھی انگاوین - جتنا بڑا سوراخ کرنا منظور ہو - جب یہہ ہوچکے تب ایک چہری سی انٹری کو چیر ڈالین - اوس سوراخ سی براز نکل پڑیگا - وہان پر ہمیشہ ایک گدی باندہی رکہین - تاکہ انٹری سی میلا ہمیشہ نہ نکلتا ہی اور اوس مقام کو نہایت صاف رکہین - اگر بچہ جیتا رہا تو جراح کو بہتری ترکیبین ایسی سوجھہ جائین گی کہ جنسی بدبو اور ہمیشہ براز نکلنی کی تکلیف سی بچہ بری رہ سکتا ہے رفتہ رفتہ انٹری کا سوراخ مثل اسفنکٹر مسل کے ہوجاتا ہے ✤ فقط

تمت

کتبہ غلام مصطفی خوشنویس عفی عنہ

اس ترکیب سے بھی نہ نکلی تو کان کے اندر رہنے دین بپپ پڑ کر آپ ہی نکل آوے گی ٭

١٢- بند پیدا ہونا مقعد کے سوراخ کا

یہہ ایک نقص تولیدی ہی جسکے کئی اقسام ہین چنانچہ اوّل انٹری - سگ - فائیڈ فلکشر تک پیدا ہو کر آخر ہو جاوے اور ریکٹم بالکل پیدا ہی نہو ٭ یا دوئم ریکٹم انٹری پیدا ہو مگر سکرم ہڈی کی کسی مقام تک آکر آخر ہو جاوے - ان دونون صورتون مین مقعد کی سوراخ اور انٹری کی ما بین - سی - لیو - لر - ٹی - شیو - بھرا ہوا ہوتا ہے سیوم ریکٹم انٹڑے مقعد تک آجاوے مگر مقعد کا سوراخ پیدا نہو چہارم ریکٹم انٹری مثانہ نائیزہ یا فرج کی اندر آکر آخر ہو جاوے اس صورت مین مقعد بند رہتا ہی - پیدایش کی بعد ہی یہہ نقص معلوم نہین ہوتا بلکہ چوبیس گہنٹہ بعد جب بچہ کو پاخانہ نہین آتا ہی تب بچہ کی والدہ کے توجہ اوس طرف ہوتی ہے اور اوسوقت جراح کی صلاح لی جاتی ہی اُکنا صورتون مین کہ جب مقعد کا سوراخ بالکل نہین ہوتا تو دیکہین کہ ریکٹم انٹری کسی اور مقام مین نہ کہلی ہو چنانچہ دیکہین کہ پیشاب سے براز کی بو آتی ہے یا نہین یا اگر لڑکی ہو تو اوسکی اندام نہانی کی اندر فضلہ ہے یا نہین - یہہ حالات اکثر لا علاج ہوتی ہین - لیکن ہاں اُس صورت مین کہ جب مقعد کا سوراخ نہین ہوتا اور ریکٹم انٹری نیچے آکر آخر ہوتی ہے تب البتہ عمل جراحی سے قوی امید فایدہ کی ہوتی ہے - تشخیص اسکی یہہ ہی کہ بچہ کو جب پاخانہ کی حاجت ہوتی ہی تب مقعد کا مقام پہول جاتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ مقعد کی بیچ مین ایک گہرا داغ بہی موجود رہتا ہے ایک چہوٹا شگاف اوس مقام پر کرنیسے براز نکل آتا ہی تب ہفتون یا مہینون تک مقعد کی اندر دنمین دو دفعہ - بو - جی - داخل کرنا چاہیے اور مقدار اوس بوجی کی بتدریج بڑہانی چاہی - لیکن جب مقعد کے مقام پر سوراخ بہی ہو اور تب بہی پاخانہ نہ آوے تو اس حالت مین اس عمل کے مفید ہونی مین شک ہی اُسوقت ایسا کرنا چاہی کہ سوراخ کے اندر ایک چہوٹا اسپی - کیولم - داخل کرکے بذریعہ ٹیشری کے

علاج کی ضرورت پڑتی ہی کہ جب بچہ کو اسّی تکلیف ہُو یا وہ بڑہتا جاوی + علاج اس مرض کا کئی طور
پر کرتی ہین مثلاً اگر نیوس لٹکتا ہو۔ یا لپ یا عورت کی اندام نہانی کی لبو پر ہو یا اوس قسم کا ہو
کہ جسمین زیادہ خون نکلنے کا اندیشہ ہو تو اوسکو کاٹ ڈالنا چاہی۔ بعض دفعہ گدّی باندہ کر
دبا دینی سی بھی مہینونکی تنخبہ مرض رفع ہو جاتا ہی اور کبھی کاسٹک دوا مثلاً نائیٹریٹ اف سلور یا
آئیوڈین بہی لگایا کرتی ہین بعض دفعہ نیوس کی اندر پرکلورائیڈ اف ایرن کی پچکاری
کرتی ہین جسکی ترکیب یہہ ہی کہ پہلی ایک دو دہاری چہری لیکر نیوس کی اندر داخل کرین تب وسکو
چارو طرف پہیر کر ریشونکو کاٹ دین بعد ازان ایک چہوٹی سی پچکاری مین چار یا پانچ قطرے
کلورائیڈ اف ایرن کی لیکر داخل کرین اس ترکیب سی خون جم جاتا اور ٹیوم سخت ہو جاتا ہی
تب بتدریج حل ہو کر مفقود ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ نیوس کو ریشم سی باندہ بہی دیتی ہین +

۹- ہڈی کا ٹوٹ جانا

اصطلاح مین اسکو فراکچر بولتی ہین۔ بچونکی ہڈی مثل جوانونکی ٹوٹ کر دو ٹکڑی نہین ہو جاتی
بلکہ خم کہا کر آدہی کہنچ جاتی ہی اور آدہی بل کہا جاتی ہی۔ علاج اسکا معمولی طور پر کرین اور
اسپلنٹ کو دو تین ہفتہ باندہ رکہین، مگر چمڑی یا موٹی کاغذ کا اسپلنٹ بہ نسبت لکڑی کی
بہتر ہی +

۱۰- ہڈی کی جوڑ کا اکہڑ جانا +

اصطلاح مین اسکو ڈسلوکیشن بولتی ہین۔ بچونکا جوڑ کم اکہڑا کرتا ہی اور جب اکہڑتا ہے
تو کوہنی کا جوڑ زیادہ اکہڑتا ہے علاج بچہ کو کلوروفارم سنگہا کر جوڑ کو بٹہلا دین +

۱۱- کان کی اندر کسی چیز کا گہس جانا

بچونکو اکثر یہہ عادت ہوتی ہی کہ جس چیز سی کہیلتی ہین اوسکو کان کی اندر بہر لیتی ہین مثل
کوی بیج یا کنکر چنا مٹر وغیرہ علاج اسکا اس طور پر کرین کہ پہلی کان کو خوب طرح دیکہکر
اگر ممکن ہو تو اوس چیز کو ایک چہوٹی فارسپس یا ڈائی۔ رکٹر کی چمچہ سی نکال لین
اور اگر اس ترکیب سی ہاتہہ نہ لگی تو پچکاری کرین کہ جسّی وہ ڈہیلی ہو کر نکل آوی گی اور جو

انتڑی باہر نکل آتی ہی علاج قسم اول یعنی خفیف کا علاج ہلکی ملینات سی کرین مثلاً سو بی کرب
سوڈا اور کلبنا کا استعمال کرین اور صابون اور یا پینی آب دست کراوین - دوسرے قسم
کی بیماری کا علاج بھی اسی طور پر کر سکتی ہین مگر اس صورت مین چند دنونکے بعد مقویات مثلاً
فولاد یا کوئینن کا استعمال کرنا چاہی - قبل اسکے داخل کرنی انتڑی کی عرقیات قابض مثلاً رنگ پھٹکری
وغیرہ سی دھو ڈالین - تیسری قسم کی بیماری کو اسٹرکنیا سی فائدہ ہوتا ہی مثلاً چار سال کی بچہ کو دنمین
دو یا تین دفعہ ایک گرین کا ساٹھوان حصہ ($\frac{1}{60}$) دی سکتی ہین اور نکلی ہوی انتڑی پر ہر روز
خشک نائیٹریٹ اف سلور لگانیسے اگر چہ اسمین درد نہین ہوتا - اگر ممکن ہو تو تبدیل آب و ہوا
کراوین - ایک گدی جسکی بیچ مین سوراخ ہو پاخانہ کی مقام پر باندہ رکھین - اگر اس علاج سی
فائدہ نہو تو چند ڈھیلی لٹکتی ہوی میوکس ممبرین اور چمڑی کی تراش کر پھینک دین مگر بچونمین
اس علاج کو نکرنا چاہی کیونکہ سن بلوغت مین مقعد کی سوراخ کی تنگ ہوجانیکا اندیشہ ہے *

۸ - نی - وس

یہہ چھوٹی ٹیومر - مختلف شکل اور مقدار کی ہوتی ہین اور مختلف مقامات جسم پر پیدا ہوتے ہین
پر اکثر سینہ شکم یا اطراف کی نسبت سر اور گلی پر زیادہ تر پیدا ہوتی ہین بعض دفعہ یہہ اسقدر
بڑی ہوتی ہین کہ کسی ہاتھ یا پاؤن کی ساری پر پھیل جاتی ہین یا جسم کے قریب آدھے یا آدھ پر
چھا جاتی ہین اور بعض دفعہ صرف ایک سرسون برابر ہوا کرتی ہین اور ساری عمر تک اسی مقدار
کی رہتی ہین اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ جون جون عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے یہ بھی بڑہتی جاتے
ہین - یہہ ٹیومر - اکثر اسطور پر شروع ہوتا ہی کہ جب بچہ کی عمر قریب مہینہ کی ہوتی ہی تب ایک نقطہ
اودا یا نیلی رنگ کا پیدا ہوتا ہی اور اکثر جون جون بچہ کی عمر زیادہ ہوتی جاتی ہی یہہ بھی بتدریج
بڑہتا جاتا ہی اور اسمین خون کی رگین بھی پیدا ہونی لگتی ہین جب نیوس جلد پر ہوتا ہی
بعضو رنگ اسکا خوب سرخ ہوتا ہی پر جب جلد کی نیچی پیدا ہوتا ہی - تب خفیف نیلی رنگ کا ہوتا ہی اسمین
درد نہین ہوتا علاج یہہ کچھ ضرور نہین ہے کہ ہر حالتمین نیوس کا علاج کیا جاوے صرف اسوقت

وہ غذا کی راستہ مین پہنس جاتا ہی اسحالتمین اگر علاج فوراً انکیا جاوی تو بچہ دم بند ہوکر مر جاتا ہی۔ علاج اسکا اسطور پر کرین کہ اپنی انگلی کو حلق کی اندر خوب نیچی داخل کرین اگر وہ شئی محسوس ہو تو اوسکو انگلی سی نکالنی کی کوشش کرین اگر اس ترکیب سی نہ نکلی تو حلق کی اندر ایک پروبنگ کو داخل کرکی اوسکو معدہ کی اندر ٹہیل دین +

۷- کانچ نکلنا

اصطلاح مین اس مرض کو- پرولپ سسس- انائی- بولتی ہین- جب یہہ بیماری خفیف ہوتی ہی تب ریکٹم انٹری کا صرف- میوکس- ممبرین ہی باہر نکلتا ہی مگر جب شدید ہوتی ہے تب بہت سا حصہ یا وہ ساری انٹری باہر نکل پڑتی ہی **علامات** پہلی علامات اسکی یہ ہین کہ بچہ بہت دیر تک پاخانہ مین بیٹھا رہتا ہی اگر وجہ اسکی پوچھی جاوی تو کہتا ہی کہ مین نے ابتک فراغت نہین پائی- اسوقت اگر پاخانہ کی جگہہ کو دیکھا جاوی تو تہوڑی سی ریکٹم انٹری باہر نکلی ہوی نظر آوی گی- مگر یا تو یہہ فوراً خود اندر چلی جاتی ہی یا باسانی اندر کردی جاسکتی ہے- یہی حالت ہفتون یا مہینون تک رہ سکتی ہی اور بچہ کو تہوڑی بہت سوزش یا پیچش ہوتی ہی یا بعض دفعہ مثانہ مین بہی خراش پیدا ہوتی ہی اگر بچہ کو طاقت آجاوی یا بواعث اس مرض کے رفع ہوجاوین تو یہہ بیماری بہی بالکل دفع ہوجاتی ہے- لیکن جب یہہ بیماری شدید ہوتی ہی تب انٹری مذکور کا میوکس ممبرین دو یا تین انچ ہر دست کے بعد نکل پڑتا ہی اوسوقت اوسکی اندر داخل کرنیکی لئی یا تو عقلمند کہلائی یا جراح کی ضرورت پڑتی ہی بیماری کی اس قسم مین اگر انٹری اندر داخل نکی جاوی تو اسمین پہانسی لگ جاتی ہے اور تب علامات خوفناک پیدا ہوتی ہین- تیسری قسم اس بیماری کی وہ ہی کہ جسمین انٹری ہمیشہ نکلی ہی رہتی ہی چنانچہ جب اوسکو اندر کردیا جاتا ہی تو وہ فوراً پہر باہر نکل پڑتی ہی **اسباب** جب انٹریون مین کوی شئی فاسد یا کرم ہوتا ہی یا مثانہ کی اندر جب پتہری ہوتی ہی تب یہہ بیماری پیدا ہوتی ہی اور یہہ مرض کمزور بچونکو اکثر ہوجاتا ہی کہانستی روتی یا کونتہنی کے وقت

وہ فوراً کم ہوجاتی ہین اور تب خفیف علامتین شروع ہوتی ہین وجہ اس اختلاف کی
یہہ ہی کہ کبھی تو وہ چیز چھوٹی ہوتی ہے اور کبھی بڑی اور کبھی تو حلق یا ٹریکیا
کی اندر ڈھیلی پڑی رہتی ہے - اور کبھی دہنی برانکس مین جاکر پہنس جاتی ہی +
یہہ بات قابل یاد رکھنی کے ہی کہ جن بچہ نکی ہوا کی نالی کے اندر کوئی چیز پہنس جاتی ہی
اور وہ لیٹنا چاہتا ہے تو ہمیشہ دہنی ہی کروٹ پر لیٹتا ہے - یہہ واردات اوس وقت
ہوتی ہے کہ جب بچہ زور سی دم کہنچتا ہے اور بجز دگہس جانی اوس چیز کے شدت سی
کہانسی ہوتی ہے اوس وقت بچہ اگر خوش قسمت ہو تو اسی کہانسی کی ذریعہ وہ چیز
نکل آتی ہے - لیکن جب وہ اندر چلی جاتی ہے تو اکثر پہنس ہی جاتی ہے تب دم
لینی مین نہایت تکلیف ہوتی ہے اور بار بار کہانسی اٹہتی ہے اور ہوا کی نالیون سی بسبب
پیدا ہونی بلغم کے خراٹی کی آواز آتی ہے اور اوسوقت بچہ کو کمال تکلیف ہوتی ہی - چہرہ
فکرمند اور نیلگون نبض کمزور اور اطراف سرد ہو جاتی ہین اور بچہ قریب المرگ ہو جاتا
ہی یہہ ساری علامتین رفع ہوجاسکتی ہین اور بچہ بالکل تندرست بہی معلوم ہو سکتا ہی لیکن
مگر کسیقدر بیچین رہتا ہی اور بعض دفعہ ایسا کہتا ہی کہ میری حلق کے اندر کوئی شی اوپر کو
جاتی ہی اور پہر نیچی گر پڑتی ہی - لیکن یہہ خفیف علامتون کو تہوڑی ہی عرصہ تک رہتی ہے
کیونکہ وہ چیز نیچی چہوٹی نالیون مین چلی جاتی ہی تب بچہ کو یا تو برانکائٹس نیو - مونیا - یا
بعض دفعہ سل کی بیماری بہی ہوجاسکتی ہی - بس یاد رہی کہ جب کوئی غیر شی پہیپہڑی
کی اندر رہتی ہے تب کبہی نہ کبہی وہ ضرور مہلک ہوجاتی ہے - **علاج** اسکا اور کچہہ
نہین ہی سوای اسکی کہ ٹریکیا کو چیر کر اوس چیز کو نکال ڈالین +

۶ کسی چیز کا حلق یا اِیسا - فیگس

یعنی مری گذرگہ مین گہس جانا

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہی کہ بچہ کوئی بڑا لقمہ گوشت یا کسی اور چیز کا جلدی سی نگل جاتا ہی اور

جب اوس پن کو نکالا جاتا ہی تو اون مقامون پر آمنے سامنے دو داغ رہ جاتی ہین جسسی
چہرہ بدشکل نظر آتا ہے - پس بہتر ترکیب یہہ ہی کہ سوچہ مذکور سے زخم کی لبونکو جوڑ
دین - سوئین کو نیچے سے داخل کرین - تاکہ ٹانکی نیچے سے اوپر کی طرف بیٹھتی جاوین
ہر ایک ٹانکی کو آدھی آدھی انچ تفاوت پر ہونا چاہیے اور ہر بار سوئین کی داخل
کرنیکے وقت اسبات کا خیال رکھین کہ لب کا بہت ساحصہ ٹانکو مین آجاوی ورنہ
جوڑا چھا نہ بیٹھے گا - اگر لب کی دونو طرف شگاف ہون تو اسی عمل کو اوسیوقت
دونو طرف کردین - اگر ساتھہ ہونٹھہ کے تالو کی ہڈی مین بہی شگاف ہو تو ہونٹھہ کے
شگاف کو جسوقت بچہ نہایت ننھا ہو - فوراً جوڑ دین اسسے یقین ہی کہ تالو کی ملائم
ہڈی از خود جڑ جائیگی - اگر دیکھین کہ پہلی عمل مین شگاف نہ جڑ جاوی تب ٹانکونکو
یا تو چندی اور بہی رہنے دین یا اونکی عوض اور ٹانکی لگاوین +

۴ - ٹنگ - ٹائی

یہہ وہ مرض ہے جس مین زبان کی نوک میوکس ممبرین کی ایک باریک ریشہ سے نیچے کی
طرف بندہی رہتی ہے - اسلئے بچہ بخوبی دودہ نہین پی سکتا - بچہ کی ماکو اسبات کا
بڑا خیال ہوتا ہی - مگر یہہ بیماری بہت کم ہوتی ہی - شاید اسکا اگر شبہ ہو تو ایک کام کرین
کہ بچہ کو تاڑتی رہین کہ وہ اپنی زبان کو لبونکی باہر نکال سکتا ہی یا نہین اگر نکال سکتا ہی
تو علاج کی کچھہ ضرورت نہین ورنہ ایک بہونٹی نوک کی قینچی سے اوس بندھن کو اوپر سے
نیچے کی طرف کاٹ دین اور اوپر زبان کی طرف نہین بعد ازان زبان کو پیچھے کی طرف
ڈہکیل دین تاکہ وہ بندھن بخوبی جڑ جاوی +

۵ - کسی چیز کا ہوکی نالی کی اندر گھس جانا

کسی چیز کا ٹریکیا - یا لارنکس - کی اندر گھس جانا ایک بڑی خوفناک بات ہی اور اسکی تشخیص
بہی نہایت مشکل ، کیونکہ اسکی ابتدا مین تو علامتین شدید ہوتی ہین لیکن بعض دفعہ

تو دوسری سال کی عمر مین کر دین +

عمل اگر ایکہی طرف کا ہونٹہہ کٹا ہو تو۔ پہلے بچہ کو کلوروفارم سنکہا کر بیہوش کر دین بعد
اسکی ایک شخص کو اوسکا سر پکڑنی کہین اور ایک یا دو کٹی ہوی ہونٹہہ کو پکڑنی کے لئی موجود مین
تاکہ کو۔ رو۔ نری۔ ارٹری۔ سی خون نکلنے نہ پاوی یاد رکہنا چاہی کہ ارٹری مذکور
لب کی میوکس ممبرین کے نیچی ہی ہوتا ہے اور جلد کی نیچی نہین جب یہہ سارا بندوبست
ہو چکی تب لب کو بذریعہ چہری کے سوٹر ون سی آدہی انچ تک علیحدہ کر دین۔
بعد ازان شگاف کے ایک کنارہ کو ارٹری۔ فارسیپس۔ سی پکڑ کر ایک تیز
نوک کی چہری کو شگاف کے اوپر کی گوشہ مین داخل کر کے لب کی گوشت پوست
اور میوکس ممبرین کو کاٹتی ہوی نیچی کی طرف چلی آوین اور جب شگاف کی نیچی کے
کنارہ کے پاس آجاوین۔ تب چہری کو کسی قدر شگاف کی طرف موڑ کر تراشیدہ
ٹکڑی گوشت کو علیحدہ کر دین۔ تراشتی وقت اس بات کا ضرور خیال رکہین کہ
شگاف کی کنارہ جسقدر موٹی ہون اوسیقدر گوشت اُترآوی اگر موٹا ہی سی گوشت
کم اتریگا تو جوڑ اچہا نہین بیٹہیگا۔ اب ایک شخص کو فورًا اوس لب کو پکڑنا
چاہئی تاکہ کا رو۔ نری۔ ارٹری سی خون بہنی نہ پاوے۔ جب شگاف کا ایک
کنارا کٹ جاوی تب اوسیطور پر دوسرا کنارا بہی تراش دین اور دوسرا شخص
اوس کٹی ہوی کنارہ کو فورًا پکڑلے تاکہ خون بہنی نہ پاوی۔ اب دونون کٹی
ہوی کنارونکو ملانی مین بڑہی استادی چاہیے تاکہ کنارہ ٹہیک مل جاوین
یہہ بات دو ترکیبسی ہوسکتی ہے ایک تو پن کی وسیلہ سی اور دوم۔ ان۔
ٹی۔ رپ۔ ٹڈ۔ سوچر کی ذریعہ۔ جراحان حاذق نی اگلی ترکیب کو بالکل ترک
کر دیا ہے وی کہتی ہین کہ جب یہہ زخم پنون کی ذریعہ۔ جوڑا جاتا ہے۔ تب جس
مقام سی پن داخل ہوتی ہے اور جہانسی وہ پہوٹ کر نکلتی ہی بعد جڑ جانی زخم کے

تو اپنی ناک یا کان کی اندر اونکو ڈال دیتی ہین - والدہ یا دائی کو اسبات کی خبر بہی نہین ہوتی کیونکہ جبتک ناک سوج نہ جاوی یا اسمین درد نہو تبتک بچہ اسکی شکایت نہین کرتا - چندروز بعد یہی علامتین مفقود ہو جاتی ہین اور تب ناک سی صرف ایک رطوبت بہتی رہتی ہی اور یہہ بات مہینون یا برسون تک بلا معلوم ہونی اسکی سبب کی جاری رہ سکتی ہی۔ **علاج** چونٹی یا ڈاکٹر کی چمچہ سے اوس چیز کو نکال لین یا ناک کی اندر صرف پچکاری کرین - اسی سی بہی وہ نکل آتی ہی - اگر ناک کا پردہ بہت سوج گیا ہو تو چندروز توقف کرین تاکہ ورم رفع ہو جاوی +

۲ - نکسیر -

اس مرض کو اصطلاح مین - اپس ٹک سنس - بولتی ہین - اونی سبب اہی بچون کے ناک سی خون ٹپکتا ہے - مثلاً خفیف صدمہ یا بعض دفعہ بلا کسی صدمہ کے بہی خون از خود بہنی لگتا ہے - بعض دفعہ یہہ بیماری موروثی بہی ہوتی ہے + **علاج** کسی علاج سی یہہ خون اکثر نہین رکتا - ناک پر سرد پانی رکہین یا معمولی طور خون بند کرنیوالی دوا لگاوین +

۳ - ہیار - لپ +

اردو مین اس بیماری کو ہونٹہہ کٹا بولتی ہین - یہہ ایک نقص تولیدی ہی جسمین بچہ کا ہونٹہہ پیدایش ہی سی کٹا ہوا ہوتا ہی اور اسکی اقسام کئی مین چنانچہ کبہی تو صرف ایکہی طرف شگاف ہوتا ہے اور کبہی دونو طرف کا ہونٹہہ کٹا ہوتا ہے اور یہہ کہ بعض دفعہ تو صرف ہونٹہہ ہی کٹا ہوتا ہے اور بعض دفعہ وہ شگاف تالو کی ہڈی کی بیچ تک بہی پہنچ جاتا ہے اور بعض اوقات لب کا شگاف نتہنونکو بہی شامل کر لیتا ہے - اوسوقت نتہنی پہیل جاتی مین - اور چہرہ بد وضع ہو جاتا ہے - مثل اور نقص تولیدی کی اکثر خاندان مین یہہ بہی موروثی ہوتا ہے + **علاج** اسکا عمل جراحی سی کرتی ہین اور وہ عمل نہی بچہ پر کرنا بہتر ہے بہ نسبت زیادہ عمر کے اگر والدین اسبات پر راضی ہون

اف لِڈ لیکر ایک اونس چربی مین ملالین - اس مرہم کو صبح شام لگاوین اور ہر دفع بعد
اٹھانی پٹی کی سرکو اگلی طور پر کاربونٹ اف پوٹاش کے عرق سی دہو ڈالین + اگر دیکھین
کہ اس مرہم سی کسیقدر انفلامیشن پیدا ہوا ہی - تو اسکو چند روز کی لئے نہ لگا دین مگر سر کو
کاربونٹ اف پوٹاش کی عرق سی دن مین تین یا چار دفعہ دہوا کرین جب یہہ پہلی
دفعہ کا انفلامیشن رفع ہو جاتا ہے - تو پہر نہین لوٹتا اگرچہ مرہم مذکور کو مہینوں تک
لگا ہی جاوین - بعد پندرہ دن کی مقدار آئیوڈائیڈ اف لِڈ کی بڑہاوین - اور اگر
بیماری پہر ظاہر ہو تو مقدار کو دونی کر دین - جبتک مرض رفع ہو گیا ہرچہ سی سرکو
برابر ڈہانپی رکہین - جب اس علاج کو تین ہفتہ یا ایک مہینہ ہو جاوی تب خارجی دوائونکا
لگانا موقوف کر دین - اور بالونکو بڑہنی دین تاکہ دیکہا جاوی کہ یہہ مرض پہر ظاہر ہوتا ہے
یا نہین - اگر ظاہر ہو پڑی تو پہر اون دواکو لگاوین اور آئیوڈائیڈ اف لِڈ کا استعمال
تبتک جاری رکہین جبتک اسبات کا اطمینان ہو لے کہ مرض بالکل رفع ہو گیا ہے
غذا بیمار کی ہلکی ہونی چاہئی مثلاً دودہ ساگودانہ اراروٹ چاول کہچڑی اور اگر ضرورت
ہو تو نمکین جلاب سی تلئین کرین + فقط

حصہ چہارم

امراض متعلقہ جراح

۱- کسی چیز کا ناک اندر گہس جانا +

اکثر بچونکو ایسی عادت ہوتی ہی کہ جب وی بیجون یا چہوٹے چہوٹے کنکرون سی کہیلتے ہین

اور جب اِن دوا کو خنک دینا منظور ہو تو اس نسخہ کا استعمال کرین +

نسخہ آیئوڈائیڈ اف ارسنک + ۱- گرین ۔ سخت شیر خشت + ۶- گرین + میوسیلج حسب ضرورت + سبکو ملا کر ۱۲- گولیوںمین تقسیم کرین - اور اوسکی ایک گولی دنمین تین دفعہ کہلا دین یہہ نسخہ ۱۰ سال کے لڑکے لئی موزون ہی یہہ نسخہ بہت مجرب ہی اگر اسکے پانچ چہہ مفتون کی استعمال سی درد سر اور منہہ اور حلق خنک ہوجاوی تو چند روز موقوف کرکے پہر شروع کرین - اِن دوا کو تہوڑی تہوڑی مقدار مین ایک عرصہ دراز تک کہلانا چاہی اور انکی خوراک کو تدریج بڑہانا چاہئے اور جب بیماری بالکل رفع ہوجاوی تب بہی چند روز تک انکو جاری رکہنا چاہئی - اگر بچہ کا مزاج اسکر افیولس ہو تو آیئوڈائیڈ اف ارسنک کو ہمراہ کاڈلیور آئیل کے دینا چاہی اور اگر کسی سبب سی سنکہیا ناموافق پڑے تو صرف آئیوڈین کو بمقدار بارہوین حصہ ایک گرین کی ہمراہ کاڈلیور آئیل کے پلادین **دوم علاج خارجی** سر کی بالونکو چہٹوا دین سر کی منڈوانی کی کچہہ ضرورت نہین بعد ازان سر پر ایک بڑی سی تیسی کی پولٹس بارہ گہنٹہ تک باندہ رکہین تاکہ کہرنڈ ملایم ہوجاوین اگر ضرورت ہو تو دو یا تین مرتبہ اسی پولٹس کو باندہین فورًا بعد اٹہالینی پولٹس کے سر کو کاربونٹ اف پوٹاش کی عرق سی لنٹ سی آہستہ مل ملکر دہوین (ایک پائینٹ ڈسٹلڈ واٹر مین ایک ڈرام کاربونٹ اف پوٹاش کافی ہے) بعد ازان کاربونٹ اف پوٹاش کا مرہم مل دین - چنانچہ چربی ایک آنوس + گلائی سیرین ایک ڈرام + کاربونٹ اف پوٹاش ایکڈرام + سبکو ملا کر لنٹ پر بچہا کر لگا دین اور اس پٹی کو گٹا پرچہ یا موم جامہ سی ڈہانپ دین - اس پٹی کو دن مین دو دفعہ بدلنا چاہئی - اس علاج سی دو یا تین دن کے اندر سارا کہرنڈ صاف ہوجاتا ہے - جب یہہ بات ہوجاوی - تب کاربونٹ اف پوٹاش کی عوض آیئوڈائیڈ اف لڈ کی مرہم کا استعمال کرین چنانچہ آدہا ڈرام آئیوڈائیڈ

اکثر چھٹی یا ساتوین سال کی عمر مین بچونکو ستاتا ہی اور اس بیماری کی چھوت نہایت جلد لگ جاتی ہی مثلاً اگر کسی مدرسہ مین کسی لڑکے کو یہہ بیماری ہو تو فوراً اور بچو ہی اسکی چھوت لگ جاتی ہے - اس مرض کی اقسام بہت ہین چنانچہ بعض بچونکی سر پر سرخ رنگ کی اونچی اونچی دانی نظر آتے ہین اور انسی پیپ بہتی رہتی ہے اور جب وہ پیپ خشک ہو کر جم جاتی ہے تب اوس مقام پر زرد دی مائل کھرنڈ پیدا ہو جاتے ہین اور کبھی وی کھرنڈ موٹی اور مضبوط اور مدور ہوتے ہین اور بعض دفعہ وی آپسمین ملکر سارے سر کو ایسا چھا لیتی ہین کہ گویا کسی نی ٹوپی پہنا دی ہی اور کبھی وی باریک یا بہوسی کے طور پہ بنکر آسانی سی جھڑ جاتے ہین اس صورت مین بال گر پڑتے ہین اور بچہ گنجا ہو جاتا ہے اور سر کی جلد سفید چکنی اور چمکیلی ہو جاتی ہی - اس بیماری مین اسقدر شدت سی خارش ہوتی ہی کہ گلی کی گلٹیان پہولکر انمین پیپ پڑ جاتی ہی اور کبھی یہہ بیماری ایسی شدت کی ہوتی ہی کہ اگر بروقت اسکا علاج نکیا جاوی - تو کہوپڑی تک زخم پہیل جاتا ہے - یہہ بیماری اس قدر ہٹیلی ہوتی ہے کہ اکثر علاج سی اسکو فایدہ نہین ہوتا اور مہینون بلکہ برسون تک برابر قایم رہتی ہے +

علاج یہہ مرض اسقدر ہٹیلا ہے کہ علاج کی قابو مین جلد نہین آتا - اگرچہ اسکے رفع کرنیکی لئی بہتری دوائین اور مرہم اور عرقیات کا ذکر کتابون مین ہی پر ہم اوسی علاج کا بیان کرینگے جسکو ہمنی اپنی تجربہ مین مفید پایا ہی وہ یہہ ہی کہ اس بیماریکا علاج دو حصہ منقسم ہی - **اوّل** داخلی دوّم خارجی + داخلی علاج مین صرف دو ہی دوا اس مرض کو مفید پڑتی ہین - ایک تو سنکھیا دوسری آیئوڈین - اور انکی استعمال کرنی کی دو ترکیبین ہین ایک عرق کی طور دوم خشک چنانچہ جب عرق کا استعمال کرین تو فاؤلرس سولیوشن - ہمراہ آیئوڈائیڈ اف پوٹاکی بلا دین؛

مجرب جانتی ہین - غذا مقوی اور سریع الہضم دیوین مگر کوئی شے گرم یا ایسی جو ترش ہو نہ کہلاوین +

پنجم - ہر پیس - سر سی - نی - ٹس

انگریزی مین اس مرض کو - رنگ - ورم - اور اردو مین داد کہتی ہین - بعد دو سال کی عمر کے یہہ بیماری بچونکو اکثر ہوجایا کرتی ہے - اور بعض کو نوبت بنوبت ہر سال یہہ مرض ہوجایا کرتا ہے - دانی اسکے بہت چہوٹی چہوٹے اور چکر کے طور پر پیدا ہوتی ہین ان چکرون کی بیچ کی جلد صحیح ہوتی ہے اور کہیرا انکا آدہی انچ سی دو انچ تک ہوتا ہے ان دانون مین ایک شفاف مادہ ہوتا ہے اور اونکی بیچ کی جلد سرخی مائل ہوتی ہے جب دانی ٹوٹ جاتی ہین تب نہایت خارش اور جلن ہوتی ہی پانچوین یا چہٹی دن دانے ٹوٹ جاتی ہین - اور دسوین یا بندرہوین روز انپر سبوسہ جہڑنی لگتا ہے اس مرض مین دانونکی کئی چکرین یا تو ایکہی دفعہ پیدا ہوتی ہین یا ایک رفع ہوتی ہے اور تب دوسری پیدا ہوتی ہے - اور اسی طور ہفتون تک یہہ بات ہوتی رہتی ہے اکثر یہہ مرض پیشانی ہاتہون کی پشت پہنچون چوترون اور کلائی پر پیدا ہوتا ہے +

علاج ابتدا مین دانونپر پانی مین کپڑا ترکر کے رکہہ دین اگر اسکی خارش ہو وقف نہو تو انپر عرق نائیٹریٹ اف سلور کا لگا وین - ہلکی مسہلات سی تلئین رکہین اور جس وقت سبوسہ جہڑنے لگین اوس وقت گرم پانی مین نمک ڈالکر اوس مقام کو دن مین کئی بار دہو ڈالا کرین - جب یہہ بیماری ایک مدت درازتک رہی تب کسی الٹر ٹیو دوا کا استعمال کرین مثلاً سنکہیا یا مرکبات آئیوڈین فقط

ششم ٹی - نیا کی پی ٹس یا پورائی گو

اس بیماری کو اردو مین گنج بولتے ہین - اور یہہ مرض ننہی بچونکو کم ہوتا ہے کیونکہ

چهارم - کرسٹا - لکبیا

بعضون نی اِس مرض کا نام - اِم - بی - ٹائی - گو - لار - وی - لِس - یا کی - پی - ٹس - بہی رکہا ہے - یہہ بیماری بچونکو اکثر دانت نکلنی کے ایام مین ہوتی ہے اور اکثر یہہ پیشانی سی شروع ہوتی ہی چنانچہ پہلے اوس مقام پر چہوٹی چہوٹی زردی مائل کم وبیش متوصل دانی نکلتی ہین - اونکی نیچی کی جلد سرخ ہوتی ہی - دانون مین نہایت خارش ہوتی ہے - چنانچہ اسیواسطی وی جلد ٹوٹ جاتی ہین اور تب انسی ایک گاڑہی رطوبت نکلکر خشک کہرنڈ کی طور پر جم جاتی ہے رنگ اوس کہرنڈ کا زرد مائل بسبزی ہوتا ہے - تہوڑی عرصہ بعد اوس کہرنڈ کی کنارہ و نیز اور دانی پیدا ہوکر سر اور چہرہ پہ پہیل جاتی ہین - تب گلی کی گلٹیان بہو لکر بڑہ جاتی ہین اور بعض دفعہ انمین پیپ بہی پڑ جاتی ہے - کانون گردن اور سینہ پر بہی دانی پیدا ہوتی ہین جب سر پر یہہ بیماری پہیلتی ہے تب اسکی پیپ بالون مین جمع ہوکر جٹین بن جاتی ہین بسبب خارش کی جو اِس مرض مین بشدت پیدا ہوتی ہے بچہ سو نہین سکتا - اور ہمیشہ بی چین اور چڑچڑا رہتا ہے - اِس مرض کی جہوت نہین لگتی +

علاج - مین ابتدا مین اگر انفلامیشن کی شدت ہو اور نیز رطوبت بہتی رہی تو بچہ کو دنمین کئی مرتبہ گرم پانی یا پوست کی گرم پانی سے غسل کراوین اور جب پیپ جم کر کہرنڈ پیدا ہوجاوین تو انپر پولٹس باندہین اور جب کہرنڈ جہڑ جاوین اور انفلامیشن کی شدت گہٹ جاوی اور بیماری کا بڑہنا موقوف تب زخمونپر بہت آہستہ سی خشک نائیٹریٹ اف سلور کی قلم پہیر دین یا انپر اِس دوا کا عرق لگا دین اسسی خارش بہت جلد رفع ہوجاتی ہے - اور بچہ کو چین اور نیند آجاتی ہے - ساتہہ اِس علاج خارجی کے بچہ کو ادویات مقوی اور الٹریٹو کہلاوین چنانچہ آئیوڈائیڈ اف پوٹاسیم - یا اگر ضرورت ہو تو فولاد کا استعمال کرین - بعض اِس مرض مین سنکہیا کو

دوم - ارٹی کے - ریا

اردو مین اس بیماری کو پت اچہلنا بولتی ہین - چہوٹی بچہ اکثر اس مرض مین مبتلا ہو جاتے ہین موسم گرما مین یہہ بیماری زیادہ تر ہوتی ہی اور دہائی اس مرض کے اکثر سوتی وقت نکل پڑتے ہین کہ جب بچہ بے چین اور چنچنا ہوا جاگ پڑتا ہے اوس وقت امتحان کرنے سی ٹہری بنکلے چکر کے طور پہ پہیکی رنگ کی کسیقدر اونچی اونچی دہہی نظر آتے ہین - انمین نہایت خارش ہوتی ہے - سبب اسکا بدہضمی ہے اور علاج مختصر چنانچہ بچہ کو آب گرم سی غسل دلواوین اور ایک ہلکا مسہل دیدین +

سیوم - اسکی - بیز

اردو مین اس بیماری کو گیلی کہجلی بولتی ہین - یہہ مرض چہوت سی پیدا ہوتا ہے چنانچہ دائی کو اگر یہہ بیماری ہو تو بچہ کو بہی اوسکی چہوت لگ جاتی ہے - پہلی پہل یہہ مرض چوتڑون پاؤن اور گردن کے پیچہی ہوتا ہے - بعد اسکے ہاتہون کی انگلیون پر پہیل پڑتا ہے - بچونکی جلد چونکہ نازک ہوتی ہے - اسلئی بہ نسبت جوانون کی اس مرض مین بچہ نکو انفلامیشن زیادہ ہوتا ہے اور دانی بہی جلد پیدا ہو کر پہوٹ جاتی ہین تب انپر زخم ہو کر کہرنڈ بن جاتا ہے +

علاج اسکا مختصر ہے بچہ کو صاف ستہرا رکہین اور ہر روز رات کی وقت تہوڑا سا گندہک کا مرہم دانو نپر مل دیا کرین اور صبح کو گرم پانی سی غسل دلواوین یا ایسا کرین کہ تہوڑی چونیکا پانی اور میٹہا تیل لیکر اونکو خوب پہینٹین اور جب وہ مثل گہی کے گاڑہا ہو جاوی تب روئی کی پہاہی اسمین تر کر کے دانو نپر لگاوین اور لڑکا اگر بڑا ہو تو ہر دوسری رات ادہا ڈرام گندہک کا حلوا کہلا دیا کرین لیکن بچہ اگر شیر خوار ہو تو اوسکے انا کو ہر روز رات کی وقت ایک ڈرام فلاورس - اف - سلفر کہلا دیا کرین +

اگر رات کی وقت پپوٹے جڑ جاوین تو انپر سٹرن - بازنک آیئٹ منٹ لگا دیا کرین - اگر بیماری پرانی ہو جاوے تو کن پٹی یا کانون کی پیچھے چھوٹے چھوٹے بلسٹر لگاوین اگر پپوٹون کے اندر کی سطح دانہ دار ہو جاوے تو انپر سلفٹ اف کاپر یا نائیٹریٹ اف سلور لگاوین فقط

مقالہ ششم

امراض جلدی

جلد کی بیماریان بہتری قسم کی ہوتی ہین جنکا ذکر ہمنی بحر حکمت مین نہایت تشریح کے ساتھہ کیا ہی - پس اِس موقع پہ ہم صرف انہین بیماریونکا ذکر کرین گے جنسی بچہ کی حکیم کو واقفیت پیدا کرنی ضرور ہے اور جو بہ نسبت جوانون کے بچون ہی مین زیادہ تر پائی جاتی ہین +

اول - اری - تہیما - انٹر - ٹرائی گو

یہہ کوئی خاص بیماری نہین ہے - معنی اِس لفظ کی ہین رگڑنی کو مثلاً جو بچہ میلے کچیلے رہتی ہین - اکثر اونکی بغل جڈہی سیونکا مقام گلی کی اردگرد چوتڑون کی درمیان کا مقام کانون کی پیچھی کا مقام اور وہی مقامات جنکے مقابلہ کی جلد آپسمین رگڑتی ہین سبب جم جانی میل کے چھلے ہوی ہوتی ہین اور اونسی ایک رطوبت بہی پیدا ہوتی رہتی ہے - اسمین خفیف بخار ہوتا ہے بچہ کا مزاج چڑچڑا رہتا ہے اور بعض دفعہ نہایت شدت سی خارش بہی ہوتی ہے - اگر اِس بیماری کا علاج نکیا جاوی تو جلد وہان کی سخت ہو کر جا بجا سی پہٹ جاتی ہی - علاج اسکا آسان ہی بچہ کو صاف ستھرا اور اون مقامونکو خشک رکہین - اگر انفلامیشن زیادہ ہو تو اونکو پوست کی پانی سی دہوکر انپر میدا چہڑک دین اور اگر ضرورت ہو تو ہلکی مسہل ہی تلیین کرین

ہلکی مسہل سی تلئین کرین بعض دفعہ ایسا بھی دیکھا ہے کہ تبدیل آب ہوا یا تبدیل موضع
سی یہہ بیماری فوراً رفع ہو گئی ہے +

دوم اسکرافیولس افتھالمیا

یہہ بیماری اکثر اون بچونکو ہو جاتی ہے جنکا مزاج اسکرافیولس ہوتا ہے +
علامات اس مرض کی یہہ ہین کہ پپٹونکی کنارے پہلے کسی قدر سرخ اور موٹے
ہو جاتی ہین اور انسی ایک گاڑہی رطوبت نکلکر سوتی وقت انکو جوڑ دیتی ہے اور انکو
کہولکر دیکہنی سے وہی کسیقدر سرخ نظر آتی ہین اور آنکہہ کا ڈہیلا بہی رفتہ رفتہ سرخ
ہو جاتا ہے آنکہونسی آشوب جاری ہو جاتا ہے اور روشنی بری معلوم ہوتی ہے
جس باعث بچہ ہمیشہ سر کو جہکا رکہتا ہے تاکہ آنکہونکو روشنی نہ پہنچی - جون جون بیماری
بڑہتی جاتی ہے پہوٹو پر دانی پیدا ہوکر زخم بن جاتی ہین - علاوہ اسکی قام کے بردہ
کارنیا پر بہی دانے پیدا ہو جاتی ہین - جس باعث بردہ مذکور مکدر ہو جاتا ہے اور
جو وہی دانی پہوٹ جاوین تو اوس بردہ پر زخم پیدا ہوکر یا تو وہ مکدر ہو جاتا ہے
یا آنکہہ جاتی رہتی ہے +
علاج اس مرض کو خارجی علاج سی ہرگز فایدہ نہو گا جبتک داخلی علاج بہی اسکی ساتہہ
نہ کیا جاویگا - پس بچہ کو ادویات مقوی مثلاً کاڈلیور آئیل اور کونین کہلاوین
یا آئیوڈائیڈ آف ایرن کا استعمال کرین صاف ستہرا رکہین اور غذا مقوی کہلاوین
اور صبح و شام ہوا خوری یا تبدیل آب و ہوا کرا دین +
علاج خارجی اس مرض کا اسطور سی کرین کہ بچہ کی آنکہو پر ایک سبز بردہ باندہ دین
تاکہ انکو روشنی سی تکلیف نہو اگر انفلامیشن کی شدت ہو تو آنکہونکو پوست کے پانی
سی سینک کر انپر پولٹس باندہ دین اور آنکہون مین زنک یا پہٹکری کا عرق ڈالین

انمین ایک گاڑہی سفید پیپ کے طورپر ایک رطوبت نہایت کثرت سی بہتی رہتی ہے
اگر اوس وقت آنکہون کی کہولنی کا قصد کیا جاوی تو پپوٹون کی چیرتے ہی رطوبت
کی ایک دہار بہتی ہے اور نیچی کا پپوٹا اکثر الٹ جاتا ہے اوسوقت اوسکی اندر کا پردہ نہایت
سرخ نظر آتا ہی۔ بعض دفعہ روشنی کی برداشت اسقدر کم ہوتی ہے کہ بچہ
آنکہین بالکل کہول نہین سکتا۔ درباب بواعث اس مرض کے بعض یہہ کہتی ہین
کہ کوی خاص زہر پیدایش کے وقت بچہ کی آنکہون مین سماجاتا ہے اور بعض کہ
یہہ مرض وبای ہی اور کوی یہہ بہی کہتی ہین کہ بسبب سردی یا زباد
روشنی کے یہہ بیماری پیدا ہوتی ہی مگر اوہی درست ہے کہ یہہ بیماری بسبب خاص زہر کی پیدا ہوتی ہی کیونکہ
بارہا ایسا دیکہا گیا ہی کہ جس عورت کو سوزاک یا۔ لیوکوریا۔ کی بیماری ہوتی ہے پیدایش
کے وقت اوسکی بچہ کی آنکہون مین اون امراض کا زہر سرایت کرجاتا ہے
تب اوسکو یہہ بیماری ہوتی ہے۔ اگر اس مرض کا علاج عین ابتدا مین کیا جاے
تو نتیجہ نیک نکل سکتا ہی مگر افسوس ہے کہ بچہ کا علاج اکثر اوسوقت شروع کیا
جاتا ہے کہ جب یا تو پردہ کارینا مین زخم پڑجاتا ہے یا جب وہ پردہ مکدر
ہوجاتا ہی ✠

علاج ہر روز دسمین دو یا تین دفعہ آنکہونکو گرم پانی سی دہلواوین اور
پوست کی ٹکمید کرین بعد ازان عرق پہٹکری یا زنک کا استعمال کرین چنانچہ
۶-گرین پہٹکری کو ایک آونس گلاب مین حل کرلین۔ یا تین گرین سلفیٹ
اف۔ زنک کو اسی مقدار گلاب مین حل کرلین یا نائٹریٹ اف سلور کا
کا عرق (۲ گرین ایک آونس مین) ڈالین۔ اگر انفلامیشن نہایت شدت کا ہو
اور پپوٹے پہولکر جڑجاوین تو ہر دفعہ دہونے کے بعد آنکہونپر آئڈ کی پولٹس
باندہین ساتہہ اس علاج خارجی کے بچہ کی شکم کا خیال رکہین۔ اگر قبض ہو تو

دو دفعہ دنکو ہلکی مرکیو-ریل آینٹ منٹ کی مالش کرین - زخمونپر بلاک-واش
لگا دین اور مقعد کے گرد کان-ڈی-لو-ما- ہون تو اینرنایٹریٹ اف سلور
کی قلم پہیر دیا کرین- ایسا اکثر ہوتا ہے کہ پارے کے استعمال سی جب آتشک کی
علامتین رفع ہوجاتی ہین- تو بچہ بالکل تندرست ہوجاتا ہے اگر ایسا ہو تو کسی
طاقت دوا کا استعمال کرنا چاہیے مثلاً سارسا پریلا ہمراہ تہوڑی تہوڑی مقدار
آئیوڈائیڈ-اف پوٹاسیم کے پلا دین لیکن بچہ اگر بہت لاغر اور کمزور ہو-
اور بہت دن سی اس مرض مین مبتلا ہو یا بارہا اسکی علامتین لوٹین تو اس
صورت مین کوئی دوا ایسی مفید نہین پڑتی جیسی آئیوڈائیڈ اف ایرن کا شربت

مقالہ پنجم

امراض چشم

ہم صرف اُنہین مرضون کا ذکر کرین گے جو بچونکو اکثر ہوجایا کرتی ہین باقی
اور بیماریان انکہہ کی جو شاذ و نادر ہوا کرتی ہین اونکا ذکر سرجری اور علاج
الامراض کے درسون مین بخوبی ہوتا ہے پس ۱ اول

پیو-ریو-لنٹ-افتہالمیا

یہہ بیماری نوپیدا بچونکو اکثر ہوجایا کرتی ہے - اسمین آنکہون کے اندر التہاب
ہوجاتا ہے اور پیپ بہنی لگتی ہے اگر اسکا علاج جلد نہ کیا جاوے تو پردہ کارنیا
مین زخم پڑجاتا ہے یا پردہ مکدر ہوجاتا ہے جسکو او-پا-سی-ٹی اف دی
کارنیا-بولتی ہین یہہ بیماری اکثر دوسرے یا تیسرے دن بعد پیدایش کے
شروع ہوتی ہے انکہین سرخ ہوجاتی ہین اور پپوٹے پہولکر بند ہوجاتے ہین تب

اور بعض دفعہ مہینوں تک زندہ رہتا ہے اس صورت مین معتبر علامتین مرض کی تہوڑی عرصہ کے لئے مفقود ہو جاتی ہین پر آتشک کے باعث جو لاغری پیدا ہوتی ہے وہ برابر یکسان رہتی ہے چنانچہ بچہ کبھی تندرست نہین رہتا جسم کی گلٹیان بڑہ جاتی ہین اور تب وہ یا تو مسلول ہو کر مرجاتا ہے یا اگر بچ رہا تو کسی اور بیماری مثلاً نمونیا - یا اسہال سے راہی عدم کا ہو جاتا ہے +

علاج - اگرچہ نتائج اس مرض کے بہت بُرے ہین تاہم اگر اسکا علاج کامل طور پر دو یا تین مہینہ یا تبتک کیا جاوے جبتک اس مرض کا کوئی بہی اثر جسم پر نرہے تو بچہ کو صحت کامل ہو سکتی ہے کیونکہ اگر کوئی بہی نشان اس مرض کا مثلاً جسم پر کوئی دانہ یا معقد پر کوئی - کان - ڈی - لو - ما - باقی رہ جاوے اور علاج چہوڑ دیا جاوے تو یہہ بیماری نئے سر سے اپنی ساری علامتوں کے ساتہہ پہر پیدا ہوگی اور علاج سے ظاہرا مرض اگر رفع بہی ہو جاوے تاہم علاج کو جلد ترک نکرنا چاہئے کیونکہ مثل جوانون کے بچون مین بہی اس مرض کی لوٹنے کا نہایت اندیشہ رہتا ہے - بدون استعمال پارے کی اس مرض کا علاج ہو نہیں سکتا ہے - بعض حکما ایسا کرتے ہین کہ بچہ کو پارا نہین کہلاتے بلکہ اوسکی ما پر اس دوا کا اثر پیدا کر کے بچہ کو آرام کرنا چاہتے ہین - مرض اگر خفیف ہو تو صرف یہی ترکیب اسکی رفع کرنے کی کافی ہو سکتی ہے لیکن ہر حالت مین مناسب یہہ ہی کہ اوسکی ما اور بچہ کو بہی پارا کہلاوین - مہینہ یا ڈیڑ مہینے کے بچہ کو چوتہائی گرین کیالومل ہمراہ دو یا تین گرین چاک کے دنمین دو دفعہ کہلاوین - چند روز بعد استعمال اس دوا کی بعض دفعہ بچہ کو یہہ موافق نہین پڑتی اوس صورت مین دو یا تین روز تک اسکو موقوف کر کے پہر شروع کرین اور تب بہی اگر موافق نہ پڑے تو بعوض کہلانے کے رانون اور بغلونمین

گر جاتا ہے اور اونکی نیچی کی جلد زخمی ہو جاتی ہے بعد اسکے جو نیا۔ اپی۔ ڈرمس
پیدا ہوتا ہے وہ بہی اسیطور پر موٹا ہو کر جہڑ جاتا ہے یا سفید اور باریک رہ کر
ایسا سکڑ جاتا ہے جیسے پانی مین تہوڑے عرصہ تک ہاتہہ رکہنی سی سکڑ جاتی ہین۔
بعد ایک عرصہ کے اوسکی چہوٹی چہوٹے ٹکڑے ہی گرنے لگتی ہین اور تب نیچی کی جلد خاصکر
انگلیون کی نوک کی جہلکہ سرخ ہو جاتے ہین اور ذرہ سی صدمہ سے اوسنی خون بہنے
لگتا ہے ساتہہ ان علامات بیرونی کے اثر آتشک کی زہر کا بچہ کے اعضای اندرونے
مین بہی نمایان ہوتا ہے چنانچہ بچہ بہت جلد لاغر ہونے لگتا ہے اوسکو بار بار
قی ہوتی ہے یا دست لگ جاتی ہین ہمیشہ بے چین اور چڑچڑا رہتا ہی ہڈیان
سخت نہین ہونے پاتین۔ سر پلپلا معلوم ہوتا ہے اور سامنی کا یافوخ فراخ
رہتا ہے خون پتلا پڑ جاتا ہے تب بچہ کا رنگ نہایت پہیکا ہو جاتا ہے۔
اگر علاج سی یہہ مرض بالکل رفع ہو تو علاوہ نادرستی صحت کی مرض کی اور آثار
موجود رہتی ہین چنانچہ بچہ روز بروز دبلا اور رنگ اوسکا پہیکا رہتا ہے۔ بعض دفعہ
یہہ علامتین تہوڑے عرصہ کے لئی رفع ہو جاتی ہین اور بلا کسی سبب کے پہر لوٹ پڑتے
ہین چنانچہ بعض مقامات جسم پر تانبے کے رنگ کے داغ پیدا ہوتی ہین بال جہڑ جاتے
ہین خفیف زکام رہتا ہے اور اعضای تناسل پر ایک یا دو اونچے اونچی زخم
بہی رہتی ہین اور کبہی ایسا بہی ہوتا ہے کہ منہہ کے اندر صرف چہوٹے چہوٹی زخم
ہی رہتی ہین اور کوی علامت نہین پای جاتی یا مقعد کی چارون طرف بڑی
اور ملائم۔ کان۔ ڈی۔ لو۔ ما۔ پیدا ہوتے ہین اور بعض دفعہ صرف ہاتہہ پاون
کی انگلیون کے بیچ مین زخم پڑ جاتے ہین۔ مگر یہہ علامت آتشک کی تیسری درجہ
کی ہے۔ مدت بیماری کی اور کسطور سی یہہ مرض مہلک ہوتا ہے ان باتون مین
اختلاف ہی چنانچہ بعض دفعہ تو ابتدا ہی علامات کی ظاہر ہوتی ہی بچہ مرجاتا ہی

اور جب رطوبت خشک ہوکر نتھنونکو بند کر دیتی ہی تب بچہ کو دم لینی اور دودہ
پینی مین تکلیف ہوتی ہے - شروع سی آواز بہی بہاری ہو جاتی ہے اور اوپر کی
لب کی جلد پر جو ناک کی رطوبت بہتی ہے اسلئی وہ جہل جاتی ہے اور رنگ
اوسکا بہورا ہو جاتا ہے اور تہوڑے عرصہ بعد چہرہ اور پینا ینکی جلد پر بہی ایسے
ہی رنگ کی دہبی پڑ جاتے ہین - شروع مرض سی دونون لبین پہٹ جاتی ہین
اوس وقت بچہ کو دودہ پینی مین تکلیف ہوتی ہے اور اون شقوں سی خون نکلنی
لگتا ہے اور دہن کے کونون مین بہی چہوٹے چہوٹے زخم پیدا ہو جاتی ہین جو تر و بہر
اور اونکی بیچ مین بہی چہوٹی مدور چمکیلی اور تانبی کے رنگ کی دہبی پڑ جاتی ہین
اور مقعد کے گرد چہوٹے چہوٹے ملایم زخم پیدا ہوتی ہین پینا اونکا کسی قدر
اونچا ہوتا ہے اور مقعد کی سوراخ جا بجا سی پہٹ جاتی ہے اور فوطہ اور
رانون کے درمیان کی جلد چہلکر کہین کہین سے پہٹ جاتی ہی انکہین کمزور
اور پپوٹون کی کنارے دنبر زخم پڑ جاتے ہین اور انسی پیپ کے طور پر تہوڑے
تہوڑی ایک گاڑہی لسدار رطوبت بہتی رہتی ہے اور بعض دفعہ سر کی بال
بہی جہڑ جاتے ہین اور ساری سر پر چہوٹی چہوٹی سرخ رنگ کی دہبی پیدا ہوتی
ہین جب یہانتک نوبت پہنچتی ہے تب بچہ نہایت کمزور اور لاغر ہو جاتا ہی
لیکن اگرچہ یہہ بیماری مہلک بہی ہو جاوی تاہم مثل جوانونکی اس بیماری کا
اثر بچہ کی ہڈیون پر نہین ہوتا - اگر اس درجہ تک بہی بچہ جیتا رہا تو اوسکی منہہ
نیچی کی لب اور تہوڑی پر چہوٹی چہوٹے دانے پیدا ہوتی ہین اور جس وقت
وی پک کر پہٹ جاتی ہین - تب وہان پر سخت داغ زخم کے رہ جاتی ہین اور
جن بچونکو یہہ مرض شدت سی ہوتا ہے اونکی ہاتہہ اور پاؤن کا - آبی ڈورسر
اودہر جاتا ہے مگر اکثر وہ چمڑا موٹا ہو کر سخت ہو جاتا ہی تب جا بجا سی پہٹکر

زخم ہوتا ہے یا اوس ایام مین جنکی جسم پر علامات دوسرے درجہ آتشک کی پہوٹ
پڑتی ہین - پس یہہ بات قرین قیاس ہے کہ عورت کا زہریلا خون اوسکی شکم کے
بچہ کے خون کو بگاڑ دیتا ہے اور اس سبب سی وہی علامتین اوس بچہ مین بہی
پائی جاتی ہین کہ جو اوسکی ماکے جسم پر ظاہر ہوی تہین - لیکن کبہی کبہی ایسا بہی
وقوع مین آتا ہے کہ بچہ اپنی باپ سی آتشک کا ورثہ حاصل کرتا ہی اگرچہ اوسکی ماکو
کبہی یہہ بیماری نہوی ہو - چاہی انہین سے کسی باعث بچہ آتشکی ہوجاوی علامات
اسمین وہی معمولی پائی جاوینگی چنانچہ بعض بچون کو عین ابتدا مین زکام ہو
جاتا ہے - کسیکی جسم پر دانی نکل آتے ہین اور کسیکی لبون مقعد یا اندام نہانی پر
زخم پیدا ہوتے ہین اور جب ہم ایسا بہی دیکہتی ہین کہ بسبب سرایت کرجانی زہر آتشک
کی بچہ شکم ہی سی گر پڑتا ہے تو یہہ بہی بات ممکن ہے کہ پیدایش ہی سے بچہ کی جسم پر علامات
آتشک کی پائی جاوین گو معمولی وقت اونکی ظاہر ہونیکا چودہوان دن ہو مگر ایسا
شاذ ونادر ہوا کرتا ہے اگرچہ بچون کی جسم مین آتشک کا زہر بہی ہوا ور آثار انکی
جلد ظاہر ہو پڑین تاہم ایسی بچہ اکثر موٹی تازہ پیدا ہوتی ہین غرض جب آتشک زدہ
عورت کی لڑکا ہوتا ہی تو دو یا تین ہفتون تک وہ تندرست ماباپون کی بچہ کے طور
رہتا ہے مگر بعد اوس مدت کی علامات زکام کی پیدا ہوتی ہین چنانچہ تنفس خراٹی
سی لیتا ہے اور دودہ پینی مین قدری تکلیف ہوتی ہے بعض دفعہ یہ علامتین
رفع نہین ہوتین - تاوقتیکہ بچہ کو پارہ نہ کہلایا جاوے کہ جس علاج سی یہہ صاف
ثابت ہوتا ہے کہ سبب زکام کا آتشک ہی مگر بہت دفعہ ایسا بہی ہوتا ہے کہ
صرف زکام کی علامات بہت دن تک نہین رہتین بلکہ ساتھہ اونکی بچہ کے
ناک اور ساری جسم پر آتشک کی زخم پہوٹ پڑتے ہین چنانچہ ناک سی ایک رطوبت
تیز اور زرد رنگ کی بہتی ہے بعض دفعہ انہین خون کی دہاریان بہی ہوتی ہین

ہوتے جاوین اپر صدمہ کسیطرح کا پہنچنے نہ پاوے خاصکر چھٹی یا ساتوین دنسے برتقدیریکہ گرڑیا کسی سبب سے دانون کی گرد کا مقام سوج جاوے یا وہانپر انفلامیشن پیدا ہوجاوے تو اسپر سرد پانی یا گولارڈس لوشن لگاوین یا پولٹس باندہین+

مقالہ چہارم

آتشک

اصطلاح انگریزی مین اس بیماری کو سفلس بولتے ہین۔ بچون اور جوانون کی آتشک مین بڑا فرق ہے۔ اور اسمین کچھہ تعجب بہی نہین۔ کیونکہ ان دونونکے جسم مین زہر آتشک کا مختلف طور سے سرایت کرتا ہے چنانچہ جوانون مین بسبب مجامعت کے یہہ زہر جسم پر پہوٹ پڑتا ہے مگر بچونمین شاذ ہی یہہ بات ہوا کرتی ہے۔ سابق مین ایسا قیاس کرتے تہے کہ پیدا ہوتے وقت یہہ بیماری بچہ کو اوسکی ماسے ہوجاتی ہے مگر تجربہ سے یہہ بات ثابت نہین ہے اگر ایسا ہوتا ہے تو بہت ہی کم۔ اور تجربہ سے یہہ بہی ثابت ہے کہ دائی کا دودہ پینے سے بچہ کو آتشک نہین ہوسکتی مگر کبہی کبہی ایسا ہوجاتا ہے کہ جس بچہ کے جسم مین آتشک کا زہر ہو اور وہ کسی تندرست دائی کا دودہ پیتا ہو اور اوس باعث دائی کے بہٹنی مین زخم پڑجاوے تو اوسکے اپنی بچہ کو اوس بہٹنی کے چوسنے سے آتشک ہوجاتی ہے۔ لیکن اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ شکم مادر ہی مین بچہ کے تخم کے اندر زہر آتشک کا سرایت کرجاتا ہے اور علامات اسکی اکثر کم سے کم چودہوین دن کے بعد جسم بچہ پر ظاہر ہونے مین اور ایسا انہین عورتون کے بچونکو ہوتا ہے کہ جنکی یا تو اندام نہانی پر آتشک کی

کی شام کو دانے کے گرد ایک سرخ ہالہ بن جاتا ہے جو روز روز بڑہتا رہتا ہے شکل
اس ہالہ کی گول اور قطر اسکا ایک انچ سے تین انچ تک ہوتا ہے - یہہ ہالہ دسوین روز
اپنے کمال کو پہنچتا ہے اوسوقت اوسکے قریب کے مقام نہایت سخت ہوکر پہول جاتے
ہین - گیارہوین روز وہ ہالہ درمیان سے باہر کی طرف مرجہانے لگتا ہے اور کبہی
ایسا ہوتا ہے کہ دو یا تین اوودی رنگ کے چکرین پیدا ہو جاتے ہین - اور دسوین روز
وہ دانہ خود بہی مرجہانے لگتا ہے پہلے تو نوک اسکی بہوری رنگ کی ہوجاتی ہے
اور تب سارا خشک ہوکر گہری یا دامی رنگ کا کہرنڈ بن جاتا ہے اور قریب اکیسوین
دن وہ کہرنڈ جہڑ جاتا ہے - تب اوس مقام پر ایک گول داغ رہ جاتا ہے غرض
اسی طریقہ سے - ویکسی - نی رشن کا دانہ پیدا ہوکر خشک ہوجاتا ہے - اگر ان علامتون
مین سے کوئی بہی باقی رہ جاوے یا اچہی طور پر ظاہر نہوا اور خاصکر وہ سرخ ہالہ - اگر پیدا نہو
تو دوبارہ ویکسی - نی رشن کرنا چاہئے - ہمیشہ ایک یا دو دانہ چہوڑ دین اور نہ انکو
چہیڑین تاکہ وہ اپنے کمال کو پہنچ جاوین - اگر دو سے زیادہ ہوتا ہو تو انسے مواد
لیکر اورونکو ٹیکا دین +

علامات جسمی اور اونکا علاج + ٹیکا دینے سے بعض بچونکی طبیعت ذرہ بہی نہین
بگڑتی مگر یہہ کچہہ ایسی بات نہین ہے کہ جس سے یہہ سمجہا جاوے کہ ویکسی - نی رشن
درست اور کارآمد ہوا ہے - اگر کوئی بہی علامت جسمی ظاہر ہوتی ہے تو وہ قریب
ساتوین یا آٹہوین دن کے پیدا ہوتی ہے چنانچہ اوس وقت بچہ کا جسم گرم اور
وہ بے چین ہوجاتا ہے - اور شکم مین تہوڑی سی خرابی پیدا ہوتی ہے - ایام
ویکسی - نی رشن - مین علاج داخلی کی ضرورت شاذ ہی پڑتی ہے بجز اسکے کہ کبہی کبہی
ہلکی مسہل مثلاً کسٹر آئل سے تلین کر دین - اور جو بخار ہو تو اوسکا علاج معمولی
دوا سے کرین مگر ان اسباب کی ضرور احتیاط رکہنی چاہئے کہ جون جون دانے بڑہے

تاکہ جو خون نکلا ہو وہ خشک ہو جاوی۔ اگر اوس مواد سی ٹیکا دینا منظور ہو کہ جو چوگوشی
شیشون مین ہوتا ہے تو پہلے اوپر ایک قطرہ پانی کا ڈالکر نشتر سی مواد کو رگڑ رگڑ حل
کر ڈالین بعد ازان اس سے ٹیکا دین جیسی تازہ مواد سے دیتی ہین۔ اگر ہاتھی دانت
کی تیلیون کا مواد لگانا منظور ہو تو پہلی نشتر سی چھپا لگا وین جیسا اوپر بیان کیا گیا ہے
بعد ازان تیلیون کو کھولکر اونپر منھہ کا بھاپ دین تاکہ اونپر جو مواد چمٹا ہوا ہی
وہ مرطوب ہو جاوی تب اوسکی نوک کو زخم کے اندر داخل کر دین اور ایک یا
دو منٹ تک وہین رکھکر کھینچ لین۔ اور تب دو تین دفعہ زخم پر اوسکو پونچھہ دین
اسی طور پر چار ۔ ون پانچون چھپون مین مختلف تیلیون کا مواد علیحدہ علیحدہ
داخل کرنا چاہئی اگر باریک شیشی کی نلیونکا مواد کام مین لانا چاہین تو اوسکی
نوک کو توڑ کر گھنڈی دار جانب کو بتی کی آنچ یا منہہ کے اندر رکھنی سے اندر کا مادہ
نکل پڑے گا اسکو ایک شیشہ پر لیکر ٹیکا دی دین جیسی تازہ مواد سی دیتی ہین
اگر کھرنڈ سی ٹیکا لگانا چاہین تو یہہ کام کرین کہ انکو ایک کھرل مین رکھکر تھوڑا
سا سرد پانی اسمین ڈالکر رگڑ ڈالین اور جب پتلا لعاب کے طور پر بن جاوی
تب اسی ٹیکا لگا وین۔ اس صورت مین اکثر کئی چھپنے لگاتی ہین +

تعریف ایک تندرست دانے ویکسی ۔ نی ۔ شن ۔ کی + اگر ٹیکا درست لگایا
گیا ہو اور بچہ تندرست تو چھپنی کا مقام دوسری دن اونچا معلوم ہوگا ۔ اور
تیسری یا چوتھے روز اسپر ایک چھوٹا سا سرخ دانہ نظر آئیگا اور اوسکی گرد اگر باریک بین
سی دیکھین تو ایک ہلکا سفید اور بہت خفیف بخار سا دیکھلائی دیگا ۔ پانچوین دن
ایک اچھا گول دانہ نظر آتا ہے جسکے کنارے اونچے اور نوک دبی ہوی ہوتی ہے
اور آٹھوین روز وہ ایک سفید مادہ سے پر ہو جاتا ہے جسکو لمف کہتی ہین اور
موتی کے طور پر جھلکنی لگتا ہے اور اوسوقت اپنی کمال کو پہنچ جاتا ہے اوسی دن

رکہہ دین - مواد اسیوقت خود بخود شیشی کی اندر چڑہ جائیگا تب جلدی سی بتّی پر
اوس شیشہ کی نوک کو پگہلا کر منہہ اوسکا بند کر دین - علاوہ ان ترکیبون کی گہنڈسی بہی
ٹیکا دیتی ہین - انکو خوب بند شیشہ کی اندر رکہنا چاہئے - جس بچہ سی مواد لین - اوسکی
طبیعت اور صحت کا بہی خیال رکہین - مثلاً ایسی بچہ سی مواد لینا چاہئے کہ جو ہر طرحسی
تندرست ہو جسکو کسی قسم کی جلد کی بیماری نہو اور جسکی طبیعت مین کوی بیماری مثلاً
اسکرافیولا یا آتشک یا سل نہو ورنہ ان مرضونکا تخم بچہ ٹیکا یافتہ مین سرائیت کر
جائیگا + **سیوم** ترکیب ٹیکا دینی کی + نہایت عمدہ جگہہ ٹیکا دینی کی وہ ہی کہ جہان
ڈل - ٹائیڈ - مسل - آخر ہوتا ہے غرض اوسسے کوئی آدہی انچ نیچی اور کسیقدر
باہر کی جانب پر ٹیکا لگاتے ہین اور آلہ ٹیکا لگانے کا ایک معمولی نشتر ہوتا ہے
اسکو نہایت تیز اور صاف ہونا چاہی اور نوک اسکی نہایت باریک ورنہ ٹیکا نا
درست ہوگا کیونکہ نشتر کی نوک اگر باریک اور تیز نہو تو جلد کی اندر وہ دقت
سی داخل ہوگی اور دیر سی داخل کرنی وقت مادہ ٹیکا کا نوک سی پیچہے ہٹ آئیگا اور زخم کے اندر نہین
پیوست ہوگا - ترکیب ٹیکا دینی کی یہہ ہے کہ بچہ کے بازو کو بائین ہاتہہ سے مضبوط
پکڑ کر اور نشتر کے نوک پر مواد لگا کر دہنی ہاتہہ کے صرف انگلی اور انگوٹہی کی زور سے
جلد کے اندر ترچہا داخل کر دین اور چند لمحہ تک نشتر کو وہین رہنے دین بعد ازان اوسکو
نکالکر کئی بار زخم پر پونچہہ دین - بازو کے چار پانچ مقام پر پچہنا لگانا چاہی اور ہر
یک پچہنی کو اسقدر دور ہونا چاہی کہ اثر جو دانی پیدا ہون وی پکنے کے وقت آپسمین
مل نہ جاوین - پچہنو سی اکثر تہوڑا بہت خون نکلا کرتا ہے اور اگر بچہ کے جسم مین زیادہ
خون ہو تو بہت نکلتا ہے - لیکن مواد اگر خوب تازہ اور اچہا ہو اور جلد کے اندر
جو عروق جاذبہ ہین اونکی مقابلہ مین آجاوی تو چاہے زیادہ خون نکلے یا کم ٹیکا ہرگز
خطا نہین کرتا بعد پچہنا لگانے کے چند منٹ تک بازو کو ہوا مین کہلا رکہین -

جہانتک ممکن ہو بچہ کو تندرست ہونا چاہیے - اگر اوسکو کوئی بیماری ہو یا وہ دانت نکالتا ہو اگر اوسکے شکم مین کسی طرح کی خرابی ہو یا اوسکے جسم پر کسیطرح کی دانے نکلے ہون تو ویکسی - نی - شن کو چند روز کی لئے ملتوی رکہنا چاہیے لیکن اشد ضرورت کے وقت ان باتون کا لحاظ نکرین +

دوم کس قسم کی مواد سی ٹیکا دینا چاہئے + مواد کو خوب تازہ ہونا چاہئے ورنہ اوس سے کچھہ فایدہ ہوگا یعنی بعد ویکسی - نی - شن کی کسی خاص تاریخ کو دانے سی مواد لینا چاہیے ورنہ ٹیکا دینا بیفایدہ ہے - چنانچہ ویکسی - نی - شن کی پانچوین دن سی آٹھوین دن تک کا مواد کارگر ہو سکتا ہے بعد اوس تاریخ کے مواد پر اعتماد نہین کیا جا سکتا - جس دانہ کا مواد لینا منظور ہو اوسکی نوک پر خوب تیز نشتر کی نوک سی تین چار جگہہ چھہنا لگاوین اس ترکیب سی چند چھوٹے چھوٹے قطرے شفاف مادہ کی شکل آوینگے اور نشتر کی نوک پر بہی وہ مادہ لگ جاے گا پس فوراً یا تھوڑے ہی عرصہ بعد ٹیکا دی دینا چاہیے ورنہ مادہ بیکار ہو جائے گا اور نشتر زنگ پکڑ جاے گا اگر مادہ کو کچھہ عرصہ بعد استعمال کرنے کے لیے جمع کرنا منظور ہو تو نہایت احتیاط سے اوسکو جمع کرین کیونکہ بے احتیاطی سے یہہ بگڑ جاتا ہے اور تب اوسکا اثر بہی جاتا رہتا ہے چند ترکیبین مادہ کی جمع کرنے کی ہین چنانچہ یا تو اسکو ایک انچ مربع شیشون پر لیکر اتنی ہی بڑی شیشون سی اوسکو ڈہانپ دیتی ہین اور بعد ازان اونکو تہ کر سے مڑہ دیتے ہین یا ہاتہی دانت کی نوکیلی تیلیون پر جمع کرتے ہین اگر اس ترکیب سی مادہ کو جمع کرنا منظور ہو تو ہر ایک تیلی کو دو تین دفعہ دانہ کی مواد مین تر کرکے خشک کر لینا بعد ازان پنی سی مڑہ کر اوسکو رکھہ چھوڑین یا اس شکل کی باریک شیشہ کی نلیون مین بہی جمع کر سکتی - ترکیب اسکی یہہ ہے کہ نلی کی گھنڈی دار جانب کو قدرے گرم کرکے جس وقت ہوا اوسکی اندر کی ساری نکل جاوی فوراً اوسکو دانے کے اوپر

تھنونپر جو چیچک نکلتی ہے اوسکا مواد لیکر ایک تندرست آدمی کے جسم مین پیوست کردیتے
مین جسکو اصطلاح انگریزی مین - ویکسی - نی - شن - بولتے ہین غرض یہہ ترکیب بہ نسبت
اِنا - کیو - لی - شن - کی بہتر ہے دلیل اسکی یہہ ہے کہ جس شخص پر انا - کیو - لی شن
کیا جاتا ہے اگرچہ چیچک کی بیماری سے وہ محفوظ رہتا ہی مگر اسمین برائی یہہ ہے کہ
اسکے جاری رکھنے سے چیچک کی وبا پہیلتی ہے لیکن ویکسی - نی شن مین یہہ بات نہین
پائی جاتی کیا معنی کہ جس شخص کو چیچک مادہ گاؤ سے ٹیکا دیا جاتا ہے وہ تو خاص
چیچک کی بیماری سے محفوظ رہتا ہے بلکہ اس ترکیب سے چیچک کی وبا کا استیصال
بہی ہوتا رہتا ہے کیونکہ چیچک مادہ گاؤ آدمیون مین وبائی نہین ہوتی پس چونکہ
ہر حکیم کو وبائی بیماریون کی بیخ کنی مین کوشش کرنی چاہئے اسلئے اونپر فرض ہے
کہ انا - کیو - لی شن کو ترک کرکے ویکسی - نی شن - کو جاری کرین جسکی ترکیب
نہایت شرح وبسط کے ساتہہ ہم نیچے بیان کرتے ہین ایسا ہرگز خیال نکرین جیسا
اس ترکیب کے موجد ڈاکتر جنر صاحب نے لوگون مین مشتہر کر دیا تہا کہ اس ترکیب کے
جاری کرنے سے چیچک کی وبا صفحہ دنیا سے نیست ونابود ہو جاویگی کیونکہ اس ترکیب
کو ایجاد ہوے ۵ برس کا زمانہ گذرا ہی اور تسپر بہی ہم دیکہتے ہین کہ ویکسی -
نی شن - نے چیچک کو دنیا سے معدوم نہین کیا مگر اس عرصہ کے تجربہ سے ہمکو یہہ تو
ضرور ثابت ہو گیا کہ جنکو ویکسی - نی شن - کیا جاتا ہے وے چیچک کی مرض سے
محفوظ رہتے ہین اور اگر چیچک اونکو نکلتی بہی ہے تو وہ نہایت خفیف اور بلا خطر
ہوتی ہے لیکن اسلئے کہ ویکسی - نی شن سے فایدہ ہو کئی باتون کا لحاظ رکھنا چاہیے
چنانچہ اول بچہ کی حالت اور عمر - سب سے بہتر وقت بچہ کو ٹیکا دینے کا چھہ ہفتہ سے
چار مہینے تک کی عمر ہے - لیکن قرب وجوار مین اگر چیچک کی وبا پہیلی ہو تو اس
عمر کا انتظار نکرین بلکہ فوراً پیدا ہونیکے بعد ہی بچہ کو ٹیکا دیدین ٹیکا دینے کے وقت

کمال تکلیف ہوتی ہے سینہ پر مسٹرڈ پلاسٹر کی لگانی سی اور بچہ کو آب گرم مین بٹھلانی
سی یہہ علامت اکثر رفع ہوجاتی ہے اور اس ترکیب سی اکثر ایسا بہی ہوتا ہی کہ دانے
ساری جسم پر بخوبی نکل پڑتے ہین - اگر اس علاج سی فایدہ نہوا اور بچہ کو دم لینی
مین کمال تکلیف ہوتی ہوا اور دانی بہت کم نکلین اور جو نکلی بہی ہون وی
سیاہ یا اودی رنگ کی ہون تو اس صورت مین فصد لینی چاہئے - اگر برانکائٹس
یا نیو - مونیا - کی علامتین بہت شدت سی ظاہر ہون تب بہی فصد کی ضرورت
پڑتی ہے اور بعد فصد کی ٹارٹار امٹک کا استعمال کرنا پڑتا ہی - اس مرض کی اخیر
مین بسبب برانکائٹس - یا نیو - مونیا کے شام کی وقت بچہ کو اگر دم لینی مین تکلیف
ہو تو وہ تکلیف مسٹرڈ پلاسٹر کے لگانے سے رفع ہوجاتی ہی +

ٹیکا دینا

یعنی - ویکسی - نی - شن

چیچک کا علاج دو حصہ مین منقسم ہی اول خاص مرض کے پیدا ہونی کے وقت جسکا بیان
بخوبی ہوچکا ہے اور دوم علاج حفظ ما تقدم یعنی قبل از پیدا ہونی بیماری کے
ایسی تدبیر کرین کہ جس سے یہہ مرض پیدا ہی نہو سکی چنانچہ اب ہم اوسکا بیان کرتی
ہین - حکماء سابق اور اب بہی وہی لوگ جو بسبب نادانی اور تعصب کی حکمت کی ترقی
کو بنظر حقارت دیکہتی ہین اس مرض کا علاج حفظ ما تقدم اس طور پر کرتے ہین کہ
مواد خاص مرض چیچک کے دانی کا لیکر ایک تندرست آدمی کے جسم مین پیوست
کردیتی ہین چنانچہ اس ترکیب سی اوسکی جسم پر چند دانے چیچک کی نکل پڑتے ہین
اس ترکیب کو اصطلاح انگریزی مین - انا - کیو - لی - شن - بولتی ہین مگر دانایان
ونگ نی ایک نہی اور بہتر ترکیب اس مرض کے روکنی کی یہہ نکالی ہے کہ مادہ گاؤ کی

پاپندرہوین روز سے مریض کو صحت ہوئی گئی ہے - جب اس بیماری مین کسی اور مرض کا
دخل نہین ہوتا تب اسیطور پر ظاہر ہوکر رفع ہوجاتی ہے کہ جس طور اوپر بیان کیا
گیا ہے لیکن جب ساتھہ اسکے اور اعضای شامل ہوتی ہین تب یہہ بیماری خوفناک
ہوجاتی ہے چنانچہ جب دماغ اس مرض کا شریک ہوتا ہے تب اکثر قبل از نکلنے
دانون کے بچہ کو کنولشن ہوجاتا ہے لیکن بہ نسبت پھپھڑون کے دماغ اسمین کم
شریک ہوتا ہے چنانچہ مریض کو اکثر یا تو برانکائٹس - یا - نیو - مونیا - کی بیماری
ہوجاتی ہے اور یہہ بیماریان بہ نسبت اور وقتون کے دانی نکلنی کی تیسری یا چوتھے
دن سی شروع ہوتی ہین اور بعد رفع ہو جانے میزلس کے بہی موجود رہتی ہین
اور کبھی ایسا بہی ہوتا ہے کہ جب میزلس کی بیماری رفع ہوجاتی ہے تب ایک
مدت تک بچہ یا تو اسہال یا پیچش کی مرض مین مبتلا رہتا ہے ٭

علاج اگر اس مرض کی ساتھہ کوئی اور بیماری نہو تو علاج اسکا آسان ہے چنانچہ
بیمار کو گرم رکھین غذا ہلکی دین اور ہلکی انٹی - فلو - جسٹک دواؤنکا استعمال
کرین کھانسی اگر بہت تکلیف دیتی ہو تو یہہ برابر ایک بلسٹر ٹریکیا کی اوسمقام
پر کہ جو اسٹرنم ہڈی کی اوپر ہے تین یا چار گھنٹہ تک لگا رکھین اس سی چھالا
نہین پیدا ہوتا مگر کھانسی کو بڑا فایدہ ہوتا ہے اسیطور پر ساری ایام بیماری مین
بلسٹر کئی دفعہ لگا سکتی ہین کھانسی کے لئی اگر اسمین بہی زیادہ علاج کی ضرورت پڑے تو معمولی
کھانسی کی دواؤن کا استعمال کرین کھرنڈ جھڑنے کے وقت اگر زیادہ کھجلی ہو تو
رات کو تھوڑا سا ڈوورس پاوڈر کھلاوین اور ہر روز شام کی وقت بچہ کو آب گرم
کا غسل دیدین - اگرچہ یہہ علاج اکثر موقع کے لئی کافی ہے تاہم بعض دفعہ کہ جب
سینہ کی اندر کوئی بیماری ہوتی ہے اوس وقت اور علاج کی بہی ضرورت پڑتی
ہی چنانچہ بعضی وقت ایسا ہوتا ہے کہ دانی بخوبی نہین نکلے ہین کہ بچہ کو دم لینے مین

بری معلوم ہوتی ہے بار بار چھینکین آتی ہین اور تھوڑی تھوڑی دیر بعد خشک کہانسی تکلیف دیتی ہے اکثر ان علامتون ہکی شروع ہونی سی چوتھی دن چہرہ پر دانے نمودار ہوتی ہین وہانسی ۲۴ گھنٹے کے اندر ساری بدن اور پاؤن پر پہیل جاتی ہین مگر ہمیشہ یہہ دانی اوپر سی پیدا ہو کر نیچی کی طرف آتی ہین دانی ایسے نہایت چھوٹی خوب سرخ مدور اور کسی قدر اونچی مثل پسو یا مچھر کی کاٹنی کے طور پر خوشون مین ہوتی ہین اور اگرچہ یہہ ایک دوسرے کی نہایت قریب ہوتی ہین تاہم فرق فرق ہوتی ہین اور اونکی مابین کی جلد کا رنگ حالت اصلی پر رہتا ہے۔ رخسار وغیرہ کی دانی بعض دفعہ ملکر دہبون کے طور بن جاتے ہین جنکی لمبائی ایک انچ کی تہائی اور چوڑائی اوسکی آدھی ہوتی ہے جسم کے اور مقامونپر وہی خوشی ہلالی شکل کے ہوتی ہین۔ یہ دانی اوسی قرینہ سی مرجہانی لگتی ہین کہ جس قرینہ سی وے ظاہر ہوئی تہی اور اونکی ظاہر ہونیکی چوبیس گھنٹہ بعد کہ جس عرصہ مین چہرہ کے دانی مرجہانی لگتی ہین دیگر مقامات جسم پر اونکا عروج ہوتا ہی مگر بیماری کی ساتوین دن ساری جسم کی دانی مرجہا جاتی ہین اور آٹھوین یا نوین دن بالکل مفقود ہو جاتی ہین تب ان مقامونکی جلد یا تو سرخ رہتی ہے یا اونپر صرف چند سرخ داغ رہ جاتی ہین یہہ بات قابل یاد رکھنی کی ہی کہ چیچک کی بیماری مین ایسا ہوتا ہے کہ بعد نکل پڑنی دانون کی ساری جسمی علامات فوراً رفع ہو جاتی ہین مگر اس مرض مین ایسا نہین ہوتا دانون کی نکلنی سی بھی وی علامات بدستور قایم رہتی ہین بلکہ بعض دفعہ چوبیس یا ۴۸ گھنٹہ بعد بخار اور کہانسی بنسبت پہلی کی زیادہ ستاتی ہے اور آواز بھی زیادہ تر بیٹھہ جاتی ہی اور بسبب التہاب غشاء حلق کے بیمار کا گلا بھی آجاتا ہے۔ پر علامتون کی یہہ شدت بہت عرصہ تک نہین رہتی بلکہ اکثر چھٹی روز ان مین تخفیف ہو جاتی ہے چنانچہ بخار کم ہو جاتا ہی کہانسی کم آنی لگتی ہے غرض اسی طور پر روز بروز بیمار کو افاقہ ہوتا جاتا ہے اور بیماری کی دسوین

دوم چیکن پاکس

اس بیماری کو اصطلاح مین - ڈی - رہی - سلا - اور ہندی مین پن گوٹی -
بولتی ہین یہہ مرض خاصکر بچون ہی کو ہوتا ہے اسکا ابتدای بخار ہمیشہ خفیف -
اور بعض دفعہ بالکل ہوتا ہی نہین اور کبھی شدت سی ہوکر چوبیس بلکہ ۳۶ گھنٹہ
تک رہتا ہے بچہ کی طبیعت بگڑنے سے بعض دفعہ ۲۴ اور کبھی ۳۶ یا ۴۸ - گھنٹہ بعد
دانی منودار ہوتی ہین اور کبھی ابتدا ہی سے دانی نکلنے لگتی ہین - دانی اسکی چھوٹی چھوٹے
مدور اور بہت کثرت سی ہوتے ہین اور اونکی اندر ایک شفاف رطوبت رہتی ہی
یہہ دانی اکثر چہرہ سر کندہون اور سینہ پہ نکلتی ہین اور شاذونادر پاؤن پر
اور بہت کم متصلہ ہوتے ہین - دو یا تین دن تک وہ بڑہتی جاتی ہین اور تب اونکی
اندر کے رطوبت گدلی اور دودہ کے طور پر ہوجاتی ہے اور چوتہی یا پانچوین دن
وہی مرجہانی لگتی ہین اور تب خشک ہوکر انپر ایک باریک کھرنڈ بندہ جاتا ہے اور
بیماری کے آٹھوین یا نوین دن وہ جھڑ جاتا ہے - شاذ ایسا ہوتا ہے کہ بعد جھڑ جانے
کھرنڈ کی جلد پہ داغ رہ جاتا ہے - یہہ بیماری اسقدر خفیف ہی کہ علاج کی کچھ ضرورت
نہین پڑتی سوا اسکے کہ بچہ کی غذا کم کردین اور اوسکو صاف ستھرا رکھین فقط

سیوم - می - زلس

اس بیماری کو اصطلاح مین - رو - بیولا - اور اردو مین کھسرا کہتی ہین +
علامات پہلی اسمین زکام کی علامتین نہایت شدت سی ظاہر ہوتی ہین چنانچہ
ایک بچہ صحیح وسالم دفعتاً بی چین ہوجاتا ہے اوسکو پیاس معلوم ہوتی ہے بخار
اور درد سر ہوتا ہی آنکھین سرخ اور اونسی آشوب جاری رہتا ہی اور روشنی

کہلاوین اور ایسا ہی علاج اوسوقت کرنا چاہئے کہ جب سے کنٹھ ربی۔ فیور۔ ٹائی فائیڈ بخار کی نسکل پکڑ جاوے اور جاہے کوئی علامت خوف ناک پیدا ہو یا ہو اگر دانے بہت کثرت سے ہون تب بہی بعد نکلنے دانون کی پانچوین چھٹے دن سے غذا مقوی دے بیمار کی طاقت کو قایم رکہین یہہ وقت ابتدای بیماری سے اٹہوان یا نوان دن ہوتا

علاج خارجی - ابتدا مرض مین دانو نپر لگانے کے لئے بہتیری چیزین تجویز کی گئی ہین تاکہ وے بخوبی ابہرنے نہ پاوین اور اوس باعث اون مقامون مین غار پڑکر بیمار بدشکل ہنو جاوے چنانچہ بعض تو ہر یک دانو پر نائیٹریٹ اف سلور لگاتی ہین اور بعض مرکیوریئیل پلاسٹر یا مرکیوریئیل آینٹمنٹ اونپر ملتی ہین مگر چونکہ نائیٹریٹ اف سلور کی لگانے مین نہایت وقت ہی اور اس سے فایدہ بہی کم ہوتا ہے اسلئے دانون کی نکلنے سے تیسری دن اونپر مرکیوریئیل پلاسٹر لگادین۔ اسسے بڑا فایدہ ہوتا ہے آنکھون کا بہت خیال رکہین کیونکہ جب وقت دانے پختہ ہونے لگتی ہین اوسوقت پہوٹ ہوکر چڑہ جاتے ہین پس اونکو آب گرم سے دہویا کرین اور اگر اونپر کوئی دانہ چیچک کا ہو تو اوسکو نائیٹریٹ اف سلور سے داغ دین دہن اور حلق کا بہی خیال رکھنا چاہئے چنانچہ لڑکا اگر بڑا ہو تو اوسکو انفیوزن اف روز کی کلی کرادین اور جو چہوٹا ہو تو اوسکے منہہ کو آب گرم کی پچکاری سے دہو کر اوسکی حلق مین ایک ہلکا عرق کلورائیڈ اف لائیم کا لگا دین۔ جب ٹریکیا اور لارنکس کی اندر دانون کے نکلنے کی باعث بچہ کو دم لینے مین تکلیف ہو تب وہ اکثر لاعلاج ہو جاتا ہے +

دانون کی پختہ یا خشک ہونیکی وقت اگر کمال کہجلی ہو تو اونپر موم روغن یا کوئی میٹھا تیل لگا دین پر اگر اسسے کہجلی نہین ہٹتی اوس وقت بچہ کا ہاتھ باندہ دینا پڑتا ہے تاکہ دانون کو نوچکر زخم نکر دے۔ اس مرض کے نتایج کا علاج معمولی طور پر کرین +

ہوکر بیہوشی طاری ہو تو فصد بہی لی سکتی ہین کیونکہ چیچک کے ابتدا مین دماغ کی اندر جو اجتماع خون کا ہوتا ہے اگر وہ جلد رفع نکیا جاوی تو بیمار نہایت جلد مرجاتا ہے۔ مگر اسکا خلاف بہی وقوع مین آسکتا ہے کہ قبل از نکلنی دانون کے بیمار اسقدر کمزور ہوجاتا ہے کہ اوسکو گرم رکہنی اور گرم ادویات دینی کی ضرورت پڑتی ہے اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جب دانی نکل لیتی ہین۔ تب ایک عرصہ تک ساری علامتونکو تخفیف ہوجاتی ہے پس اوس وقت بیمار کو طبیعت پہ چہوڑ دینا چاہئے بعض دفعہ یہہ بات چیچک متوصلہ مین بہی ہوتی ہے کہ دانونکی نکلنی سی ساری علامتونکو تخفیف ہوجاتی ہے مگر یہہ ایک دکہاوا ہی اور اسپر اعتماد نکرنا چاہئی کیونکہ ایک یا دو روز بعد سی گنڈری۔فیور۔ ظاہر ہوسکتا ہے اگر دانونکی تعداد کم ہو۔ اور سی کنڈری فیور خفیف تو مرض کا نتیجہ اچہا نکلتا ہے اور اوسوقت علاج کی بہی چندان ضرورت نہین ہوتی صرف ہلکی معمولی دوائین مثلاً لائیکوار امیونیا۔ اسی۔ ٹی۔ ٹس۔ وغیرہ کافی ہین۔ لیکن جس حالت مین دانی بکثرت نکلین اور اوس باعث سی کنڈری۔ فیور۔ بہی زور وشور سی ہوجاوی۔ تب انٹی فلوجسٹک علاج ضرور کرنا چاہئی اور کمال بی چینی کو دفع کرنی کی لئی (جو دانون کی پختہ ہونیکی درجہ مین اکثر ہوتی ہی) ڈوورس۔ پاؤڈر یا کوئی اور افیون کی دوا دن مین ایک یا دو دفعہ ضرور دینی چاہئی چیچک متوصلہ مین جب دانونکی پختہ ہونے کا وقت آجاوی تب نہایت محتاط رہنا چاہے کیونکہ اوس وقت کے دوسرے یا تیسرے دن بعض دفعہ بیمار دفعتاً پست ہوجاتا ہے چنانچہ حالت پستی کی علامات یہ ہین کہ بیمار بہ نسبت پہلی کے زیادہ تر بے چین ہوجاتا ہے۔ چہرہ اور ہاتہ کی سابق کا ورم مفقود ہوجاتا ہے۔ دانون کے مابین کا مقام پہیکا پڑجاتا ہے اور وی دانی خود بہی دب جاتی ہین تب جسم سرد اور نبض نہایت کمزور ہوجاتی ہے غرض اس حالت مین گرم دوا ئونکا استعمال خوب کرنا چاہی بیمار کو برانڈی اور امیونیا۔ پلاوین اور بعوض ہلکی غذا کے جو ابتدا مرض مین تجویز کی تہی اب اغذیہ مقوی

کہ بیماری رو بصحت لانی والی ہوتی ہے تو اسمین یہہ علامتین دانون کے نکلنی سی تیسرے
یا چوتہی دن شروع ہوکر او ر آٹہوین یا نوین دن تک بڑہکر بتدریج گہٹنی لگتی ہین پر
جب یہہ مرض خوف ناک ہوتا ہے تب وہی رفتہ رفتہ بڑہنی لگتی ہین آواز بند ہوجاتی
ہی نگلنی مین نہایت تکلیف ہوتی ہے اور آخر کار بیمار دم بند ہوکر مرجاتا ہے اور
کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بیمار کی ناک اور منہہ سی خون جاری ہوجاتا ہے اور دانے
بسبب پر ہوجانی خون سی سیاہ ہوجاتی ہین اور بعض دفعہ پاؤن یا کوئی حصہ جسم کا
مردار بھی پڑجاتا ہے

نتایج بعد صحت کی کبھی تو بیمار کو ڈایا ریا۔ اور کبھی ڈسی سنٹری ہوجاتا ہے
اور بعض دفعہ ایک عرصہ تک اوسکا ناصفہ بگڑا رہتا ہے اور اکثر جب آنکہہ مین دانہ
نکلتا ہے تو آنکہہ پہوٹ جاتی ہے اور بیمار اندہا ہوجاتا ہے +

علاج سابق مین اور اب بھی دیسی حکیمون مین یہہ علاج جاری ہے کہ بیمار کو
گرم چیزین دیتے ہین اور اوسکے مکان کو بند رکہتے ہین اسلئے کہ ہوا اندر نہ جاسکے
اور مریض خوب گرم رہی تاکہ دانے کثرت سی نکلین کیونکہ اونکو یہہ خیال ہی کہ دانون کے
بکثرت نکلنے سے سارا فاسد مواد نکل جاتا ہے اور بیمار کو جلد صحت ہوجاتی ہے
برا اکی علما جنکو وسیع تجربہ اور تشریح کا علم خوب حاصل ہے ان پا تو پر عمل نہین کرتے
کیونکہ تجربہ سی یہہ ثابت ہے کہ زیادہ دانون کے نکلنے سی تکلیف زیادہ ہوتی ہے او
اوس باعث بیمار اکثر مر بھی جاتی ہین پس اسواسطے ابتدا درجہ مین وہ سرد چیزون سی
علاج کرتے ہین اور بیمار کا مکان کہلا رکہتے ہین تاکہ تازہ ہوا کا گذر رہو اور دانے
اگر ممکن ہو تو کم پیدا ہون۔ چنانچہ اسیواسطے ہلکی مسہلات دیتے ہین غذا کم اور ہلکی
انٹی۔ فلوجسٹک دوا کا استعمال کرتے ہین۔ فصد لینا اس مرض مین اگرچہ منع ہی
تاہم جس وقت دماغ کی علامتین شدت سی ظاہر ہون اور بچہ کو بار بار کنولشن

ہوجاتا ہے نبض جلد جلد چلنے لگتی ہے - بی چینی اور تشنگی اور ساری علامات شدید بخار کی ظاہر ہوتی ہین اور انکی شدت کم و بیش بین روز تک رہتی ہے جب دانے پھٹ جاتی ہین اور خشک ہونی لگتی ہین تب وہی علامات بتدریج کم ہوکر بالکل مفقود ہوجاتی ہین لیکن صرف چیچک متفرقہ مین ایسا ہوتا ہے کہ علامات - سی - کنڈری - فیور - اسقدر خفیف ہوتی ہین کیونکہ چیچک متوصلہ مین سی کنڈری - فیور - بہ نسبت متفرقہ کی زیادہ تر شدید ہوتا ہے اور دیر سی آتا ہے کیونکہ اس قسم کی چیچک کے دانی دیر سی پختہ ہوتے ہین اور یہہ بخار اکثر - ٹائی فائیڈ - فیور کی شکل پکڑ لیتا ہے اسمین نبض نہایت جلد اور کمزور ہوجاتی ہے زبان خشک اور بھوری اور بیمار حالت ہذیان مین مرجاتا ہے بعض دفعہ ایسا بہی ہوتا ہے کہ چیچک متوصلہ مین دانون کے پختہ ہونی کی ایک یا دو روز تک بخار نہایت خفیف ہوتا ہے اگر اسمین بیمار کی جانکا خطرہ ہوتا تو ہم اسکو ایک نیک علامت کہہ سکتے لیکن دفعتاً نبض کمزور ہونی لگتی ہے اور دانی جو پیشتر بہ نظر آتی تھے اب دب جاتی ہین ہاتھ پاؤن سرد ہوجاتی ہین اور چند گھنٹے کے اندر بیمار راہی عدم کا ہوجاتا ہے بعض دفعہ تو موت کی پیشتر بچہ کو کنوکشن ہوجاتا ہے اور کبھی نہایت بی چینی کی حالت مین تڑپ تڑپ کر دم نکلتا ہے بس یاد رکہین کہ دانون کے پکنی کے وقت اگر بچہ کو کنوکشن یا کمال بے چینی ہو تو یقین جانین کہ موت نہایت قریب ہے علاوہ ازین ایک اور علامت خطرہ جان یہہ بہی ہے کہ جب دانی منہہ اور حلق اور ہوا کی نالیون مین پیدا ہوتی ہین تب بیمار کی آواز بیٹھہ جاتی ہے نگلنا مشکل سے ہوتا ہے اور دم تکلیف سی لیا جاتا ہے اور خشک کہانسی بہی بعض دفعہ ہوتی ہے اور چیچک کی بیماری مین جو اکثر زیادہ تھوک پیدا ہوتا ہے تو وہ بہی منہہ کے اندر دانون کی نکلنی سی پیدا ہوتا ہے جسصورت مین

که جو رنگ کهرنڈ جهڑنے تک رهتا هی- چهرے کے دانے پہلے خشک هونے لگتے هین اور هاتهه
پاؤن کے شاید به باعث موٹی هونے جلد اون مقامون کے سبب بهی اور ان تمام
کے دانے بهی به نسبت اور مقامونکے زیاده تر بڑے هوتے هین دانون کے نمودار هونیکے
پانچوین دن کے شروع سے آٹهوین دن کے شروع تک وے پخته هونے لگتے هین اور
یهه بات بیماری کی آٹهوین دن سے گیارهوین دن تک جاری رهتی هے اوس وقت
دانے خشک هونے لگتے هین- واضح هو که جو جو تغیرات اوپر بیان کیے گئے هین وے صرف
اوس حالت مین پاے جاتے هین که جب چیچک کے دانے کم اور علیحده علیحده پیدا
هوتے هین پر جس صورت مین چیچک کے دانے بهت هوتے هین اور وے ایک دوسرے سے مل
جاتے هین تب البته وے تغیرات خاص دانون مین نهین پاے جاسکتے هین علاوه برین اوس
صورت مین دانے اسقدر بڑے بهی نهین پاتے جسقدر چیچک متفرقه مین بڑهتے هین اور
نه وے بهت اونچے هو پاتے هین اور نه اونکے اندر کا مواد زردی مائل هوتا هے بلکه
کئی ملکر چپٹین بن جاتی هین جنکا رنگ سفیدی مائل هوتا هے اور جب چیچک خشکی کے
درجه کو پهنچتی هے تب اون چپٹو پر ایک بهوری رنگ کا مرطوب کهرنڈ جم جاتا هے اور یهه
کهرنڈ بهت دنون مین گرتا هے- چیچک کے دانے جتنے زیاده پیدا هونگے اور
جس قدر وے زیاده آپس مین مل جاوینگے- اوسیقدر جان کا اندیشه زیاده هوگا
جس وقت سے چیچک کے دانے نکلنے لگتے هین اوسیوقت سے ابتدائی علامات کو مثلاً بخار
وغیره کو بهت تخفیف هونے لگتی هے اور بعض دفعه تو وے بالکل مفقود بهی هو جاتے
هین اور اگر چیچک خفیف هو تو سوا دانون کے بیچ مین اور کوئی علامت بیماری کی
نهین پائی جاتی- لیکن جب دانے پخته هونے لگتے هین تب بیمار کو پهر بخار هو جاتا هے
اور اوس وقت سے اوسکی جانکا نهایت خطره هوتا هے- اس بخار کو اصطلاح
مین سی-کن-ڈری- فیور کهتے هین- علامات اس بخار کی یهه هین که جسم گرم

مقالہ سیوم

امراض جدری

اول چیچک

علامات پہلی بخار ہوتا ہے اور ساتہہ اوس بخار کے شدت سی قی ہوتی ہے
اور اگرچہ وہ شدت کا درد جو اس مرض کے ابتدا درجہ مین جوانون کی پشت پر ہوتا
بچون کو نہین ہوتا تاہم دماغی علامات بچون مین نہایت شدت سی پیدا ہوتی ہین
چنانچہ چیچک کے شروع مین بچہ کو یا تو ہذیان یا کنولشن ہو کر بیہوشی ہو جاتی ہے
- اِن علامتون کے شروع ہونے سی اکثر ۴۸ گہنٹہ کی بعد بچہ کی چہرہ پیشانی اور نیچہ پر
چہوٹے چہوٹے دانے نکل پڑتی ہین تب وی رفتہ رفتہ سارے جسم اور ہاتہہ پاؤن
پر پہیل پڑتے ہین یہ دانی پہلے تو کسی قدر سرخ اور نوکیلی اور اسقدر چہوٹے
ہوتی ہین کہ نا تجربہ کار کو اونکا گمان بہی نہین ہوتا تاہم اون مقامون پر
ہاتہہ پہیرنے سی وی بخوبی محسوس ہو سکتی ہین - یہہ دانی بڑہتی جاتے ہین اور ۴۸
گہنٹہ کے عرصہ مین پہنسیون کے طور پر ہو کر اونمین ایک سفید رطوبت پیدا ہو جاتی
ہی اوس وقت اونکی نوکین دب جاتی ہین اور پہر قریب ۴۸ گہنٹہ کی عرصہ مین وی
بڑہتی جاتی ہین اور نوک اونکی زیادہ تر دب جاتی ہے اور تب اونکی اندر کا مواد
سفید اور گدلا ہوتا ہے اور اونکی گرد ایک سرخ ہالہ بن جاتا ہے - اب جون جون
دانی بڑہتی جاتی ہین چہرہ ہاتہہ اور پاؤن سوجنی لگتا ہے اور جب وی خوب بڑے
ہو جاتی ہین تو اونکی دبی ہوی نوکین پہر کسیقدر اونچی ہو جاتی ہین بعد ازان
دانون کی سفید رنگت جاتی رہتی اور تب وی میلی زرد رنگ کے ہو جاتی ہین

ان دو کی اور قسم کے کیچوے بہی مثل کدو دانہ وغیرہ بچون مین پائی جا سکتی ہین پر یہی دو
قسم جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے اکثر پائی جاتی ہین +

علاج اسباب کو پہلی دریافت کرین کہ معدہ یا انتڑیون مین انفلامیشن یا خراش ہے یا نہین اگر ہے تو پہلی اوسکو رفع کرین اور تب ادویات کرم کش کا استعمال کرین چنانچہ **مسہلات** تیز جلاب کی کہانی سے کیچوے دستون کے ہمراہ نکل آتے ہین پس اگر مناسب سمجہین تو بچہ کو ایک تیز جلاب دین۔ مثلاً اسکا مونی اور جالب ہمراہ کیالومل کے دیوین اگر چنچنی ہون تو الوز۔ کا جلاب مفید پڑتا ہے کیونکہ اثر اوس دوا کا خاصکر ریکٹم انٹری پر ہوتا ہی پر اس قسم کے کرم مین جو دوا دین اوسکو بطور پچکاری کی دینا چاہئی مثلاً کسٹیرائل اور ٹرپن ٹائین کے حقنہ مین نصف یا ایک درام ٹینکچر اف الوز کا ملاوین۔ چونی کے پانی اور انفیوژن اف کواشیا کی پچکاری سے بہی ان کرمونکو ضرر پہنچتا ہے اور سلفٹ اف ایرن کی پچکاری بہی (مثلاً ۲ گرین یا ۳ گرین تک چار یا چہ آونس پانی مین کافی ہے) اس مرض کو مفید ہے پر یاد بات کو یاد رکہین کہ کیچوے کا صرف نکال دینا ہی کافی نہین ہے بلکہ ایسا علاج کرنا چاہئی کہ جسمی بچہ کا ہاضمہ درست ہو اور اوسکی طاقت قایم رہی کہ جس سے پہر وہی کرم پیدا ہی نہونی پاوین پس غذا مقوی اور سریع الہضم دیوین اور ایک نہایت مفید دوا اس مرض کے لئے ٹینکچر اف پیورئیٹ اف ایرن ہے غرض اسکا استعمال کرین +

شریک ہوتی ہین اوس وقت بچہ دم جلد جلد اور بتکلیف لیتا ہے نبض تیز چلتی ہے
بادل وہڑکتا ہی اور کہانسی خشک اور ایسی ہوتی ہے کہ جیسی دم بند ہوا جاتا ہے
قی ابکائیان اسہال بیحش اور خونی دست بہی اس مرض مین اکثر آیا کرتے ہین
کس قسم کے کیچوی بچون مین اکثر پائی جاتے ہین اب ہم انکا ذکر کرتے ہین چنانچہ
اوّل - اس - کے - رس - لم - بری - کائی - ڈس - یعنی لنبی کیچوے جو شکل مین
کے کیچوی کی ہوتے ہین - انکی تعریف ہم اسلئی نہین کرتے کہ قاریان کتاب ہذا
اسنی خوب واقف ہونگی غرض اس قسم کا کیچوا بچون مین اکثر ہوتا ہے اور یہہ
اکثر تو چھوٹی انتڑیون مین اور خاصکر - ای - لیم - انتڑی مین رہا کرتا ہے یہ
معدہ اور بڑی انتڑیون مین بہی گذر سکتا ہی اور قی یا دستون کے ذریعہ نکل
آسکتا ہے - بعض دفعہ انکا کیچوی کے ہونی سی کسی طرح کی تکلیف نہین ہوتی اور جب
ہوتی ہے تو بچہ کی ناف پر ایک تیز مروڑی کا درد معلوم ہوتا ہی اور وہ نہایت
پست ہمت اور لاغر ہوجاتا ہے اور بہوک بہت لگتی ہے - دُوسری قسم کی کیچوی
جو بچون مین اکثر پائی جاتے ہین - اونکو اصطلاح مین - اس - کے - رس -
وَرْ - می - کیو - لی - رس - بولتی ہین اور اُردو مین چنمنی کہتے ہین جای سکونت
انکی اگرچہ بڑی انتڑیان ہین پر اکثر ی مقعد کے پاس ہی زیادہ رہتی ہین -
شکل انکی مثل چھوٹی چھوٹی ٹکڑے سوت کی سی ہوتی ہی اور براز مین بی حساب حرکت
کرتی ہوی پائی جاتی ہین - اکثر مقعد کی چارون طرف اور جو تڑون کے بیچ مین
یہہ رینگتی رہتی ہین اور کبھی نائیزہ اور فرج کے اندر جاکر خراش پیدا کرتے ہین
انکی ہونی سی خراش اور کھجلی اسقدر پیدا ہوتی ہے کہ بچہ کو درد معلوم ہوتا ہے
اور مقعد کا مقام سوج جاتا ہے - بہ باعث شرکت کی دہن اور ناک مین جھنجناہٹ
پیدا ہوتی ہے بچہ کو ابکائیان آتی ہین اور معدہ مین درد ہوتا ہے - علاوہ

کیچوی

انکو انگریزی مین ورمس کہتی ہین - یہہ بیماری بہ نسبت جوانونکی بچونکو زیادہ تر ستاتی ہی مگر شیرخوارونکو بہت کم ہوتی ہے ✤

اسباب کمزور اور دبی بچہ جنکا مزاج اسکرافیولس اور جنکی غذا خراب ہوتی ہے اونکو یہہ مرض اکثر ہوجایا کرتا ہے - خراب جگہہ مین بود و باش کرنا بہی باعث اس مرض کا ہوتا ہے

علامات تا وقتیکہ کوی کیچوا انکے سی باہر نہ نکلے کوی ایسی خاص علامت نہین ہی کہ جس سی یہہ مرض پہچانا جا سکتا ہے لیکن اگر یے علامتین بچہ مین موجود ہون تو اشتباہ اسبات کا ہو سکتا ہی کہ بچہ کے پیٹ مین کیچوے ہے چنانچہ بچہ کی رنگت اگر پہیکی ہو اور وہ لاغر ہوجاوے - پیٹ اوسکا سخت اور بڑہ جاوی اور ناف یا معدہ کی مقام پر ایک درد ساتہہ پیچش کے ہوتا رہے - اس مرض مین بہوک اکثر کم ہوتی ہے پر بعض دفعہ بہت شدت سی لگتی ہے - بچہ گندہ دہن ہوجاتا ہے پاخانہ کبہی تو قبض اور کبہی دست لگ جاتی ہین اور دستون کے ہمراہ بہت آون آتی ہی اور اس مرض مین ناک اکثر کہجلاتی ہے اور مقعد مین بہی خارش ہوتی ہے لڑکا اگر بڑا ہو تو اکثر اوسکو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا دل ڈوبا جاتا ہی پس ان علامتون کے موجود ہونیسی گمان کیچوی کا ہو سکتا ہے - علامات شرکی کچہہ اون علامتون سی کم نہین ہین چنانچہ شرکت کی باعث دماغی علامتین بہی پیدا ہوتی ہین اوس باعث بچہ اچہی طور نہین سکتا اور سوتی وقت چونک اٹہتا ہے دانت پیستا ہی آنکہین کہلی رہ سکتی ہین پتلیان اکثر پہیلی رہتی ہین بچہ بی چین اور نہایت پست ہمت ہوجاتا ہے - دردسر اور کنولشن بہی ہوجا سکتا ہے - لیکن بمجرد نکلنی چند کیچوی کے یی علامتین دفعتاً مفقود ہوجاتی ہین - الاتتنفس بہی اس مرض مین

سبکو ملاکر بمقدار ۲ ڈرام کی بہہ چہہ گہنٹہ بعد بلا وین - یہ ساری نسخے الکمبال کے بچہ کی لئے موزون ہین +

ٹی - بس - می - سن - ٹر - یکا

اس مرض ہین - می - سنٹری - کی گلٹیون کی اندر مادہ ٹیوبرکل کا پیدا ہوتا ہے اور یہہ بیماری ایسی بچونکو ہوا کرتی ہے جنکا مزاج اسکرافیولس ہوتا ہی اور یہہ کہ غریب کی بچہ اس مرض مین زیادہ تر مبتلا ہوتے ہین اور خراب غذا بہی باعث اس مرض کا ہے + **علامات** مریض لاغر اور شکم اوسکا بڑہ جاتا ہے اور گلٹیان شکم کی پہول جاتی ہین چنانچہ شکم کو دبانی سی وی محسوس ہو سکتی ہین - اور پیٹ مین ایک قسم کا درد مثل سوئین چبہانے کے معلوم ہوتا ہی - بہوک کبہی تو زیادہ اور کبہی کم اکثر ترش اور ثقیل غذا کی طرف طبیعت مایل رہتی ہے پاخانہ کبہی تو قبض اور کبہی دست آتی ہین اور براز کا رنگ سفید مثل کہریا مٹی کے ہوتا ہی - ہمیشہ خفیف بخار رہتا ہے - ساتہہ اس مرض کی بیمار کی پہیپہڑ ہی اور برانکیل گلانڈ ہی بہی - ٹیو - برکل - پیدا ہوتے ہین +

علاج - مطالب علاج کے یہ ہین کہ اگر انفلامیشن یا اری - ٹی - شن ہو تو اوسکو رفع کرین بیمار کی طاقت کو قایم رکہین اور ایسا علاج کرین کہ جسمی گلٹیان چہوٹے ہو جاوین پس واسطی رفع انفلامیشن کے بچہ کو آب گرم سی غسل دلاوین یا شکم پہ فومن - ٹی - شن کرین یا شکم پہ ٹینکچر اف آئیوڈین کی مالش کرین بچہ کو کاڈ لیور آئیل ہمراہ کوئین کے بلاوین یا آئیوڈ ایڈ اف پوٹاسیم - ساتہہ ڈیکاکشن اف سارسا پریلا کی استعمال کرین اور غذا مقوی اور سریع الہضم دیوین +

پلا دین - بعد اسکی حسب عمر بچہ کی - اپی - کی - کو انا - کا استعمال کرین چنانچہ ایک سالکی بچہ کو تین گرین اپی - کے کوانا چار چار گھنٹہ بعد دی سکتی ہین - شکم پہ فومنٹی شن - کرین اور جو خون بہت آتا ہو اور پیچش بہی شدت سی ہو تو لاڈنم کی بچکاری کرین (دیکھو افیون فرابادین صبیان مین) اگر بچہ کو قی ہوتی ہو تو معدہ کی مقام پہ ایک مسٹرڈ پلاسٹر لگا دین - کہانیکو غذا ہلکی دیوین اور جو جون بیماری پرانی ہوتی جاوے ادویات قابض کا استعمال کرین مثلاً - چاک - مکسچر - ہمراہ ٹینکچر اف - کی - ٹی - کیو - یا اکسٹرا کٹ اف لاگ اوڈ کے پلا وین یا شوگر اف لڈ کا استعمال کرین یا گیالک اسڈ ہمراہ سلفیورک اسڈ اور کہا ونڈ ٹینکچر اف - کمفر کی دیوین اور بچہ اگر نڈھال ہو جاوی تو برانڈی ہمراہ پانی کی پلا دین مثلاً ایک سال کے بچہ کو آدہا ڈرام برانڈی دو دو یا تین تین گھنٹہ بعد پلا سکتی ہین مگر اس مقدار کو ایک دفعہ ندین بلکہ اوس مدت مین چند قطرے ہمراہ تہوڑی سیر دیانی کے کئی بار پلاوین - یہہ تین نسخہ ذیل کو بطور اسٹرنجنٹ کی اسہال کی بیماری اور پرانی پیچش مین دستون کی روکنی کیلئے برت سکتی ہین چنانچہ **نسخہ ۱** + گیالک اسڈ - آٹہہ گرین + کمپاونڈ ٹینکچر سنی مز ایک ڈرام + ٹینکچر اوپیائی - ۸ بوند + شیرہ - ۴ ڈرام + سنی - من واٹر ۵ - ڈرام + صاف پانی - ایک اونس + سبکو ملاکر بمقدار ۴ ڈرام کی چہہ چہہ گھنٹہ بعد پلاوین + **نسخہ ۲** + اسی - ٹٹ - اف - لڈ - ۶ گرین + ڈایلوٹ اسٹیک اسڈ - ۱۰ بوند + لاڈنم - ۸ بوند + سیوسلج - ۲ ڈرام + سرپ اف جنجر - ایک ڈرام + صاف پانی ۱۲ - ڈرام + سبکو ملاکر بمقدار ۴ ڈرام کے چہہ چہہ گھنٹہ بعد پلاوین + **نسخہ ۳** + سلفٹ اف ایرن - ۴ گرین + لاڈنم ۴ بوند + سرپ اف آریج - ۲ ڈرام + عرق سونف - ۱۰ ڈرام +

نسخہ :- اکسٹراکٹ اف - ہی - ماٹاک - زائی - لن - ایک ڈرام + ٹینکچراف - کی - ٹی - کیو ۲ ڈرام + شیرہ ایک ڈرام + عرق سونف ۹ ڈرام +
سبکو ملاکر بمقدار ایک ڈرام کے دہمین تین یا چار دفعہ پلاوین +

ڈی سنٹری - یعنی پیچش

علامات کبہی تو یہہ بیماری بعد ڈایاریا کے شروع ہوتی ہے پر اکثر یہہ از خود شروع ہوکر نہایت تکلیف دیتی ہے چنانچہ جب یہہ بیماری دفعتاً ظاہر ہوتی ہے تب اکثر قی کی علامت سے شروع ہوتی ہے بچہ کو ایک یا دو روز تک اس شدت سے قی ہوتی رہتی ہے کہ ایک قطرہ پانی کا بہی معدہ مین قرار نہین پاتا اور ساتہہ اوس قے کے دست لگ جاتے ہین پہلی تو یہہ دست برازکے ہوتی ہین لیکن تہوڑی ہی دیر کے بعد بچہ کو آوٗن اور لہو کی دست ساتہہ پیچش اور درد کے بار بار آنے لگتی ہین بعض دفعہ دستون کی رنگت سبز اور انمین براز بہی ہوتا ہے اس مرض مین جسمی علامات بہی شدت سی ظاہر ہوتی ہین چنانچہ بچہ کا جسم کسی قدر گرم نبض تیز بکمال بیقراری اور مزاج چڑچڑا ہوجاتا ہے - چہرہ دب جاتا ہے اور طفل نہایت نڈہال ہوجاتا ہے اور بعض دفعہ حالت غشی کی اسپر طاری ہوتی ہے اور کبہی کنولشن - بھی ہوجاتا ہے اس حالت سی یا تو بچ جاتا ہے یا بیماری پرانی ہونی لگتی ہے - جسکو کرانک - ڈی سنٹری - بولتی ہین چنانچہ اسوقت بہی دست آتی رہتی ہین اور وہی دست تہوڑی تہوڑی اور پتلی سبز رنگ کی ہوتی ہین اور کبہی انمین آوٗن اور لہو اور پیپ بہی ملی ہوی ہوتی ہے بچہ نہایت لاغر اور کمزور ہوجاتا ہے اور جسم پر اوسکی جہجہریان پڑجاتی ہین بہوک مرجاتی ہے اور جو کچہہ کہاتا ہے وہ ہضم نہین ہوتا **علاج** قسم شدید مین بچہ کو پہلی تہوڑا اکسٹرا ایل

ہوتا جاتا ہے آنکھین اوسکی دب جاتی ہین اور چہرہ دبلا پڑجاتا ہے اور بچہ
کا مزاج چڑچڑا ہوجاتا ہے جب اسہال کی بیماری دانتون کی نکلنی کی باعث
ہوتی ہے تب وہ بتدریج ہوتی ہے اور دیر تک رہتی ہے - علاوہ ازین ساتھہ
اس اسہال کی زکام کی علامتین بہی موجود ہوتی ہین اور یہہ اسہال اور
زکام تبتک رہتا ہے جبتک وہ دانت نکل لے لیکن جب دوسرا دانت نکلنی لگتا ہی
تب پہر شروع ہوجاتا ہے +

علاج ابتداء مرض مین بیمار کی غذا کا بندوبست کرین اگر دودہ ہضم نہوتا
ہو تو دوچار گہنٹہ کے لئی ماکا دودہ ندیکر بچہ کو صرف آش جو یا چونیکا پانی پلاوین
اور گرےگوریز - پاؤڈر ہمراہ عرق سونف کے پلاوین اور جب یہہ بیماری
دانت کی نکلنے کے باعث ہو تب اوسکو دفعتاً نہ روکین - دانت کی نکلنی سے
یہہ مرض ازخود رفع ہوجاتا ہے پس اگر مناسب سمجہین تو اوس دانت کو
چیر دین - لیکن دست اگر بار بار اور بہت پتلی آوین کہ جس سی بچہ کی طاقت
زائل ہوتی جاوہی تب البتہ اسہال کو روکنا چاہئے چنانچہ اوس وقت ادویات
قابض کا استعمال کرین مثلاً بچہ کو چاک مکسچر پلاوین یا چاک مکسچر ہمراہ ٹنکچر
اف - کے - ٹی - کیو - کی دیوین چنانچہ چہہ مہنی سے لیکر ایک برس کی عمر کے
بچہ کو چاک مکسچر ایک ڈرام اور ٹنکچر - کے - ٹی - کیو - ۱۰ بوند + فی دست کی
بعد دی سکتے ہین یا نہین تو شوگر - اف - لِڈ مکسچر کا استعمال کرین - مثلاً نصف
گرین شوگر اف - لِڈ ایک بوند ڈائیلیوٹ اسٹیک اسِڈ اور ایک ڈرام پانی چہہ
مہنی سی لیکر ایک برس کی عمر کے بچہ کو فی دست کے بعد پلاوین اور شوگر - اف
لِڈ کی پچکاری بہی کرسکتی ہین - اکسٹراکٹ اف - لاگ - اوڈ بہی بچون کی اسہال
مین نہایت مفید پڑتا ہے چنانچہ یہہ نسخہ ایک سال کے بچہ کی لئی موزون ہے +

خون رفع ہونے لگتا ہی تب پہلے وہ مقام زرد ہو جاتا ہے اور تب ایک عرصہ کے بعد حالت اصلی پر آجاتا ہے جلد اور پہپہڑو نکا فعل جب بخوبی انجام نہین پاتا ہی تب اصل جاندس پیدا ہوتا ہی یا مجری صفرا کے بند ہونی سی بھی یہہ بیماری پیدا ہوتی ہے **علاج** اس مرض کا مختصر ہے چنانچہ بچہ کو سردی سے بچاوین اور سوای شیر مادری اور کوئی شی اوسکو کہانے ندین - اگر پاخانہ قبض ہو تو ایک یا نصف گرین کیا لو مل کہلا کر تہوڑا سا کسٹر ائیل پلا دین - اس علاج سے بیماری بہت جلد رفع ہو جاتی ہی کیونکہ یہہ مرض ایسا خفیف ہے کہ اکثر اوقات بلا علاج کے بہی از خود مرفع ہو جاتا ہے +

ڈایا - ریا - یعنی اسہال

یہہ بیماری چہہ مہینے سے لیکر ۲ برس کی عمر کے بچونکو اکثر ہوتی ہے یعنی اون ایام مین کہ جب دانت نکلتی ہین +

علامات اسکی یہہ ہین کہ اس بیماری مین پہلے قی ہوا کرتی ہے اور جب وہ موقوف ہو جاتی ہے تب دست شروع ہوتی ہین یہہ دست پتلی اور متعفن ہوتی ہین اور رنگ انکا میلا لیکن اکثر سبز ہوتا ہے - باعث اس سبز رنگ کا ثبوت دریافت نہین ہوا لیکن ایسا قیاس کرتے ہین کہ معدہ کی ترشی جس وقت صفرا کی ساتھ ملتی ہے اوس وقت دستون کا رنگ سبز ہو جاتا ہے اور بعض کی رای یہہ ہے کہ خون کے بدل جانے سے سبز رنگ پیدا ہوتا ہے - دستونکی آمدنی بچہ کی بہوک کم ہو جاتی ہے زبان مرطوب اور دہان سی کسی قدر سفید ہوتی ہے - شکم ملائم رہتا ہے اور دست اکثر بلا درد کی آیا کرتے ہین لیکن بعض دفعہ پہلے مروڑا ہو کر دست آتا ہے اور جون جون دست آتے جاتے ہین بچہ کمزور اور لاغر

کہلاوین کہ جس سی معدہ کو بار نگذرے اور امتلا اور تداخل نہونی پاوی - تبدیل آب ہوا
اس مرض کی لئے مفید ہے اور ادویات از قسم مقویات کی فائدہ بخشتی ہین - چنانچہ
ڈائیلیوٹ سلفیورک اسڈ ہمراہ انفیوژن چریتا یا جنشن کے دیوین یا ہائیڈرو -
کلورک اسڈ ساتہہ کمپاونڈ ٹینکچر اف سنکونا کی پلاوین - اگر بچہ کو بار بار قی ہوتی ہو
اور معدہ مین ترشی زیادہ پائی جاوے تو چونے کا پانی پلاوین اور ساتھ
اسکے اگر قبض بھی ہو تو اس نسخہ کا استعمال کرین + **نسخہ** +
کاربونٹ اف مگنیشیا + ۵ گرین + روبرب - ۳ گرین + عرق سونف - ایک
ڈرام + سبکو ملاکر ایک خوراک کرین اور ایسی ایک ایک خوراک دنمین چار یا
چہہ دفعہ پلاوین یہہ نسخہ چہہ مہینی سے لیکر ایک سال کی بچہ کے لئے موزون ہے +

جان — ڈس یعنی یرقان

اسکو اصطلاح مین - اک - ٹی - رس - بولتی ہین اور اردو مین کنول کی
بیماری کہتی ہین یاد رکہنا چاہئی کہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ پیدایش کے تیسری
روز بعد بچہ کی رنگت زردی مائل ہو جاتی ہے اور یہہ زردی بتدریج رفع
ہو جاتی ہی لیکن ساتہہ اسکے نتو بچہ کی صحت مین فرق پڑتا ہے نہ اوسکی آنکہین
زرد ہوتی ہین اور نہ شکم مین کسی قسم کی خرابی پائی جاتی ہے اگرچہ اس
حالت کو بھی یرقان کہتی ہین مگر یہہ اصل یرقان نہین ہے کیونکہ یہہ حالت ان
بچون مین پائی جاتی ہے کہ جنکی جلد مین زیادہ اجتماع خون کا ہوتا ہے
غرضیکہ جب وہ خون ہٹنی لگتا ہے تو جلد پہلی زردی مائل ہو جاتی ہے اور بعد
ازان رنگت اوسکی حالت اصلی پر آجاتی ہے جیسا اوس وقت ہوتا ہے
کہ جب کوئی مقام کچل جاتا ہے اور وہان خون اگر جمع ہوتا ہے اور جب وہ

دینی کیالومل کے تین تین یا چار چار گھنٹہ بعد تھوڑی تھوڑی مقدار مین - بائی - کا
بونٹ - اف - پوٹاش - ہمراہ ہائیڈروسیانک اسڈ کی پلاتے جاوین چونکہ متواتر قے
کا ہونا ایک علامت بدہضمی کی ہے تو اب ہم اوسکا بیان کرتے ہین +

ڈِس پپ شیا
یعنی بدھضمی

واضح ہو کہ یہہ مرض اکثر اون بچونکو زیادہ ہوتا ہے کہ جنکا مزاج اسکر افیولس ہوتا ہی
اور جب ایسی بچون کا ہاضمہ چند مہینہ تک بگڑا رہتا ہے تب اونکو سل کی بیماری
ہوجاتی ہے + **علامات** اسکی یہہ ہین کہ بعض دفعہ بھوک بالکل مرجاتی ہے
بچہ سُست اور رنگت اوسکی پھیکی پڑجاتی ہے دودہ کم پیتا ہے اور وہ بھی جلد قے
کی ذریعہ سی نکل آتا ہے اور تھوڑی عرصہ بعد پینے دودہ کے بچہ بیقرار ہو کر معدہ مین
درد کے باعث رونے لگتا ہے اور جبتک قے نہولے تبتک بیچین ہو کر رونے لگتا ہے
اور جب جما ہوا دودہ نکل جاتا ہے تب اوسکو آرام آتا ہے مگر پہر دودہ کے
پینے سی ویسا ہی ہوجاتا ہے بعض دفعہ قے نہین ہوتی بلکہ اوسکی عوض مین بچہ کو
بار بار ترش اور بدبودار ڈکار آتے رہتی ہین اور دستو نمین بھی نہایت تعفن
آتی ہے - پاخانہ اکثر قبض رہتا ہے اور جو دست آتے ہین تو وے نہایت بدبودار
ہوتی ہین اور رنگ اونکا پیلا یا سبزی مائل ہوتا ہے اور انمین جمی ہوی دودہ
کی پھٹکیان ہوتی ہین +

علاج اس مرض کا علاج صرف دوا ہی پر منحصر نہین ہے تاوقتیکہ بچہ کی
خوراک کا بند و بست کیا جاویگا دوا سی کچھہ فایدہ نہوگا چنانچہ جس بچہ کا ہاضمہ
بگڑ گیا ہو اوسکی خوراک کم کردینی چاہئے بلکہ ایسا کرین کہ تھوڑا تھوڑا اور بار بار

مقالہ دوم

امراض شکم

امراض معدہ - قی جوانون کی نسبت بچونکو اکثر قئے زیادہ ہوا کرتی ہے اور
یہہ قی اکثر اوقات شرکی ہوتی ہے مثلاً بلورا یا پہپہڑون کی بیماریون مین یا
ابتدائی امراض دماغ مین یا جب بچہ نکو چیچک نکلنے والی ہوتی ہے اور بدہضمی
کی باعث بھی اکثر قی ہوا کرتی ہے اور بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بچہ دفعتاً قی
کرنے لگتا ہی اور کوئی شے اوسکے معدہ مین قرار نہین پاتی - جب اسباب مذکورہ
بالا کے کسی سبب سے بھی بچہ کو قی ہونے لگے تو اوسکو دودہ بہنے دین اور دو گھنٹہ
تک نہ تو اوسکو غذا اور نہ کوئی دوا دین بعد اسکے یا تو ایک یا دو چمچہ آب
سرد کے یا چونے پانی کے پلا دین اگر ان چیزونکو معدہ قبول کرے تو تھوڑا
تھوڑا آش جو پلا دین اور بعد آٹہہ یا دس گھنٹہ کے اگر قی نہو تب یا تو ماکا دودہ
پلا دین یا شیر گاؤ مین تھوڑا سا پانی ملا کر تھوڑی تھوڑی مقدار مین پلاتے
جا دین اور جب ان چیزونکو بھی معدہ قبول کرلے تو صرف ماکا دودہ پلا دین
جب قی اتفاق سی ہوتی ہے تب تو ان تدبیرون سی وہ رک جاتی ہے پر جب
معدہ یا امعا کی خرابی کے باعث ہوتی ہے تب البتہ دوا کی ضرورت پڑتی ہی
چنانچہ اوس وقت حسب عمر بچہ کی چوتھائی یا نصف یا ایک گرین کیا لومل زبان پر
مل دین اور اوپر کی ترکیب سی اوسکو غذا اور دودہ پلا دین اور جو قی اسپر
بھی نہ رکی تو معدہ کی مقام پر ایک چھوٹا سا مسٹرڈ پلاسٹر لگا دین اور بعد دو گھنٹہ

ٹنکچر اف آئیوڈین کی مالش کرین اور جب اِن ترکیبون سی فائدہ نہو تو انکو
کاٹکر نکال ڈالین ٭

پی-رو-ٹائی-ٹس

اصطلاح مین اس مرض کو سای-نن-کے-پی-رو-ٹی-ڈیا- بھی بولتے ہین
اور عام انگریزی مین مُمپس اور اُردو مین کن پیڑی- کہتی ہین- یہہ بیماری
دبائی ہے اور ایسی مقامون مین اکثر ہوا کرتی ہے کہ جہان بچونکا بہت اجتماع
ہوتا ہے مثلاً مدرسون مین- سردی کا لگنا بھی باعث اس مرض کا ہے- اِس
بیماری مین ایک یا دونو طرف کے- پی- رانڈ- گلانڈ پہولکر درد کرنے لگتی ہین
اور ساتھ انکی قرب کے گلٹیان بھی پہول جاتی ہین- پہلے اس مین کسی قدر
بخار اور زکام کی علامتین پائی جاتی ہین اور چند گھنٹہ بعد گلے مین درد اور
چبانے اور نگلنے مین کمال تکلیف ہوتی ہے اور تبھی سے ایک یا دونون جانب
کی گلٹیان پہولنے لگتی ہین اور رفتہ رفتہ پہولکر نہایت تَن جاتی ہین رنگ
او مقام کا اکثر تو بدلتا نہین پر بسبب دباؤ وریدون کے بعض دفعہ سرخ ہوجاتا ہے
اگر ورم زیادہ ہو تو نگلنا دشوار ہو جاتا ہے اور بچہ کو بخار اور ہذیان بھی ہو
جاتا ہے اور ۵- یا ۶ دن سی لیکر ایا پندرہ دن کے بعد مرض کم ہونی لگتا ہے
بعض دفعہ گلٹیون مین پیپ بھی پڑجاتی ہے اور کبھی یہہ مرض پستان اور خصیون پر
بھی انتقال کرجاتا ہے مگر ایسا شاذ و نادر ہوا کرتا ہے ٭

علاج مقام ورم پر آب گرم کی تکمید کرین یا پولٹس باندھین یا نشتر چند
جونکین لگاوین اور جو پیپ پڑگئی ہو تو اوسکو نکال دین ٭

آخر کار مریض کا مرغ روح قفس عنصری سی پرواز کر جاتا ہے +

علاج چونکہ یہہ بیماری اندر کی طرف سی باہر کو بڑہتی ہے تو ماؤف جانب کی گال کے اندر خالص نائیٹرک اسڈ بذریعہ روئی یا لنٹ کی لگاوین اور بعد بارہ گہنٹہ کے اگر مناسب سمجہین تو پہر اس تیزاب سی اوس مقام کو جلاوین اور گرم پانی اور کلورائیڈ اف لائیم کے عرق کی پچکاری منہہ کے اندر کرین تاکہ جو سڑا گوشت وغیرہ ہو وہ نکل آوے اور بدبو بھی کم ہو جاوی- اگر زخم اچھا نظر آوے تو خالص نائیٹرک اسڈ کے بار بار لگانی کی کچہہ ضرورت نہین اوس صورت مین یا تو ڈائیلوٹ اسڈ لگاوین یا منہہ کے اندر کلورائیڈ اف لائیم کی پچکاری کرین اور مریض کو دوا اور غذا مقوی دیوین مثلاً کلورٹ اف پوٹاشس ہمراہ کمپاونڈ ٹنکچر اف سنکونا کی پلاوین یا کونین یا فولاد کی مرکبات کا استعمال کرین اور کہانیکو شوربا دودہ ہمراہ شراب کی دیوین فقط

ٹان-سی-لائی-ٹس
یعنی خناق

اس مرض مین حلق کا میوکس ممبرین بسبب اجتماع خون کے سرخ ہو جاتا ہی اور ٹانسل گلانڈ یعنی لوزتین پہولکہ بڑہ جاتے ہین + **علامات** اسکی یہہ ہین کہ سوتے وقت بچہ کی ناک سی خراٹی کی آواز آتی ہے اور آواز بھاری ہو جاتی ہے اور اگر وہی گلٹیان بہت بڑہ جاوین تو بچہ کسی قدر بہرا بھی ہو جاتا ہے اور دم لینی مین اوسکو تکلیف ہوتی ہے - ساتہہ ان علامتون کے بعض دفعہ بچہ کو بخار بھی ہوتا ہے +

علاج گلیٹو نیز پہٹکری کا سفوف یا خشک نائیٹریٹ اف سلور لگاوین اور باہر

جسم کسی اگلی بیماری کے باعث لاغر اور کمزور ہو گیا ہو منہہ سے بدبو آتی ہے اور
بدبودار تہوک بہتا رہتا ہے بعد ازان گال پہولکر تن جاتا اور سرخ اور چمکیلا
نظر آتا ہے اور اوسکے درمیان کا مدور مقام بہ نسبت گرد کے زیادہ تر سرخ
نظر آتا ہے گال تنکر اسقدر سخت ہو جاتا ہے کہ منہہ اکثر کہولا نہین جاتا یہہ بیماری
اکثر ایکہی طرف اور ایک ہی گال مین محدود رہتی ہے اور بعض دفعہ نیچے کی
لب پر پہیل جاتی ہے اور گلے ہے گاہے دہانی شروع بھی ہوتی ہے اور اگرچہ
بعض اوقات اوپر کی لب تک بھی پہیل پڑتی ہے تاہم دہانی کبھی شروع نہین
ہوتی - اب اگر منہہ کے اندر ملاحظہ کیا جاوے تو باہر کی مدور سرخ مقام کی مقابلہ
پر ایک گہرا کہدا ہوا زخم نظر آئے گا کنارے اسکی ٹہرے بنے اور اسپر ایک سیاہ رنگ
پہٹا ٹوٹا سلف ہوتا ہے اور زخم کے مقابلہ کے مسوڑے سیاہ اور زخمی ہوتی ہین
اور دانت ہلنے لگتی ہین اور جب یہہ بیماری ترقی پکڑتی ہے تو اُس طرف کی گال
کی اندر کی ساخت ساری سیاہ اور سیاہ سلف سے بہری ہوئی ہوتی ہے اور دانت
ایک ایک گرنے لگتی ہین اور کبھی جبڑے کی ہڈی مین بھی زخم پڑ جاتا ہے تہوک
نہایت بدبودار اور میلے رنگ کا بہتا رہتا ہی اندر کی اس حالت کی ساتھ چہرہ پر بھی تغیرات پیدا ہوتے ہین کہ باہر کا ورم
اور سختی پہیلتی جاتی ہی اور درمیان کا مدور حصہ جو پہلا گہرا سرخ ہوتا ہے وہ بڑہتا جاتا ہے اور اوسکے
بیچون بیچ ایک سیاہ مدور نقطہ نمودار ہو کر نہایت جلد بڑہتا جاتا ہے - بعد اسکی ایک
سرخ دائرہ اوسکے گرد جب پیدا ہوتا ہے تب گنگرین موقوف ہو کر سلف علیحدہ
ہونے لگتا ہے اوس وقت منہہ کے اندر کا میوکس ممبرین گلا ہوا اور سیاہ نظر آتا ہے
اور نہایت بدبو پیدا ہوتی ہے ابتدا ہی سے اس مرض مین چندان درد نہین ہوتا
بچہ اکثر سست اور بیقرار رہتا ہے - جون جون بیماری بڑہتی جاتی ہے نبض
گہٹتی جاتی ہے اور موت کی چند گہنٹہ پیشتر تک بھی بہوک جون کی تون رہتی ہے

لگتی ہین اور منہہ کے اندر گول گول یا بیضاوی شکل کے چھوٹی چھوٹے زخم پیدا ہوتی ہین
اور اون زخمونپر سفید مایل بزردی چھوٹے چھوٹے سلف ہوا کرتے ہین +
علاج اس مرض کے علاج مین شکم کے بگاڑ کا لحاظ رکھنا چاہئی کیونکہ اوسی کے باعث
یہہ مرض پیدا ہوتا ہے اور جب وہ بگاڑ رفع ہو جاتا ہے تب یہہ بیماری بھی از
خود دفع ہو جاتی ہے زخمونپر پھٹکری یا سوہاگا یا عرق نائیٹریٹ - اف سلور کا
(۵ گرین ایک اونس مین) لگاوین +
قسم دوم اسمین رال بہتی ہے اور منہہ سے بدبو آتی ہے اکثر اوپر کے مسوڑہی
بہت پہول جاتی ہین اور جبڑہی کے نیچی کی گلٹیان ہو لکہ بہت درد کرنے لگتی
ہین - مسوڑہی سرخ پہولی ہوے اور پلپلے معلوم ہوتی ہین اور اونکی کنارونپر
ایک سخت رطوبت میلے رنگ کی لگی رہتی ہے اسکو اکہاڑنی سے زخم نظر آتے
ہین پہلی تو یہہ زخم صرف سامنی کے مسوڑونپر پیدا ہوتے ہین مگر رفتہ رفتہ دانتونکی
ارد گرد اور پیچہے کے مسوڑونپر بہی زخم پڑجاتے ہین تب وانت ڈہیلے ہوکہ
اکثر گر پڑتے ہین اور لبون اور گال کا جو حصہ اون مسوڑون کے مقابلہ پر
ہوتا ہے اسپر بہی زخم پڑجاتے ہین +
علاج اس مرض کے لئے کلورٹ - اف - پوٹاش بہت مفید ہے چنانچہ اگر
ضرورت ہو تو بچہ کو پہلے ایک جلاب دیکر تین گرین سے ۵ گرین کلورٹ اف
پوٹاش چار چار گہنٹہ بعد پلاوین اور زخمونپر نائٹریٹ اف سلور کا عرق لگاوین
اس علاج سے ہفتہ یا عشرہ کے اندر مریض کو صحت ہو جاتی ہے +
قسم سوم - اسکو گنگری - نس - اسٹو - می - ٹائی - ٹس - اور کنکریم اورس
بہی بولتے ہین - یہہ مرض اکثر مہلک ہو جاتا ہے - یہہ بیماری اکثر گال کی اندر
کی میوکس ممبرین سے شروع ہوتی ہے اور اکثر اون بچونکو ہوا کرتی ہے جنکا

حصہ سوم

مقالہ اول

امراض گلو اور دہن

۱- اسٹو- می- ٹا ہی- ٹس

یعنی سوزش دہن

یہہ مرض تین قسم کا ہوتا ہے **اول** وہ جسمین منہہ کے اندر کی چہوٹی چہوٹی گلٹیونپر زخم پڑجاتے ہین اور وہی زخم خود بخود چند روز بعد خشک ہوجاتے ہین + **دوم** وہ جس مین مسوڑے زخمی ہوکر گل جاتی ہین اور دانت ننگے ہوجاتے ہین اس مرض کے تیسرے قسم مین گال کی ساخت گلنے لگتی ہے اور اکثر کسی دوا سے وہ زخم نہین رکتا +

قسم اول اسکو افتہی بھی بولتے ہین یہہ مرض یا تو می- ذلس کے ہونے سے ہوتا ہی یا از خود بھی پیدا ہوتا ہے - جب یہہ از خود پیدا ہوتا ہے تب ہمیشہ معدہ کے بگاڑہ سے ہوتا ہے اور پانچ برس کی عمر کے بعد یہہ اکثر نہین ہوتا اور اسمین تہوڑا بہت بخار رہتا ہے بہوک مرجاتی ہے بچہ بیقرار رہتا ہے اور چند روز قبل از ظاہر ہونے اس مرض کے اسکو دست لگ جاتے ہین دودہ پینے یا کہانا کہانے مین اسکو تکلیف ہوتی ہے منہہ سے رال بہتی رہتی ہے اور دہن کی گلٹیان پہولکر درد کرنے

زیادہ ہوتی جاوے اور اوسکی خورد و نوش اور پوشاک اور ریاضت اور تعلیم کے باب مین نہایت حفاظت کرین ان ساری باتونکا ذکر حصہ اول انتظام صبیان مین تشریحاً لکہا ہے **علاج** اوس وقت کا کہ جب یہہ مرض شروع ہو جاوے مقویات سے کرتے ہین چنانچہ + فولاد - کونین - اور معدنی تیزاب - لیکن بچہ کو اگر دست آتے ہون تو بعوض اونکے اکسٹراکٹ اف بارک اور اکسٹراکٹ اف لاگ اوڈ کا استعمال کرین جس صورت مین کہ گلے کی گلٹیان بڑہی ہون اوس حالت مین سرپ اف آیوڈائیڈ اف ایرن مفید پڑتا ہے اور ایسی مریضون کو کاڈلیور آئیل سے بہی فایدہ ہوا کرتا ہے مگر اکثر بچون کو یہہ دوا موافق نہین پڑتی اسکے پینے سے یا تو اونکو قے ہو جاتی یا دست لگ جاتی ہین + جی متلے اور تو بہی کہانسی ہائیڈروسیانک اسڈ سے بخوبی رفع ہو سکتی ہے چنانچہ یہہ نسخہ بہت مفید ہی + **نسخہ**

ڈائیلیوٹ نائٹرک اسڈ ۱۶ بوند + ڈائیلیوٹ ہائیڈروکلورک اسڈ ۲۴ بوند ڈائیلیوٹ ہائیڈروسیانک اسڈ ۸ بوند + کلورک ایتہر ۲۴ بوند + ٹنکچر آرنج پیل ۱۰ - ڈرام + شیرہ - ۲ ڈرام + ڈسٹلڈ واٹر ۳ - آنوس +

سبکو ملاکر بمقدار چار ڈرام کے چہہ چہہ گہنٹہ بعد پلاوین - یہہ نسخہ چار سال کے بچہ کے لئے موزون ہے سینہ پر کسی اسٹی - میولنٹ لنی منٹ کی مالش کرین اور کلاویکل - ہڈی کے نیچے پیسہ برابر ایک بلسٹر بٹہا دین کہ جس سے نہایت فایدہ ہوتا ہے کہانسی کے رفع کرنے کے لئے معمولی کہانسی کی دواونکا استعمال کرین مثلاً وائیم اپی کے - کوانا - اور انٹی مونئیل واین یا پاراگورک وغیرہ +

-❖-

دوم اسکلٹی ٹیشن ۔ کی بعض علامتین ایسی ہین کہ جنکے وسیلہ سی جوانون کی سِل کی
بیماری بخوبی تشخیص ہو سکتی ہے پر وہی علامتین یا تو بچون مین پائی نہین جاتین
یا اونکا دریافت کرنا مشکل ہوتا ہے مثلاً مریض کی تکلم کی آواز جو بوساطت پہیپہرا سینہ
مین لگا نیسے سنائی دیتی ہی یہہ آواز جوانون کی مرض کی تشخیص کے لئی نہائت معتبر ہے
لیکن چونکہ بچون کی آواز یکسان نہین ہوتی یعنی کبہی تو بڑی تیز اور کبہی دہیمی
اور کبہی بلند ہوتی ہے اسلئی اسکے ذریعہ سی اونکی سل کی بیماری کی تشخیص بخوبی
نہین ہو سکتی ۔ پس بچون کی سِل کی بیماری مین یہہ پانچ باتین خاصکر پائی جاتی ہین
اول ابتدا مرض مین سینہ کی علامتین اکثر پوشیدہ رہتی ہین دوم ابتدا مرض مین
خون کا بلغم اکثر نہین آتا اور اخیر کے دنون مین بہی کم آیا کرتا ہے سوم بلغم یا تو
بالکل نہین یا شاذ ہی آیا کرتا ہے چہارم بچونکو پسینہ بہت کم آیا کرتا ہے اور علامات
ردیہ اچہی طور پر ظاہر نہین ہوتین ۔ پنجم سِل کی بیماری کے بچے اکثر برانکائیٹس یا
نیو ۔ مونیا کے سبب مر جاتی ہین +

یاد رکہنا چاہئی کہ بعض دفعہ ایسا بہی ہوتا ہے کہ سِل کی بیماری دفعتاً پیدا ہو کر نہایت
جلد مہلک ہو جاتی ہے اور یہہ کہ بچون کی سِل کی بیماری کے ساتھ نیو ۔ مو ۔ نیا
اکثر ہو جاتا ہے +

علاج حفظ ما تقدم ۔ اسلئی تاکہ یہہ مرض ہونے پائے پہلے سی اسکی حفاظت کرنی
چاہئی مثلاً شروع ہی سی بچہ کی طرف خیال رکہین حتی الوسع والدہ ہی کا دودہ پلاوین
اور ترکیب مصنوعی سی اوسکی پرورش نکرین لیکن بچہ کی والدہ مین یا اوسکے خاندان
کے کسی مین اگر سِل کی بیماری کی بنیاد پائی جاوے تو ہرگز اُسکا دودہ بچہ کو نہ پلاوین
بلکہ ایک تندرست دائی مقرر کرکے اوسکا دودہ بچہ کو پلواوین ۔ خاصکر دانت نکلتے
وقت بچہ کی حفاظت کرین (دیکہو حصہ اول انتظام صبیان) اور جون جون بچہ کی عمر

فیور - اکثر کسی خاص علامتون نسی شروع ہوتا ہے اور اگر ان علامتون کا لحاظ
رکہا جاوی کہ اگرچہ بخار مذکور خفیف بھی ہوتا ہم اسمین جسم نہایت گرم ہوجاتا
ہی نبض نہائیت جلد چلتی ہے تشنگی بشدت رہتی ہے اور رات کی وقت ہذیان ہوتا
ہی تو اسمین اور سل کی بیماری کے پہلے درجہ مین بخوبی فرق کر سکتی ہین کیونکہ
اس مرض کی پہلے درجہ مین جو علامتین پیدا ہوتی ہین وہی خفیف اور متلون
ہوتی ہین لیکن ہان جب سل کی بیماری شدید ہو کر جلد گذرجاتی ہے تب البتہ
بخار مذکور اور اسمین فرق کرنا دشوار ہوتا ہے - اور کرم کی بیماری اور
سل مین فرق کرنا تو نہایت آسان ہے کیا معنی کہ کرم کی مرض مین جسم کی حرارت
حالت صحت پر رہتی ہے بہوک کبہی تو شدت سی اور کبہی ہوتی ہی نہین اور زبان
کبہی تو صاف اور مرطوب اور کبہی نہایت میلی ہوتی ہے اور دم لینی مین تکلیف
نہین ہوتی جیسی سل کی بیماری مین ہوا کرتی ہی اکثر اسمین قبض رہا کرتا ہے اور
علاج کے لینی سی کرم کی بیماری کو ہمیشہ تخفیف ہوجاتی ہے +

علامات آسکلٹی شن - اور پرکشن کے - یہہ علامتین بہی بہت سی باتو مین
جوانون کی مرض کی علامتون سے مشابہت رکہتی ہین چنانچہ **اول** ان علامتون
بہتیری ایسی علامات ہین کہ جنپر چندان اعتماد نہین کیا جاسکتا یاوی بہ نسبت جوانون
کے بچون مین چندان معتبر نہین ہین مثلاً جوانون کو جب سل کی بیماری ہوتی ہے
تو سب سی پہلے تنفس کی آواز تیز اور ایک خشک آواز جسکو ڈرائی کراک لنگ
کہتی مین سنائی دیتی ہی اور خاصکر جب یہہ آواز کلا - وکل ہڈی کے نیچی سنائی
دیتی ہے تب تو یہہ زیادہ معتبر ہوتی ہے مگر چونکہ بچون کے پہیپہڑون مین مادہ ٹیوبرکل - کا کسی خاص جگہہ نہین پیدا ہوتا بلکہ سارے پہیپہڑے مین یکسان نکل آتا ہی
اسلئی انہین وہی علامتین جنکا ذکر ابہی کیا ہے چندان معتبر نہین ہوسکتین +

مرتبہ پلاوین + یہہ نسخہ واسطی دو برس کے بچہ کے موزون ہے +

مرض تہائی سس

اسکو انگریزی مین - کن - زم - شن - اور عربی مین سل کہتی ہین اور جسکو سل ہوجاتی ہے اوسکو مسلول بولتی ہین حقیقت اسکی یہہ ہے کہ اس مرض مین پہپہڑے کی ساخت مین ایک مادہ دانہ دار پیدا ہوتا ہے جسکو اصطلاح مین - ٹیوبرکل بولتی ہین **علامات** - اس مرض مین جو علامات پیدا ہوتی ہین بہت سی باتو نمین وہی بچون اور جوانون مین نہایت مشابہت رکہتی ہین مگر کئی باتون مین فرق ہے کہ صرف جنکا ہم ذکر کرین گے چنانچہ اوس حالت مین بہی کہ جب یہہ مرض بچون اور جوانون مین یکسان ہوتا ہے کسی درجہ مرض مین بچہ خون نہین تہوکتا اور بلغم آتا ہے اور جو آتا بھی ہے تو بہت کم - کہانسی بہ نسبت جوانون کے بچونکو کم ہوتی ہے اور شدت کا پسینہ جو اس مرض مین جوانونکو آیا کرتا ہے بچون مین یہہ علامت بہت کم پائی جاتی ہے - اکثر اوقات ایسا ہوتا ہی کہ کہانسی کے آنے سی کئی ہفتون پیشتر سے بچہ پست ہمت لاغر اور کمزور ہوجاتا ہے بہوک اوسکی مرجاتی ہے اور سینہ اور شکم مین ادہر اودہر درد بتلاتا ہے تب گمان سل کی بیماری کا ہوتا ہے اگر کہانسی ہوتی بھی ہی تو کم اور تہوڑی تہوڑی اور خشک کہیل کود کی طرف بچہ کی طبیعت کم مائل ہوتی ہی - دن بہر چپ چاپ ہوکر بیٹہا رہتا ہی اور جون جون رات قریب آتی جاتی ہے جسم گرم اور خشک اور لب بھی سوکہہ جاتی ہین - بران علامتون مین اسقدر کم استقلالی ہی کہ حکیم کو اونکے ظاہر ہونے سی یا تو گمان ری می ٹنٹ - فیور یا اسباب کا خیال ہوتا ہی کہ بچہ کے شکم مین کرم ہے لیکن ان دونون مرضونکی تشخیص بھی بخوبی ہوسکتی ہی چنانچہ - ری - می - ٹنٹ - فیور

جاتی ہین۔ جب ہونپنگ کاف اسطور سی گذرنے لگتا ہے تب سوا اسکی کہ بچہ کو نہری سی بچاوین اور غذا سریع الہضم اور مقوی دین اور ادویات کی کچھہ ضرورت نہین ہوتی مگر جب یہہ بات ہو کہ بیماری کی شدت رفع ہو جاوی مگر سینہ کی اندر بلغم زیادہ جمع ہوا اور وہ ہر کہانسی کے بعد قی کے ساتھہ نکلتا ہو بچہ کی نبض کمزور اور جلد سرد ہو تو اس حالت مین پھٹکری کا استعمال کرین۔ اس سی بلغم کم ہو جایگا قی رک جائیگی اور کہانسی کی تواتر بھی کم ہو جائے گی چنانچہ **نسخہ** پھٹکری ۲۴ گرین ڈائیلیوٹ سلفیورک اسڈ ۱۲ بوند + شیرہ ۴ ڈرام - صاف پانی ۲۰ آنوس + سبکو ملاکر بمقدار تین ڈرام کے چہہ چہہ گہنٹہ بعد پلاوین ڈیڑہ برس سے لیکر دو برس تک کی عمر کے بچہ کو پہٹکری تین گرین سے چار گرین تک چار چار یا چہہ چہہ گہنٹہ بعد کہلا سکتے ہین۔ جب ساری علامتین کم ہو جاوین اور بلغم بھی کم پیدا ہو مگر کہانسی کی شدت زیادہ ہوا ور ہر نوبت کہانسی کے بعد قی ہوتی ہو اور اوس قے کے ساتھہ معدہ سی بہت بلغم نکلا کری بچہ کی بہوک مرجاوی اور دیگر علامات بدہضمی کی بھی موجود ہون تو ہائیڈرو کلورک اسڈ کا استعمال کرین چنانچہ **نسخہ** + ڈائیلیوٹ ہائیڈرو کلورک اسڈ ۳۲ بوند + لاڈنم ۴ بوند + شیرہ - ۴ ڈرام + صاف پانی ۲۰ آنوس + سبکو ملاکر بمقدار تین ڈرام کے دنمین تین دفعہ پلاوین یہہ نسخہ واسطے دو سال کے بچہ کے موزون ہے۔ اگر کہانسی متواتر آتی رہے اور بچہ لمبی سانس بھی بہت زور زور سی لیتا رہے اور وہ کمزور بھی ہو تو فولاد کا استعمال کرین اس ہی کہانسی بہت جلد رک جائے گی چنانچہ + **نسخہ** + کمپاونڈ ایرن مکسچر ۴ ڈرام + ٹنکچر اسلی ۱۶ بوند + ٹنکچر اکونائی - ۴ بوند + پانی - ۲ آنوس اور تین ڈرام + سبکو ملاکر بمقدار تین ڈرام کے دن مین تین

سبکو ملاکر ایک پڑیہ بناوین یہہ نسخہ دو سال کے بچہ کے لئی موزون ہی اگر بہت
بخار ہو اور کہانسی بہی بہت شدت کی ہو اور کہانستے وقت بچہ کو درد معلوم
ہو اور بلغم نہ نکلتا ہو اور مابین نوبتون کے خشک کہانسی سی اگر بچہ کو تکلیف ہوتی
ہی تو ہمراہ ہائیڈرو-سیانک-ایسڈ کے وائینم - اپی کے کوانا یا ٹارٹار اسٹک
وائین - ملادین اور جب کبہی بچہ پر غنودگی طاری ہو - چہرہ سرخ اور نوبت کی
وقت نیلگون ہو جاوی اور دم کہینچنے کے وقت جیسی پہلے ہوا کرتا تہا ویسی لمبی
آواز نہ نکلی تو ان علامتون سی دماغ مین اجتماع خون کا معلوم کرنا چاہیے اوس وقت
کنپٹی پر چند جونکین لگاوین اسی اون علامتون کو تخفیف ہو جاوی گی اور کہانسی
کی تواتر اور شدت بہی کم ہو گی اور موقع ہائیڈرو سیانک - اسڈ کی دینی کا بہی
ہاتہہ لگے گا - جب کسی دوا سی فایدہ نہو اور مرض نہایت ترقی پکڑ جاوی - تب
کلوروفارم سنکہاکر بچہ کی تکلیف کو کم کرنا چاہیے اور حلق کے جوف اندر بذریعہ
آلہ پروبنگ کی نائٹریٹ اف سلور کا عرق بہی لگاتے ہین جسکی طاقت بقدرہ -
گرین سے بہ - گرین تک فی آونس مین ہوتی ہے - اگر بیماری کی شدت مین بچہ
کو دم لینی مین تکلیف ہوا کرے تو سینہ پر رائی کی پٹی لگاوین - یا سوپ لینیمنٹ
مین ٹینکچر اف لیٹی ملاکر سینہ اور پشت پر ہر روز مالش کردیا کرین بچون کی سینہ پر
بلسٹر اکثر نہین لگایا کرتی لیکن اگر کہانسی بار بار اور نہایت درد اور تکلیف
کی ساتہہ آوے یا اگر دماغ مین اجتماع خون کا ہو گیا ہو کہانسی رک رک کر آوی
اور بچہ لمبی سانس نہ کہینچ سکے تب البتہ بلسٹر کے لگانی سی اکثر بہت فایدہ ہوتا ہی
مگر اوسکو چار یا چہہ گہنٹہ سی زیادہ سینہ پر نہ رکہین اس مرض کا تیسرا درجہ وہ ہے
جس مین کہانسی کی تواتر اور شدت کم ہوتی جاتی ہے بچہ جس وقت لمبی سانس
کہینچتا ہے اوس وقت آواز کم آتی ہے اور جسمی علامات بہی بتدریج کم ہوتی

ٹینکچر اف کمفر کے پلا دین اگر بچہ کو دم لینی مین تکلیف اور اوسکے سینہ مین زیادہ
بلغم موجود ہو تو ہر روز شام کے وقت یا جتنی دفعہ مناسب سمجہین اپی کک
کو انا سی قی کرا دین - جب پہلا درجہ گذر کر مرض دوسرے درجہ مین آجاوے
اور خاص علامتین ہوپنگ کاف کے پیدا ہو جاوین - تو ہائیڈرو سیانک ایسڈ
کی استعمال سی بڑا فایدہ ہوتا ہے چنانچہ ۹ مہینے کے بچہ کے لئی ایسڈ مذکور کو
آدہی بوند سے شروع کرین اور اگر بچہ کی عمر زیادہ ہو تو اوس بموجب اسکی
خوراک بہی بڑہا دین چنانچہ یہہ نسخہ بہت خوب ہے +

نسخہ - ڈائیلوٹ ہائیڈرو سیانک ایسڈ + ۴ بوند + شیرہ + ایک ڈرام
ڈسٹلڈ واٹر - ۷ ڈرام + **خوراک** اسکی ایک ڈرام (جسمین آدہا بوند
ایسڈ کا ہوتا ہی) چہہ چہہ گہنٹہ بعد یہہ نسخہ ۹ مہینے کے بچہ کے لئی موزون ہے
واضح ہو کہ یہہ دوا بہت تیز ہی پس جب اسکا استعمال کرین تو والدین کو
اسبات سی آگاہ کر دین کہ اس دوا کے کہانسی بچہ اگر بیہوش ہو جاوے
یا اوسکا سر گہومنے لگے یا واہیات بکنے لگے تو فوراً اسکو موقوف کر دین اور
تین یا چار روز کی استعمال کی بعد اگر اسسی کچہہ بہی فایدہ ظہور مین نہ آوی تو
اوسکو موقوف کر دینا چاہیے اکثر اوقات ایسڈ مذکور کی کہانی سی اگرچہ کہانسی
کی شدت بہت کم ہو جاتی ہے تاہم دوسری دوائون کا بہی استعمال کرنا چاہیے
چنانچہ اگر سینہ مین اجتماع بلغم کا زیادہ پایا جاوی تو دن مین ایک یا دو دفعہ
اپی کک - کو انا سی قی کرا دین - اگر زیادہ بلغم نہو پر رات کے وقت کہانسی
کی شدت بہت ہو تو اس بڑہ یہ کو رات کو سوتی وقت ایک دفعہ کہلا دین -
چنانچہ **نسخہ** - ڈوورس پاوڈر - آدہا گرین + اکسٹرکٹ اف کونائیم سفوف
کیا ہوا - ۱ - گرین + سنی - من پاوڈر - ۲ - گرین + صاف شکر - ۴ گرین +

ایسی کوی علامت نہین ہے کہ جس سی یہہ ثابت ہو کہ مرض کا اثر دماغ پر ہونیوالا ہی
پر بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جب اثر اس مرض کا دماغ پر پہنچتا ہے تب علین
ابتدا ہی سی بچہ کے شکم مین اسقدر خراش ہوتی ہے کہ نتو دانہ اور نہ پانی اسمین
قرار پاتا ہے پس اس علامت قی کو یاد رکہنا چاہئی کیونکہ سوا، بعد رفع ہوجانے
نوبت کہانسی کی اگر ایک لخت چوبیس گہنٹہ تک قی ہوتی رہے اور وہ قی نتو دوا
اور نہ کسی ظاہر خرابی معدہ کے باعث ہوتی ہو تو مقام اندیشہ کا ہے اوسوقت
حکیم کو چاہئی کہ اپنی توجہ دماغ کی طرف رجوع کرے +

چہارم ڈایاریا + جب اس مرض کے ساتھ اسہال ہوجاتا ہی تو اگرچہ وہ بہت
کم مہلک ہوتا ہے تاہم اسکے ایک عرصہ دراز تک جاری رہنی سے بچہ بہت لاغر او
کمزور ہوجاتا ہے۔ بعض دفعہ یہہ اسہال ابتدائی زکام کے ساتھ شروع ہوکر۔
جون جون زکام رفع ہوتا جاتا ہے وہ بھی کم ہوتا جاتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا
ہی کہ جبتک یہہ بیماری رہتی ہی تبتک اسہال بھی رہتا ہی الا یہہ کہ کبھی جاری
اور کبھی بند جب ہوپنگ کاف کی شدت کی وقت اسہال ہو تب البتہ اوسکو
روکنا چاہئی +

پنجم ہوپنگ کاف کی ایام مین کبھی نہ کبھی بچہ کا معدہ اکثر بگڑ جاتا ہے اور
اوسکو قی ہوا کرتی ہے +

علاج درجہ اول ۔ اس درجہ مین زکام کی علامتین پائی جاتی ہین اور
کسیقدر بخار بھی ہوتا ہے اور کہانسی ہوتی ہے کہ جو بتدریج نوبت بنوبت آنے
لگتی ہے حتی کہ خاص مرض کے نوبت شروع ہوجاتی ہے پس بچہ کو سردی سی
بچاوین اور غذا سریع الہضم دیوین اور قبض نہونے دین اگر کہانسی کی شدت
ہو تو وائینم۔ ایپی۔ کے۔ کوانا۔ ہمراہ ٹارٹار امٹک + وائین اور کیپاونڈ

پر ہوتا ہے تب علامات زیادہ تر خوفناک پیدا ہوتی ہین چنانچہ وہ اثر بعض دفعہ
اتنا ہی ہوتا ہے کہ دماغ مین زیادہ خون کے رجوع ہونے سی۔ کَن۔ جش۔ چن۔
ہو جاتا ہے تب بچہ کو پہلی اونگھہ آتی ہے بعد ازان۔ کَن۔ ولشن ہو کر ناہی عدم
کا ہو جاتا ہے اور بعض اوقات جب وہ اثر اسپائنی۔ نل۔ کارڈ کے نزو پر پہنچتا ہے
تب ہاتھہ اور پاؤن کی انگلیان مڑ جاتی ہین اور حلق مین تشنج ہو کر ساری جسم مین
کَن۔ ولشن۔ ہو جاتا ہے اور ایسی صورت مین بعض دفعہ جب ہوپنگ کاف ایک
عرصہ دراز تک رہتا ہے تب بیمار کو اکیوٹ ہائیڈرو۔ کفلس ہو جاتا ہے۔ نہایت
چھوٹے بچون مین اور اسمین کہ جنمین دانت نکلتے وقت ہوپنگ کاف ہو جاتا ہے
نروس۔ سسٹم۔ کی اثر کی علامات نہایت شدت سی ظاہر ہوتی ہین چنانچہ اِن صورتون مین
زکام کی علامتین جو اکثر اس مرض کے شروع مین ظاہر ہوتی ہین وہی عموماً تھوڑے
ہی عرصہ تک رہتی ہین اور کھانسی اگرچہ جلد جلد نہین ہوتی تب بھی ابتدا ہی سے
نوبت بنوبت آتی رہتی ہے اور کھانسی کی نوبتین اسقدر شدید ہوتی ہین کہ
بچہ کا دم بند ہو جاتا ہے یہہ کھانسی چند منٹ تک رہتی ہے اسمین نتو ھوپ کی
علامات ہوتی ہین اور نہ بعد موقوف ہو جانے کے معمولی قی ہوتی ہے پر موقوف
صرف اسیواسطی ہوتی ہی کہ بچہ نڈھال ہو جاتا ہے اور اسمین کھانسنے کی تاب نہین رہتی
ناہین نوبتون کے چہرہ بچہ کا سرخ اور آنکھین آشوب سی پُر ہوتی ہین اور بچہ کو
کمال غنودگی ہوتی ہے کہ جس حالت سی وہ اٹھنا نہین چاہتا اور جون جون کھانسی
کی نوبتین پے در پئے آتی جاتی ہین یہہ حالت زیادہ تر بڑہتی جاتی ہے اور
سرخی کے عوض چہرہ نیلگون ہو جاتا ہے پتلیان پہیل جاتی ہین اور تب فوراً۔
کَن۔ ولشن ہو پڑتا ہے بعد ازان بچہ بالکل بیہوش ہو جاتا ہے یہہ حالت تھوڑے
ہی عرصہ تک رہتی ہی کہ پھر کَن ولشن۔ ہو کر تڑپ تڑپ کر دم نکل جاتا ہے

بہی خوب آتی ہے - آواز ہوپ کی شروع ہونے سے اس بیماری کی شدت ایک
ہفتہ تک زیادہ ہوتی رہتی ہے اور اوس حالت مین دس یا پندرہ دن رہکر تخفیف
ہونی لگتی ہے جسکا پہلا نشان یہہ ہے کہ رات کی نوبتونکی شدت کم ہونے لگتی ہے بعد
ازان ایسا ہوتا ہے کہ نوبت کہانسونکی یا تو دیر دیر سے آتی ہے یا اگر تواتر مین فرق
نہو تو شدت مین ضرور تخفیف ہوتی ہے اور بعض دفعہ بلا ہوپ کی کہانسی ہو قوف
ہوجاتی ہے پر اگر تخفیف کے وقت بچہ کو سردی لگ جاوے یا شکم مین کسی طرح کی
خرابی پیدا ہوجاوے تو ہوپ کی علامت پہر ظاہر ہو پڑتی ہے اور نوبت زیادہ تر
شدت سے ظاہر ہوتی ہے پر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس مرض کی رفع ہونیکی کئی دن
پیشتر سے کہانسی کا تشنج جاتا رہتا ہے غرض اس مرض کا یہی طور ہے جب ساتھہ اسکے
کوئی اور بیماری نہین ہوتی پر جب دیگر امراض اس بیماری کے ساتھہ پیدا ہوجاتی ہین
تب اسکے علامات اور دورہ مین بڑا اختلاف پڑجاتا ہے چنانچہ اب ہم اون بیماریون
کا ذکر کرتے ہین جو اکثر اس مرض کے ساتھہ پیدا ہوجاتی ہین +

اول مرض برانکائیٹس - یہہ بات قابل یاد رکہنے کے ہے کہ بعض دفعہ ہوپنگ
کاف - کی شروع ہونیسے پیشتر بچہ مین شدید علامتین مرض برانکائیٹس کی پائی
جاتی ہین کہ جس مین تہوڑی دیر بعد کہانسی اور بہت زیادہ تنگی نفس
ہوتی ہے پر اکثر یہہ علامتین خوف ناک نہین ہوتین کیونکہ جب ہوپنگ کاف
ظاہر ہو پڑتا ہے تب وہی علامات ازخود رفع ہوجاتی ہین لیکن بعد شروع ہونے ہوپنگ
کاف کے اگر مریض کو برانکائیٹس - یا نیو - مو - نیا - ہوجاوے تب البتہ مقام اندیشہ
کا ہے **دوم** - جب چہوٹی چہوٹے برانکیل ٹیوب مین انفلامیشن ہوجاتا ہے اور وہ
انفلامیشن رفتہ رفتہ پہیپہڑون کے - ایر سلس مین گذر جاتا ہے تب مریض کو نیو
مونیا کے بیماری ہوجاتی ہے + **سیوم** جب اس مرض کا اثر - نروس سسٹم

درسون مین تبلائی جاتی ہے +

ہوپنگ کاف +

طب کی اصطلاح مین اس مرض کو - پرٹاسِس - بولتے ہین اور اُردو مین اسکو کوکر کہانسی کہتے ہین +

علامات یہہ مرض زکام کی علامتون سے شروع ہوتا ہی اور اوس وقت اسکو زکام سی فرق کرنا مشکل ہوتا ہی بجز اِسکے کہ جب بعض دفعہ اسکی ساتھہ خاص ایک لمبی کہانسی ہوتی ہے رفتہ رفتہ زکام کی علامتین کم ہوتی جاتی ہین لیکن کہانسی جاری رہتی ہے اور بہ نسبت پہلی کے زیادہ تر تیز اور عرصہ تک رہتی ہے اور جون جون یہہ کہانسی شدید تر ہوتی جاتی ہے اسکی خاصیتین زیادہ تر نمایان ہوتی جاتی ہین چنانچہ ہر نوبت کہانسی مین بچہ کا چہرہ سرخ ہوجاتا ہے اور اُس کہانسی کا صدمہ اوسکے ساری جسم کو ہلا دیتا ہے +

تعریف اس کہانسی کی یہہ ہے کہ یہہ کہانسی نوبت بنوبت ہوا کرتی ہے اور جب یہہ اُٹھتی ہے تب بچہ ایک عرصہ تک کہانستا رہتا ہی یہانتک کہ کہانستی کہانستی بے دم ہوجاتا ہے اوس وقت ایک باریک اور تیز آواز کی ساتھہ نہایت زور سی لمبی سانس بھرتا ہے اس علامت کو انگریزی مین ھوپ کہتی ہین ۔ اسی طور کہانسی کئی مرتبہ اُٹھتی ہے اور مریض کہانستی کہانستی بے دم ہوجاتا ہی اور تیز آواز کے ساتھہ لمبی سانس بہرتا ہے آخر کار جب لیس دار بلغم اخراج پاتا ہے یا ابکائیان آتی ہین یا جب قی ہوجاتی ہے تب مریض کو افاقہ ہوتا ہے اور تب آسانی سی دم لینے لگتا ہے اگر اِس مرض کے ساتھہ اور کوئی بیماری نہو تو ما بین نوبتون کے بچہ صحیح اور سالم نظر آتا ۔ بہوک بدستور رہتی اور نیند

نسخہ + ڈی کاکشن - سی - نیگا - وہ آنوس ۵ ڈرام + کاربونٹ اف امیونیا -
۲ گرین + ٹینکچر اف اسکوئیل - ۱۶ بوند + سرپ اف ٹولو ۳ ڈرام + سکولا لین
خوراک ۲ - ڈرام یہہ نسخہ دو برس سے تین برس تک کے بچہ کو لئی موزون ہے
علاوہ اس دوا کے بچہ کی طاقت کو غذای مقوی سے قایم رکہین - جب مرض
اس درجہ کو پہنچ جاتا ہے تب اگرچہ امید زیست کی بہت ہی کم ہوتی ہے تاہم
ایک اور دوا کا استعمال کر سکتی ہین یعنی کیالومل مثلاً دو برس سے تین برس
تک کے بچہ کو اگر اسہال اسبات کا مانع ہو ایک گرین کیالومل گہنٹہ گہنٹہ بعد
کہلاوین اور رانو پنر دو دو گہنٹہ بعد ایک ڈرام تیز مرکیوریل آئینٹ منٹ -
کی مالش کرین - اگر اسہال موجود ہو تو اس دوا کو یا تو کم یا بالکل نہ کہلاوین
اس بیماری مین ادریات کاونٹر - اری - ٹی - شن - کی استعمال کرنے کا قاعدہ یہہ
ہی کہ جب شدت اس مرض کی - انٹی - فلو جسٹک - دوا سی رک جاوے اوس وقت
اسٹرنم - ہڈی کے اوپر بلسٹر لگانی سی بڑا فایدہ ہوتا ہے - لیکن جب مرض بڑہ
جاوی اور پچھلی علاجات سی نہ رک سکے اوس وقت اسٹرنم - ہڈی پر بلسٹر لگانی
سی کچہہ فایدہ نہین ہوتا بلکہ اس صورت مین ایک بڑا سا بلسٹر ساری گلو پر
لگا دینی سی ضیق النفس کی باری کو اکثر تخفیف ہوتی ہے اور بچہ دم آسانی سے
لیتا ہے اور کہانسی کے ہمراہ بلغم بہی اخراج پاتا ہے کہ جو بات پہلے نہین ہوئے
تہی - پس اسبات کو یاد رکہین کہ جب فصد کے لینے یا جونکو کے لگانے یا -
ٹارٹار امٹک کے کہلانی سی چہہ گہنٹہ کی اندر صورت افاقہ کی نظر نہ آوے - تب
گلو پہ بیشک بلسٹر لگا سکتی ہین - لیکن جب دیکہین کہ کسی علاج سی بچہ کو فائدہ
نہین ہوتا اور دم لینی مین اسکو نہایت تکلیف ہوتی ہے اوس وقت -
ٹرہی - کیا - ٹمی کا - اپریشن - کر سکتی ہین کہ جسکی کرنے کی ترکیب علم جراحی کے

جب لارنکس کے ساری علامات خوفناک رفع ہوجاوین اور بستر ہی بچہ اسیطور پہ دم لیتا رہی کہ جس طور پر مرض کے ہونیسو لیتا تھا اور تھوڑا بہت کہانستا بھی ہو تو اوس حالت مین حلق پر ٹینکچر آف آئیوڈین لگانے سی نہایت فایدہ ہوتا ہے لیکن فرض کرو کہ بیمار ہمارے علاج مین اوس وقت آوی کہ جب یہہ بیماری بڑہ گئی ہو تو اس حالت مین وہ علاج راست نہین آسکتا کہ جو ابتدا مرض مین مفید پڑتا ہے مثلاً جب دیکہین کہ ٹارٹار امٹک کے کہلانی سی قی نہین ہوتی یا کہلاتی ہی بلا کوشش کی یہہ دوا نکل پڑتی ہے اور جوشی بچہ اوسوقت اگل دی اگر اوسمین بلغم یا پردہ کا ذبہ کے ٹکڑے موجود نہون اور جسم کی حرارت غریزی کم ہوتی جاوی لبین زیادہ تر نیلگون ہوجاوین نبض کمزور اور جلد جلد چلنے لگی اور نوبت ضیق کی بدستور شدید رہی اور تنفس کی آواز خراٹی کی نہو بلکہ باریک چینخنی کی آواز کے طور پہ ہو تو اِن علامتون سے یہہ معلوم کرنا چاہئی کہ اب ٹارٹار امٹک کی استعمال کرنیکا موقع گذر گیا اوس وقت علاج کو فوراً ابدل دینا چاہئی اگرچہ مریض کی زیست کی امید اوس حالت مین بہت کم ہوتی ہے تاہم اوسوقت آب گرم مین رائی ملاکر اسمین چند منٹ تک بچہ کو رکہین اور فوراً اسلفٹ اف کاپر کہلاکر اوسکو قی کرادین کیونکہ یہہ دوا قی کی نہایت سریع التاثیر ہے یا بعوض اسکی شہد یا شیرہ مین زیادہ مقدار پہٹکری کی ملاکر ۱۰ یا ۱۵ منٹ بعد جبتک کہلکر نہ قی ہولی پلاتے جاوین اور اگر سلفٹ اف کاپر سے قی کرانی منظور ہو تو چوتھائی یا آدہی گرین کے مقدار مین پانی مین حل کرکے پاؤ پاؤ گہنٹہ بعد پلاتے جاوین۔ اور جب دیکہین کہ قی نہین ہوتی اور بچہ نڈہال ہوجاتا ہے تو پہر قی کی دوا نہ دینی چاہئی بلکہ اس حالت مرض مین نسخہ ذیل کا استعمال بعد دو گہنٹہ کے کرتی جاوین +

مرکیوریئل - آینٹ - منٹ سمجھاکر بطور پٹی کے بچہ کی شکم پر باندھ دین - یہ یاد رہی
کہ یہ بیماری اسقدر جلد مہلک ہوجاتی ہے کہ پارا جسکا اثر بہت دیر سی پیدا ہوتا ہی
اس مرض کے ابتدا مین مفید نہین پڑ سکتا لیکن جب اس بیماری کی شدت رفع
ہوجاوے تب کیالومل کے استعمال کرنیکے دو فائدے متصور ہین - ایک تو یہہ
کہ اسکی کھانے سی ہوا کی نالیون مین وہ پردہ کاذب نہین بننے پاتا اور دوسرے
یہہ کہ پھیپھڑی کا وہ انفلامیشن جو اس مرض مین اکثر پیدا ہوکر مہلک ہوجاتا ہے
کیالومل کے کھانیسے نہین ہونے پاتا - دو برس سی ۵ - برس کی بچہ کو آدھی گرین
سی ایک گرین تک کیالومل ہمراہ تھوڑے اپی کے کو اناکے گھنٹہ یا دو دو گھنٹہ بعد
کھلانا چاہیے اور کبھی کبھی اسکے درمیان مین ٹارٹار امٹک سی قے کرانی چاہیے
پر یاد رہی کہ اگر کروپ کی علامتون مین شدت ہوجاوے یا وے پھر لوٹ پڑین
تو کیالومل کو فی الفور موقوف کردین اور اوسکے عوض ٹارٹار امٹک کو قے
لانیکی مقدار مین استعمال کرین - ایک بڑی عجیب بات شدید قسم کروپ کی بیماری کے
علاج مین قابل یاد رکہنے کی یہہ ہے کہ ایسی بیمار مین کبھی تو یہہ مرض بہت شدت پکڑ جاتا
اور کبھی خفیف ہوجاتا ہے پس اگر بیمار کو ایک عرصہ تک تخفیف رہے اور پھر اوسکو
دم لینے مین تکلیف ہوجاوے تو اس سی ہرگز یہ قیاس نکرنا چاہئے کہ بچہ کی حالت
ابتر ہے اور اسکی علاج اوسکا زیادہ تیزی سی کرنا چاہئے کیونکہ یہہ بھی ممکن ہے
کہ شاید وہ تنگی تنفس تشنج کی باعث ہو کہ جو بلاکسی تیز علاج کے بچہ کو صرف آب گرم مین
غوطہ دلانے سی فوراً رفع ہوسکتا ہے +

ہر بعض کروپ مین کیالومل کی استعمال کرنے کی ضرورت نہین پڑتی کیونکہ اگر
عین ابتدا مین اس بیماری کا علاج مناسب طور پر تیزی سی کیا جاوے تو چند
گھنٹہ مین اسکی ساری علامتین بالکل رفع ہوجا سکتی ہین اون صورتون مین کہ

تک کی ہو تو تین آنوس تک خون نکالنا چاہئے اور آٹھ سال سے ۱۰ سال تک ۶
آنوس نکالنا چاہئے اثر فصد کا اسقدر فوراً ظاہر ہوتا ہے کہ جون جون خون بہتا جاتا ہے
سانس لینی کی تکلیف بھی رفع ہو جاتی ہے لیکن اگرچہ فصد سی بڑا فائیدہ ہوتا ہے
تاہم بعد فصد کے اگر کسی اور دوا کا استعمال نکیا جاوی تو وہ فائیدہ بہت دیر تک
نہین رہتا اور چار یا چھ گھنٹہ بعد علامتون کے پھر شدت ہو جاتی ہے اگر فصد سے
فایدہ نہو یا یہہ بیماری کسی کمزور بچہ کو ہو جاوی تو ٹرّی کیا پر جونکین لگاوین
اور جبتک قی نہو ٹارٹار اِمٹک کو بمقدار ایک گرین کے آٹھوین حصہ یا چوتھائی
گرین یا آدھا گرین دس دس منٹ بعد کہلاتی جاوین اور بعد ہو جانے قی کے
بھی اوسی خوراک کو آدہ آدہ گھنٹہ تک کہلاتی جاوین جبتک مرض کو بخوبی تخفیف
نہو جاوی جب خوراک سی قے ہوتی ہے اوسکے چند مرتبہ کہلانے سی دوا کا وہ اثر جاتا
رہتا ہے پس اوس صورت مین خوراک اوسکی بڑہانی چاہئے کیونکہ ٹارٹار اِمٹک
سی فایدہ تبھی ہوتا ہے کہ جب اسّی قے آتی ہے۔ اس دوا کی ناشئی ٹنک خوراک
سی اسقدر فایدہ نہین ہوتا بلکہ مریض اس سے نڈہال ہو جاتا ہے بعد چار یا چھہ
گھنٹہ کے اگر ٹارٹار اِمٹک سی اچھا فایدہ حاصل نہو تو پھر جونکین لگاوین یا اگر
مناسب سمجھین تو پھر فصد لین اور ٹارٹار اِمٹک کے استعمال سی مرض کو تخفیف
ہو جاوے تو اوس دوا کو دیر دیر بعد کہلاوین۔ لیکن اوسکی خوراک کو کم نکردین
بلکہ پوری خوراک قے لانی والیکو بعوض آدہ گھنٹہ کے ایک ایک یا دو دو گھنٹہ بعد
کہلاوین اور جب اس سے مرض کو فایدہ ہوتا جاوے تو تین یا چار یا چھہ چھہ
گھنٹہ بعد کہلاوین۔ اور جب ٹارٹار اِمٹک کی استعمال سی شدت اس مرض کی کم ہو جاوے
تب کیالومل کا استعمال شروع کردین لیکن اس مرض کے شروع ہی سے مرکیورئیل۔ آئینٹمنٹ کی مالش کر سکتے ہین۔ یا فلالین کے بند بیچ پر دو ڈرام۔

نتایج انجام اس مرض کا اکثر برا ہوتا ہے لیکن عین ابتدا سے اگر اس کا علاج کیا جاوے تو نتیجہ نیک بھی نکل سکتا ہے +

علاج اس مرض کا علاج عین شروع مین کرنا چاہئے ورنہ دوا سے کچھہ فائدہ نہوگا جس وقت دیکھین کہ بچہ مین زکام کی علامتین پائی جاتی ہین اور کسی قدر کھانسی کی ٹہن ٹہن کی آواز بھی سنائی دیتی ہے اوس وقت اوسکو آب گرم مین بٹھلا دین اور باہر نہ نکلنے دین غذا اوسکی کم کر دین - اور اپی کے کوانا - او ٹار - ٹار امٹک سی قے کرا دین بعد ازان دو سال کے بچہ کو اس نسخہ کا تین ڈرام ہتین تین یا چار چار گھنٹہ بعد پلا وین +

نسخہ - بائی - کار - بونٹ - اف پوٹاش - ۱۶ - گرین + سائیٹرک اسڈ - ۱۶ گرین انٹی مونئیل وائین - ڈیرہ ڈرام - اپی کے - کوانا وائین - ۱۶ - بوند - سرپ اف لمن - اڑہائی ڈرام - پانی - اڑہائی آنوس +

ہمکو بلا لین - جس مکان مین بچہ ہو اوسکی ہوا گرم اور مرطوب ہونی چاہئے ان ترکیبون سے مرض کا حملہ رک جا سکتا ہے لیکن مرض اگر نہایت شدت سی شروع ہو گیا ہو یا اگر بیمار اوس وقت تمہارے علاج مین آوے کہ جس وقت مرض بخوبی پیدا ہو گیا ہو تو اس سے زیادہ تر تیز علاج کی ضرورت ہوتی ہے اوس وقت فصد اور ٹار ٹار امٹک یہی دو تدبیرین ہین کہ جنپر اعتماد کیا جا سکتا ہے پس اوس حالت مین کہ جب مرض نہایت شدت سی شروع ہو اور چہرہ اور لبین نیلگون ہو ئی ہون اور نبض کمزور ہو گئی ہو اور دم لینی مین نہائیت تکلیف ہو تو اچھی طرح جوگ لگا دین - سی فصد لیوین - اور ٹار ٹار امٹک کا استعمال بھی خوب کرین کیونکہ تین سال کی کم عمر کے بچون کا خون بازو کے وین سے بخوبی نہین آتا ہے فصد کا قاعدہ یہہ ہے کہ بچہ کی عمر اگر ایک سال سے دو سال

جاتا ہی یون تون اسقدر جلد جلد ہونی لگتی ہے کہ بچہ کو دم لینے کی بالکل فرصت نہین ہوتی اور اوسکو ایک لحظہ دم لینی مین تکلیف ہوتی رہتی ہے - اس حالت مین بعض دفعہ کہانسی بالکل موقوف ہوجاتی ہے اور بعوض خرخراہٹ کی اب دم لینی کے ساتھہ چیخنے کی آواز سنائی دیتی ہے چہرہ بہاری اور رنگ سرخ ہوجاتا ہے پہر بہی کو کہچ جاتا ہے آنکہین سست اور لبین نیلگون جسم خنک ہاتھہ پاؤن سرد یا جسم سرد پسینہ سی معرق ہوجاتا ہے دم جلد جلد اور بقاعدگی سے لیا جاتا ہی اور نبض نہایت جلد اور نہایت کمزور چلتی ہے اس درجہ مین اگرچہ وقفہ نہین پایا جاتا مگر سانس کی شدت بار بار زیادہ ہوتی ہے کہ جن شدتون کے وقت بچہ تڑپنی لگتا ہے اور اپنے حلق کی اندر ہاتھہ ڈالکر اوسکو چیرنے چاہتا ہے تاکہ ہوا کی آمد و رفت کا روک رفع ہوجاوے غرض ان تکلیفون کے اندر بچہ کو کنولشن ہوجاتا ہے اور تب وہ تڑپ تڑپکر مرجاتا ہے +

اسباب سرد اور مرطوب آب و ہوا اور دفعتاً سردی کا لگ جانا بواعث اس مرض کے ہین اور بعض مقامون مین یہہ مرض انڈیمک بھی ہے +

صورت حال تشریحی بعد وفات بعد مرگ کے نعش کو چیرنے سے لارنکس اور ٹریکیا - اور ہوا کی نالیون کا میوکس ممبرین سرخ اور موٹا اور بعض دفعہ چہلا ہوا اور زخمی بھی پایا جاتا ہے اور اسپر اکثر ایک کاذب پردہ چپٹا ہوا ہوتا ہے اور یہہ پردہ بہ نسبت ہوا کی نالیون کے اون دونون مقامون مین زیادہ تر پایا جاتا ہے +

امتداد مرض اگر علامات بشروع شمار نکرین تو یہہ مرض ۴۸ - گہنٹہ سے ۷۲ - گہنٹہ کے اندر مہلک ہوتا ہے اور جو حساب مین اون علامتون کو بھی شامل کرین تو چار ون سی چہہ دن کے اندر بیمار مرجاتا ہے +

متواتر نبض پُرا اور جلد اور بچہ سست اور چڑچڑا ہوجاتا ہے اس حالت مین
بہی چند منٹ تک بچہ خوش ہوکر اپنی کہیل کی طرف مائل ہوسکتا ہے اور
تکلیف تنفس بہی کسیقدر رفع ہوسکتی ہے لیکن دم کے ساتہہ خراٹا بدستور
جاری رہتا ہے پہر فوراً بچہ پہر بے دم ہوجاتا ہے اور دم کشی کے وقت
خراٹے کی آواز زیادہ تر سنائی دیتی ہے اور اوس وقت مریض عرق عرق
ہوجاتا ہے اور چہرہ اور گلو کی رگین خون سے پر ہوجاتی ہین بعد ازان بچا
تہوڑا اگر تکلیف سے دم چہوڑنے لگتا ہے اور یہہ حالت ضیق کی چند منٹ
تک رہکر بچہ کو کسیقدر افاقہ ہوتا ہے اوسوقت وہ تہک کر اکثر سوجاتا ہے
پہر سوتے وقت خراٹے کی آواز زیادہ تر سنائی دیتی ہے بعد چند منٹ کی خوف
کہاکر وہ چونک پڑتا ہے اور پہر اگلے طور پر مگر اس سے زیادہ شدید ایک اور
نوبت ہونی لگتی ہے مگر مرض کے بڑہنے کے ساتہہ کہانسی کی شدت زیادہ
نہین ہوتی اور نہ اسکے ہمراہ بلغم آتا ہے اور اگر آتا بہی ہے تو نہایت تہوڑا
ساکہ جسکے نکلنے سے کچہہ بہی افاقہ نہین ہوتا۔ اس مرض کے ابتدا ہی سے
یعنی جیسے کہ اسکی خاص علامتین ظاہر ہونی لگتی ہین بچہ کی آواز بیٹہہ جاتی
ہے اور چہوٹے بچون مین یا تو بالکل پیدا ہی نہین ہوتی اور جو ہوتی بہی ہے
تو بچہ کو گفت وگو سے اسقدر تکلیف ہوتی ہے کہ اس سے اگر کوئی بات پوچھی جائے
تو اوسکا جواب وہ اشارون سے دیتا ہے تشنگی ہمیشہ زیادہ رہتی ہے۔
مگر بچہ اچہی طور نگل سکتا ہے حلق اکثر سرخ ہوتا ہے اور لارنگس کو دبانیسے
بچہ درد محسوس کرتا ہے زبان کی نوک اور کنارے سرخ ہوتی ہین لیکن
درمیان اور پیچہے اوسکے ایک گاڑہی اور سفید رطوبت چمٹی رہتی ہے
پاخانہ کسیقدر قبض اور بہوک کم ہوجاتی ہے تیسرا درجہ جون جون مرض بڑہتا

عمل کو بر وقت کرنا چاہئے کیونکہ بچون مین بہ نسبت جوانون کے یہہ بات بیشتر پائی جاتی ہے کہ سینہ کی اندر کا پانی پیپ بن جاتا ہے +

۶ – کروپ

یہہ انگریزی نام اوس مرض کا ہے جسکو اصطلاح مین سای-نن-کی-ٹری-کئی-لیس- یا سای-نن-کے-لا-رن-جیا- بولتے ہین اور یہہ وہ مرض ہی جسمین صرف-ٹری-کیا- یا صرف لے رنکس- یا اون دونون مقامون مین نہایت شدت کا انفلامیشن ہوکر اوپر اکثر اکا ذب جھلی بن جاتی ہے +

علامات بعض دفعہ تو یہہ بیماری دفعتاً ہوکر صرف چند گھنٹہ کے اندر مہلک ہوجاتی ہے پر اکثر یہہ مرض بتدریج شروع ہوتا ہے اور اوس وقت اسکی علامتونکو تین درجہ مین تقسیم کر سکتے مین- چنانچہ درجہ اول مین بخار غنودگی اور انکہون اور ناک سے رطوبت جاری رہتی ہے دم لینی مین چندان تکلیف نہین ہوتی اور اگرچہ کہانسی بار بار آتی ہے پر اوسمین کوئی بات خاص نہین پائی جاتی رفتہ رفتہ پر اکثر ۶ ۳-گھنٹہ کے اندر ہی علامات دوسرے درجہ کی ظاہر ہوتی ہین چنانچہ اوسوقت ایک عجیب آواز کے ساتھہ کہانسی ہوتی ہے کہ جسکا بیان کرنا مشکل ہے یعنی وہ آواز ایسی ہوتی ہے جیسی کسی دہات کی ظرف مین ٹہونکنے سے ٹہن ٹہن کی آواز پیدا ہوتی ہی اور دم ساتھہ خراٹی کے لیا جاتا ہے- رات کی وقت اِن علامتو نمین شدت ہوتی ہے پر جون جون صبح ہوتی جاتی ہے اسمین بہی تخفیف ہو جاتی ہے لیکن چند گھنٹہ کے بعد ہی بخار کی شدت اور دم لینے مین زیادہ تر تکلیف ہونی لگتی ہے جلد گرم اور خشک چہرہ سُرخ تکلیف تنفس کہانسی

کو ابتدا مین مریض کو کنوَلشن ہوجاوی اور جو ہو بھی جاوی تو دوسرے دفعہ
نہین ہوتا اور نتو اسمین عضلون مین اختلاج ہوتا ہے اور نہ بچہ کو روشنی کی
بہت کم برداشت ہوتی ہے بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بلوری سی
کی بیماری مین بچہ شکم کے اندر درد بتلاتا ہے اور سینہ مین نہین غرض جب یہہ
بات ہوتی ہے تب یہہ بیماری مسل-ڈایا فرام کے حصہ بلورا مین دہنی طرفسے
شروع ہوتی ہے اور اسوقت مریض کو متواتر صفراوی قے ہوا کرتی ہے
شکم کو دبانے سے بہت درد محسوس ہوتا ہے بس جب یہہ علامتین پائی
جاتی ہین تب بلوری سی کے عوض شکم کی بیماری کا گمان ہوتا ہے لیکن
حقیقت مین اسباب کو یاد رکہنا چاہئے کہ ہر عمر مین جب مریض درد کی
شکایت دہنی-ہائی-پو-کان-ڈریئم- مین کرتا ہے تو وہ درد اکثر
بہ نسبت پردہ-پی-رہی-ٹو-نیم-کی پردہ بلورا-مین ہوا کرتا ہے-
علاوہ اسکی احتیاط سے اسکلٹی شن کرنیسے بھی تشخیص کی غلطی رفع
ہو سکتی ہے

علاج اس مرض کا علاج اوسیطور پر کرتے ہین جسطور پر جوانون کا کرتے ہین
یعنی درد کی مقام پر جونکین لگاوین بعد ازان فومنٹیشن کرین اور
کہانے کے لئی تہوڑی تہوڑی مقدار مین کیا لومل ہمراہ افیون یا ڈوورس
پاوڈر کی استعمال کرین اس علاج سے جب شدید علامتین رفع ہوجاوین
اور سینہ کی اندر پانی بہر جاوے تب اسپر بلسٹر لگاوین یا ہلکی مرکیوریل
آئینٹ منٹ کی مالش کرین اور تہوڑی تہوڑی مقدار مین کیا لومل-
کو جاری رکہین اگر اس علاج سے بھی پانی جذب نہو اور بچہ کو دم لینے
مین تکلیف بدستور رہی تو سینہ کو چہید کر پانی نکال دین لیکن اس

اکیوٹ بلوری سی - ایسی علامتون سی شروع ہوتی ہے کہ جنسے بہ نسبت سینہ کے
کسی دماغ کی مرض کا گمان ہو سکتا ہے چنانچہ بچہ کہتے ہونی لگتی ہے اور بخار
اور نہایت شدت سی درد سر رہتا ہے بچہ زور زور سے روتا ہے یا رات
کے وقت اوسکو ہذیان ہو جاتا ہے یا سوتے سوتے چینخ پڑتا ہے اور صبح کے
وقت اپنی سر کی بڑے شکایت کرتا ہے اور سینہ کے درد کا بالکل انکار کرتا ہی
اور کسیقدر کہانسی اور تکلیف تنفس ہوتی ہے لیکن اِن علامتون کا ہونا
دماغ کی مشارکت سے قیاس کر سکتے ہین بعض دفعہ کہانسی ہوتی ہی نہین ہین
اور ضیق بہی ایسی خفیف ہوتی ہے کہ جس سے سینہ کی مرض کا وہم وگمان
بہی نہین ہو سکتا - اور اِس خیال سے کہ بچہ کی دماغ مین مرض ہے
اسکلٹی شن - بہی نہین کرتے اور جو کرتے بہی ہین تو نہایت بے پرواہی سے
پس یہہ ایک اور وجہ تشخیص مین غلطی ہونے کی ہے - اگرچہ یہہ ساری
باتین درست ہین تاہم اِن علامتون کی لحاظ رکہنی سے یہہ مرض بخوبی
پہچانا جا سکتا ہے مثلاً اگر ایک پہپہڑی بہ نسبت دوسرے کی ہوا کی آمدو
رفت کی آواز کم سنائی دیوے اور کسی تندرست بچہ مین دفعتاً شدید
علامتین پائی جاوین تو اِس سے اکثر اکیوٹ بلوری سی ثابت ہوتا ہی
اور قطعہ نظر اِسکے جب بلوری سی کی بیماری شروع ہونیوالی ہوتی ہی
تو اوسکی علامتین بہت شدید اور اوسمین بخار بہی شدت کا ہوتا ہے -
لیکن مرض ہائیڈرو کفلس اِسقدر شدید علامتون سے شروع نہین
ہوتا مزید برین بلوری سی کی بیماری مین سر بہ نسبت اور مقامات جسم کے
زیادہ تر گرم نہین ہوتا - اور نہ اسمین بچہ بیہوش ہو جاتا ہے - جیسا
ہائیڈرو کفلس مین ہوا کرتا ہے اور ایسا بہی کم ہوتا ہے کہ بلوری سی

کہ جس سے چینخین مار کر روتا ہے اور ساتھہ اسکے بعض دفعہ سبز رنگ کی قی بھی
ہو سکتی ہے اور علامتین بخار کی رہتی ہین نبض جلد چلتی ہے دم جلد جلد لیا
جاتا ہے کہانسی رک رک کر بار بار آتی ہے بعد چند گھنٹہ کے درد کی شدت
رفع ہو جاتی ہے لیکن بخار تکلیف تنفس اور کہانسی بدستور رہتی ہی اور بچہ
اگرچہ اکثر سست اور خواب ناک رہتا ہی تاہم وقتاً فوقتاً نہایت بیچین ہو کر
روتی اور تڑپنی لگتا ہے اور یہہ بات خاصکر کروٹ بدلنی مین زیادہ ہوتی
ہے۔ کس کروٹ پر بچہ لیٹا رہتا ہے اسبات مین اختلاف پایا جاتا ہی کیونکہ
بعض دفعہ تو سیدہی بیٹھی رہنی سے اوسکو آرام آتا ہے اور کبھی چیت اور کبھی
دہنی یا بائین کروٹ پر اوسکو چین آتا ہی لیکن چاہے جس کروٹ پر بچہ لیٹی
اکثر اوسی کروٹ پر رہنا چاہتا ہے اگر سینہ پر کان لگاکر سنین تو ایک پہیپہڑے
مین آواز صحیح سنائی دیتی ہی اور دوسرے مین ہوا کی آمد و رفت کی
آواز کم ہوتی ہے لیکن یا تو کوئی بہی رانکس کی آواز نہین سنائی دیتی
یا ایک خشک کہر دوری آواز رانکس کی طور پر مستمع ہوتی ہے بعض مین
یہی آواز فرکشن کی ہوتی ہی۔ بعد ایک یا دو روز کے برانکیل بریدنگ کی
آواز سنائی دی سکتی ہے کہ جیسی آواز جوانون کی دوسرے درجہ
نیو۔ مونیا۔ مین مستمع ہوتی ہے لیکن اکثر ابتداء مرض مین فرکشن کی آواز
نہین پائی جاتی اور مرض کے اخیر مین سنائی دی سکتی ہے ہم اس مرض کے
عین ابتدا مین برانکیل بریدنگ اکثر مستمع ہوتی ہے۔ ماؤف جانب پر
پرکشن کرنے سے آواز کسی قدر ٹہوس پیدا ہوتی ہے اور تکلم کے جہراٹ
ہاتہون کو یا تو کم یا بالکل نہین محسوس ہوگی۔ باقی اور علامتین اس مرض
کی مثل جوانون کے ہوا کرتی ہین جنکا ذکر فضول ہے لیکن ہان بعض دفعہ

سبکو ملا کر ایک خوراک کرین اور ایک سال کے بچہ کو چار چار گھنٹہ بعد پلاوین اور اگر قبض ہو تو کسی ہلکے مسہل سے اصلاح شکم کرین اور غذا ہلکی اور سریع الہضم دیوین - مرض اگر روبصحت لاوی تو اسی نسخہ کو دیر دیر بعد دیوین یا اسکی ٹارٹار امٹک واٸین کو نکال ڈالین اور بر تقدیر مرض اگر بڑھتا جاوی تو بعوض نسخہ بالا کی اس نسخہ کا استعمال کرین +

نسخہ کاربونٹ اف امونیا - ایک گرین - اپی کے کوانا واٸین - ۵ بوند کمپاونڈ ٹینکچر کمفر - ۳ بوند - پانی ایک ڈرام +

سبکو ملا کر چھہ مہینہ کے بچہ کو چار چار گھنٹہ بعد پلاوین اور سینہ پر کوی اسٹیمولنٹ لینی منٹ مثلاً ٹرپن ٹاین یا امونیا لینی منٹ کی مالش کرین اور غذا مقوی اور سریع الہضم مثلاً دودہ آب یخنی وغیرہ دیوین - اور جس صورت مین کہ مرض عین ابتدا ہی سے خفیف ہو تو شروع ہی سی کاربونٹ اف امونیا کا استعمال کر سکتے ہین کیونکہ کاربونٹ اف امونیا کا فایدہ صرف اسٹیمولنٹ ہی نہین ہے بلکہ یہہ دوا ایک نہایت عمدہ اکسپکٹورنٹ بہی ہی +

---

۵ - پلوریسی

اس مرض کو عربی مین ذات الجنب بولتی ہین بچونکو یہہ بیماری خود بخود بہت کم ہوتی ہے لیکن - نیو - مونیا کے ہمراہ اکثر ہو جایا کرتی ہے +

علامات اگرچہ علامات اس مرض کی ہر عمر مین یکسان ظاہر ہوتی ہین تاہم چند علامتین اسکی ایسی ظاہر ہوتی ہین کہ وہی خاصکر بچون ہی مین پائی جاتی ہین جنکا بیان ہم اب کرتے ہین - اس مرض کے شروع ہونیکا طریقہ یہہ ہی کہ بچہ کے سینہ یا پسلی کے اوپر کی حصہ پر ایک شدید درد ہوتا ہے

کا حال پوچھیں تو وہ صرف اپنی سر ہی کی شکائیت کر سکتا ہے اگرچہ یہہ
ساری باتین درست ہین تاہم علاوہ اسکلٹیشن کی علامتون کی تجربہ کار
حکیم ان دونون مرضون مین فرق کر لے سکتا ہی چنانچہ نیو مونیا کے ابتدا
مین جوشے ہوا کرتی ہے اگرچہ بعض دفعہ وہ شدید ہوتی ہے تاہم ایک عرصہ
دراز تک نہین رہتی اور نہ اوسمین وہ ایک مدام ہمی سنسلے اور تسعدہ کی
بیچینی رہتی ہے جیسی مرض ٹائیفائیڈ و ٹیفکس کے پہلے درجہ مین ہوا کرتی ہے
علاوہ برین نیو-مونیا-مین پاخانہ صحیح آتا ہے اور نسبت ٹائیفائیڈ و ٹیفس
کے اس مرض مین زبان زیادہ تر سرخ ہوتی ہے نبض تیز تر چلتی ہی اور جسم
زیادہ تر گرم ہوتا ہے اور وہ گرمی بہ نسبت سر کی اور مقامات جسم مین زیادہ
تر ہوتی ہے اور نیو مونیا مین اکثر پیاس بہی بہت ہوتی ہی +

علاج اگرچہ بعض حکیم اس مرض کا علاج فصد جونکون ٹارٹار امٹک اور
مرکبات سیماب سی کرتے ہین لیکن اپنے تجربہ سے ہمکو یہہ بات حاصل ہوئی ہے
کہ اون ترکیبون سے سواء نقصان کے فایدہ نہین ہوا لیکن ہان بچہ اگر بہت
توانا ہو اور مرض نہایت شدید اور وہ از خود پیدا ہوا ہو اور کسی مرض کے
ساتھہ نہین جیسا میزلس ہوپنگ کاف وغیرہ بیماریون کے ساتھہ ہوا کرتا ہے
تب بذریعہ جونکون کے خون لے سکتے ہین ورنہ اس مرض مین خون نکالنا نہ
چاہئے اور فصد تو بالکل ممنوع ہے لیکن بچہ اگر کمزور ہو اور مرض بہی بہت
شدید ہو تو ابتدا درجہ مین سینہ پر فومنٹیشن کرین یا پولٹس باندہین
اور اس نسخہ کا استعمال کرین +

نسخہ - ٹارٹار امٹک واین - ۸ بوند - اپی کے کوانا واین
۵ - بوند - کمپاونڈ ٹنکچر اف کمفر - ۵ - بوند - پانی - ایک ڈرام +

ہوتا ہی کہ اوسکو پہچان بہی نہین سکتی - بلوری - سی - اور اِس مرض مین یہہ فرق
ہی کہ بلوری - سی - مین سینہ کی اندر نہایت شدت کا درد ہوتا ہے مگر نیو مونیا
مین بہت کم - بہ نسبت نیو - مونیا کے بلوری - سی - مین بسبب شارکت کی
دماغ کے اندر زیادہ تر خلل واقع ہوتا ہے اور بچہ زیادہ تر بے چین رہتا ہی
بلوری - سی مین مثل - نیومونیا کی کری - بی - ٹنٹ - یا سب - کری - پی -
ٹنٹ - رانکس نہین سنائی دیتا - اور اِس قاعدہ عام کو یاد رکھین کہ جب
بچہ دفعتاً کسی مرض پہپہڑی مین مبتلا ہو جاوے اور اُسمین کوئی علامت بدبعید
اسکلٹی - شن - یا پرکشن کے نیومونیا کی نہ پائی جاوین تو اوس مرض کو -
بلوری - سی - سمجہنا چاہئی اور ساتھہ اسکے اگر یہہ بات بہی پائی جاوے
کہ بچہ کو ایک جانب کی سینہ پہ پرکشن کی برداشت ہو اور دوسری جانب
پر پرکشن کرنی ہی وہ چیخ پڑی تو اوس صورت مین بلوری - سی کی ہونیمین
شک نہین رہتا - نیو - مونیا - اور بلوری سی مین اگر غلطی ہو جاوے
تو چندان مضائقہ نہین لیکن وہ غلطی اگر ہائیڈرو کفلس اور نیو - مونیا -
مین ہو جاوے تو نہایت نقصان متصور ہی کیونکہ اِن دونون مرضون کی
علاج مین اختلاف ہے وجہ اِن دونون مرضون کی تشخیص مین غلطی
ہونیکی یہہ ہی کہ دونون کے ابتدا مین قے درد سر نیند مین ہذیان اور رات
کے وقت بی چینی ہوتی ہے اور دونون مین بخار اور قبض رہا کرتا ہے
اور بعض دفعہ نیو - مونیا - مین کہانسی ایسی خفیف ہوتی ہے کہ وہ قابل
لحاظ کی نہین ہوتی اور اگر کہانسی زیادہ بہی ہو تو اوسکو ایسا قیاس
کر سکتے ہین کہ وہ بسبب شارکت کسی اور عضو کے ہوتی ہے جیسی بعض دفعہ
ہائیڈرو کفلس کے ابتدا درجون مین ہوا کرتی ہی اور اگر بچہ کو اوسکی مرض بیمار

نبض نہایت کمزور اور اسقدر جلد چلتی ہے کہ اوسکا شمار کرنا دشوار ہوتا ہے
بعض دفعہ وقتاً فوقتاً نہایت بیچین ہوتا ہے اور حسب اوسکی طاقت کے
بیقرار ہوکر ادہر اودہر کروٹین بدلتا ہے۔ پر اکثر حالت نیم بیہوشی مین
پڑا رہتا ہی اگر دفعتاً اوسکو اوٹھاکر بٹھلایا جاوے یا منہہ اسکا دودہ مین
لگایا جاوی تو فوراً اوسکو ضیق ہوجاتا ہے اور اکثر اوقات اسی ضیق کے
باعث مریض کا چہرہ اور ناخن نیلگون ہوجاتا ہے۔ یہہ حالت دو یا تین دن
تک رہتی ہے اور تب بچہ مرجاتا ہے یا مرنیسے پیشتر اسکو ایک یا دو دفعہ کنولشن
ہوجاتا ہے بچہ چونکہ بلغم کو نگل جایا کرتے ہین اسلئے اونکی نیو۔مونیا پر سیمی
اسپیٹوٹم نہین پایا جاتا۔ اس مرض کے شروع مین ہمنی یہہ کہا تہا کہ بچونکو جب
مرض برانکائی۔ٹس۔ ہوجاتا ہے تب اکثر اوقات اوسکے ساتہہ نیو۔مونیا
بہی پیدا ہوتا ہے جسکو اصطلاح مین برانکو نیو۔مونیا بولتے ہین غرض جب
یہہ بات ہوتی ہے تب علین ابتدا ہی سے بچہ کو ضیق اور تکلیف ہوتی ہی اور
چہرہ اوسکا نیلگون ہوجاتا ہی اور اگرچہ خالص نیو۔مونیا کی نسبت کہانسی
اسمین بہت تہوڑی ہوتی ہے لیکن وہ کہانسی نوبت بنوبت نہایت
تکلیف سے ہوتی ہے تنفس بیقاعدہ اور بہت جلد جلد لیا جاتا ہے اور یہہ
بیقاعدگی مرض کی علین شروع ہی مین پائی جاتی ہی۔ میوکس۔ راکس
دونون پہیپہڑون مین سنائی دیتا ہے۔ لیکن خاص نیو۔مونیا کا کری۔
پی۔ٹنٹ۔ راکس نہین مستمع ہوتا۔ اور جیسا خالص۔ نیو۔مونیا مین مرض
اکثر پہیپہڑے کی نیچی ہی کے حصہ مین زیادہ تر پایا جاتا ہے اسمین یہہ بات نہین ہے
تشخیص مثل جوانون کے بچون مین بہی یہہ بات پائی جاتی ہے کہ اکثر
نیو۔مونیا کی اکثر کسیقدر پلوری۔سی۔ ہوجایا کرتا ہے۔ اگرچہ بعض دفعہ اسقدر کم

دم لینی مین بچہ کو اب اسقدر تکلیف ہوتی ہے کہ دودہ پینا مشکل ہوجاتا ہے
سینہ پر کان لگا کر سنتے سے اب - کری - پی - ٹنٹ - رانکس صاف سنائی
دیتا ہی لیکن یہہ بات قابل یاد رکہنے کے ہی کہ وہ - کری - پی - ٹنٹ - رانکس
اسقدر باریک نہین ہوتا کہ جسقدر جوانون مین ہوا کرتا ہے بلکہ یہہ وہ آواز
ہوتی ہے جسکو سب - کری - پی - ٹنٹ - رال - بولتی ہین - اگر ایکہی پہیپہڑا
مرض مین مبتلا ہو تو دوسری مین - ہیو - رائیل - رس - پی - ریشن خوب
زور سی سنائی دیگا - پہیپہڑے ماؤف کی جس حصہ مین بیماری بڑہ جاتی ہی
وہان پر برانکیل - بری - ذنگ بہی سنائی دیتا ہی - بچونکے تکلم کی آواز پر اعتماد
نکرنا چاہئی - بعض دفعہ پرکشن کی آواز خاصکر اسکا ہیو لاڈہی کے نیچے خوب
ٹہوس ہوتی ہے اور بعض اوقات کم - اگر بہت سا حصہ پہیپہڑی کا اس
مرض مین مبتلا ہو یا ساتہہ اس بیماری کی اگر بلورسی بہی ہو یا شدید -
برانکائی - ٹس - کی ہونے مین یہہ مرض ہوجاوے تو اسی درجہ مین بیمار
مرجا سکتا ہے اور جب یہہ بیماری میزلس مین یا کمزور بچہ نکو ہوجاتی ہی
تب بہی بعض دفعہ اسی درجہ مین بیمار مرجاتا ہے - پس جب یہہ مرض کسی
اور بیماری کے ہونی مین پیدا ہوجاوے - مثلاً اسہال میزلس - ری
می - ٹنٹ - فیور - وغیرہ تب اُسکا علاج نہائیت احتیاط سے کرنا چاہئے
لیکن فرض کرو کہ نمونیا - کسی اور مرض کے ساتہہ نہین ہے اور
وہ علاج سی بہی نہ رکی تو تیسری درجہ مین گذر جاتا ہے اوس وقت دم کی
تکلیف بہت ہوتی ہے کہانسی بعض دفعہ یا تو بالکل رفع جاتی ہے یا دیر دیر
سی آتی ہے آواز مریض کی بیٹہہ جاتی ہے - چہرہ دب جاتا ہی اور سرد
اطراف ہوجاتا ہی اور جسم پر (خاصکر سر پر) سرد پسینہ پیدا ہوتا ہے -

بہتر ہی کیونکہ اوس وقت سواء ان علامتون کے اور کسی علامت سے نیو-
مونیا- کی تشخیص بخوبی نہین ہو سکتی- لیکن ایسا ہمیشہ نہین ہوتا کہ یہہ
بیماری اسی طور پر بتدریج پیدا ہوتی ہے - کیونکہ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے
کہ ایک بچہ تندرست یا کسیقدر سست سونیکو جاتا ہے اور رات کی وقت
خوف کہاکر چونک پڑتا ہے اور ضد کرنے لگتا ہے چہرہ اوسکا سرخ ہوجاتا ہے
اور جسم گرم اور کہانسی اور دم لینے مین اوسکو تکلیف ہوتی ہے اس مرض کا
اس طور سے دفعتاً ظاہر ہونا شیرخوارون مین کم پایا جاتا ہے بلکہ دوسال سے
چار سال کی عمر کے بچہ کو یہہ بیماری اسطور پر اکثر ہوجاتی ہے +

علامات درجہ دوم جب یہہ مرض دوسرے درجہ کو پہنچ جاتا ہی تب
اسمین کسیطرح کا شک نہین رہتا- بیمار اب بالکل سست ہوجاتا ہے ننہی
بچہ اپنی کہلائی کی آغوش سے اٹہنا نہین چاہتے اور بڑی لڑکے اپنا کہیل
کود بہول جاتے ہین اور سست ہوکر لیٹے رہنا چاہتے ہین تنفس جلد جلد لیا
جاتا ہے اور ہر دم کشتی کے ساتہہ نتہنی پہیلتے ہین اور شکم کی عضلون کے
سہارے سے دم لیا جاتا ہے اور کروٹین بدلنے سے دم کی تکلیف زیادہ ہوتی
ہی- کہانسی اب بار بار سخت اور بعض دفعہ اسقدر درد سے ہوتی ہے کہ بچہ
کہانسی کے وقت رو پڑتا ہے اور بعض دفعہ کہانسی ایک لخت برابر
ہوتی رہتی ہے- چہرہ اور لبون کی سرخی اب جاتی رہتی ہے لیکن جسم کا
ملمس بدستور گرم رہتا ہے مگر اطراف سرد اور جسم خشک ہوتا ہے- اب
چہرہ پر تہیج پایا جاتا ہے اور وہ بیماری اور فکرمند ہوتا ہے اور اگر بچہ
بہت چہوٹا ہو یا یہہ مرض وسیع ہو تو لبین اور دہن کا گرد انیلگون ہوجاتا
ہے لیکن چہرہ پہیکا- تشنگی کی شدت اور ننہی بچونکی قے بدستور رہتی ہے

زیادہ ہوتی ہے - مزاج چڑچڑا اور سر مین اوسکے درد رہتا ہے - رات بے چینی سی کٹتی ہے اور جو نیند آبھی جاوے تو ٹوٹ ٹوٹ پڑتی ہے اور بچہ نیند مین بکتا ہے یا خوف کھاکر اوٹھہ بیٹھتا ہے بعض دفعہ عین ابتدا مین اور کبھی بعد ہونے بخار کے کھانسی شروع ہو جاتی ہے جو پہلے تھوڑی تھوڑی ہوتی ہے شروع ہی سے اس مرض مین بھوک مرجاتی ہے اور تشنگی کی شدت ہوتی ہے پاخانہ اکثر قبض رہتا ہے اور اکثر خاصکر جو بچہ دودہ پیا کرتے ہین اونکو قے بھی ہوتی ہے - زبان اور لبین خوب سرخ ہوتی ہین - زبان نسبت بہ صحت کی کم مرطوب ہوتی ہے - اور اکثر اوسکی درمیانہ حصہ پر ایک سفید رطوبت چھٹی رہتی ہے - لیکن ان علامتون سے نیو - مونیا - کی ہونے کا وہم و گمان بھی نہین ہوتا اور خفیف کھانسی کی طرف خیال کرنیسے شاید یہہ سمجھہ سکتے ہین کہ بسبب خرابی شکم کے وہ ہوتی ہے کیونکہ ابتدا مین تکلیف تنفس کی نہین ہوتی اور علامات اسکلٹیشن کی بھی اس حالتین مساوی نہین ہوتی بلکہ بعض دفعہ اونسی کسیطرحکی مدد بھی نہین ملتی لیکن گویہہ باتین درست ہون تاہم اس درجہ کے اندر بھی بچون مین ایسے نشانیان پائی جاتی ہین کہ جنسے اس مرض کا گمان بخوبی ہو سکتا ہے وہ یہ ہین کہ بچہ اب ناکون سے دم نہین لیتا بلکہ منہہ کھولکر سانسین لیتا ہے کہ جس باعث ابتدا ہی سے زبان اکثر خشک رہتی ہے اور اسیواسطے بچہ بخوبی دودہ بھی نہین پی سکتا - بھٹیون کو منہہ مین لیکر دو چار لمحہ چوس کر دفعتاً چھوڑ دیتا ہے اور بعض دفعہ رونے لگتا ہے اور جون جون مرض بڑہتا جاتا ہے بے ترکیبین دم لینی اور دودہ پینی کی زیادہ تر نمایان ہوتی ہین - لیکن یہہ علامتین اگر شروع ہی مین دریافت ہون تو

کی مقدار مین چار چار گھنٹہ بعد پلاوین - کے - پی - لی - ر - ہی - برانکائٹس
کی علاج مین بہی وہی وصول راست آتے ہین جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے -
اتنا ہی فرق ہے کہ چونکہ یہہ مرض شدید تر ہے اسلئے اسکا علاج بہی تیز تر کرنا
چاہئے چنانچہ اسمین فصد لے سکتے ہین اور اگر ضرورت ہو تو جونکین بہی لگا
سکتے ہین - لیکن خون نکالنے کی باب مین اون قواعد کو یاد رکہین کہ جنکا ذکر
قرابادین صبیان ہین کیا گیا ہے - اور ٹارٹار اماٹک کے باب مین بہی ہم
یہہ کہتے ہین کہ جبتک اس دوا سے قے ہوتی رہے گی تبتک اس سے فایدہ
بہی ہوتا رہے گا - لیکن جب بچہ کا چہرہ نیلگون اور نبض کمزور ہو جاوے
تب اسکو موقوف کرنا چاہئے اور اوسکے عوض مین سینہ پر اوپر کی روغن
کی مالش کرین - اور اوپر کا نسخہ سی نگا کا استعمال کرین اور چار چار
یا چہہ چہہ گہنٹہ بعد اسکو تیل اور ای کے کوانا سے کراکر ہوا کی نالیون سے
بلغم کو نکالین +

۴ - مرض نیومونیا

پہیپہڑی کی ساخت کی انفلامیشن کو نیومونیا بولتی ہین - اگرچہ بچونکو یہہ بیماری
اکثر برانکائی - ٹس - کے بعد ہی ہوا کرتی ہے تاہم بعض اوقات یہہ از خود بہی
پیدا ہو جاتی ہے - جب یہہ مرض برانکائیٹس کے ہمراہ ہوتا ہے - تب اسکو
اصطلاح مین - برانکو - نیو - مونیا - بولتے ہین جسکا بیان ہم آگی کرین گے
اس جگہہ پر ہم خاص نیو - مونیا - جو از خود پیدا ہوتا ہے اوس کا بیان
کرتے ہین چنانچہ یہہ بیماری تین درجہ مین تقسیم کی جا سکتی ہے +

علامات درجہ اول مریض کو بخار رہتا ہے کہ جسکی شدت شام کے وقت

کی اخیر مین ظاہر ہو یا ایسے بچہ مین پیدا ہو جو پہلے سی کمزور ہو تو اوس
حالت مین تیز علاج نکرنا چاہیے بلکہ اوس وقت ٹارٹار امٹک کو موقوف
کر دین یا اوسکی خوراک کم کر دین یا اس نسخہ کا استعمال کرین اور اوس
صورت کے اندر تہوڑی تہوڑی مقدار مین ڈورس پاوڈر بہی دی سکتے
ہین - **نسخہ** - وائنیم ابی کے کوانا - ۱۰ - بوند - اگزیمل سلی - ۳۰ بوند
نائٹرک ایتھر - ۳۰ بوند - کمپاونڈ ٹینکچر کمفر - ۲۰ بوند - انسڈ واٹر ۶ ڈرام
سبکو ملا کر ایک سال کے بچہ کو دو ڈرام کے مقدار مین چار چار گہنٹہ بعد
پلا دین - بچہ اگر بے چین ہو تو آب گرم کی تغسیل کرین اور اغذیہ مقوی سے
اوسکی طاقت کو قائم رکہین - برانکائٹس کی شدید علامتون کے رفع ہونے
کی بعد ایک عرصہ تک مریض کو کہانسی رہتی ہے کہ جسنے پہر اس مرض کے
شدید علامتونکی عود کرنے کا اندیشہ رہتا ہے پس اس مزمن درجہ مرض مین
مقویات سے علاج کرنا چاہئے اور سینہ پر اس روغن کی مالش کرین -
نسخہ - کمپاونڈ کمفر لینی منٹ - ایک اونس - ٹینکچر لیٹی - ۲ ڈرام
ٹینکچر اوپیائی - ۲ ڈرام - سبکو ملا لین +
ٹانک دواؤن مین اکسٹرکٹ اف بارک نہایت مفید دوا ہے خاصکر اوس
حالت مین کہ جب بچہ کو پتلے پتلے دست بہی آتی ہون اور اگر سینہ کی اندر جماع
بلغم کا پایا جاوے تو ہیرات کو اپی - کے کوانا - کہلا دین - اگر ہو اکی نالیونمین
اجتماع بلغم کا کثرت سے ہو تو اس نسخہ سے بہتر اور کوئی نسخہ نہین ہے
نسخہ ڈیکاکشن - اف - سی - نیگا - دو آنوس اور ۵ ڈرام -
کاربونیٹ - اف - امونیا - ۸ - گرین - ٹینکچر سلی - ۱۶ - بوند سرپ
اف - ٹولو - ۲ ڈرام - سبکو ملا کر دو یا تین سال کے بچہ کو ۲ ڈرام

برانکائیٹس کے باعث پیدا ہوا ہی اگر اسکے رفع کرنیکے لئی مقدار ٹارٹار اٹمک
کی بڑہائی جاویگی تو سوائی نقصان کے ہرگز فایدہ نہوگا اور بسبب کمزور
ہوجانے کے بچہ ہلاک بہی ہوجاسکتا ہے - البتہ اس مرض کے ابتدا مین جب
بچہ دم بار بار اور بتکلیف لیتا ہے تب سینہ پہ جونکین لگا سکتے ہین اور
ٹارٹار امٹک کا استعمال بہی بخوبی کرسکتے ہین اور اس سے اکثر فائدہ ہی
ہوتا ہے لیکن فرض کرو کہ ضیق پہر شروع ہوکر بار بار ہونے لگے اور اسکے
رفع کرنے کے لئی اگر مقدار ٹارٹار-امٹک کی اور بہی بڑہائی جاویگی
تو اس سے کچہہ فایدہ نہوگا بلکہ اور بہی شدت سے بار بار ہونے لگے گی اور
بچہ حالت کنولشن مین مرجائیگا - بس یاد رکہنا چاہئے کہ جب برانکائٹس
مین پہہونکی مشارکت کے باعث ضیق ہوجاتا ہے تو بیمار مین بخار کی
زیادتی نہین پائی جاتی ہے اور چند گہنٹہ کے اندر اسمین اختلاف پایا جاتا
ہے یعنی کبہی تو اسمین تخفیف اور کبہی بلا وجہ کامل کے اسکی شدت ہوتی
ہے اس ضیق کے ہونے سے آسکلٹیشن کی علامتون مین کسیطرح کا فرق
نہین پڑتا - علاوہ برین جب بچہ کو اس قسم کی ضیق ہوتی ہے تب انکہین
اوسکی نیم وا رہتی ہین یا انگوٹہی ہتہیلی کی طرف مڑجاتی ہین کہ جن علامتونسی
پہہونکی خرابی صاف ثابت ہوتی ہے - بعض دفعہ اس قسم کے ضیق -
برانکائٹس کے عین ابتدا مین ہوجاتی ہے کہ جب اوس مرض کے بتین
علاج کا موقع ہوتا ہے - بس اُسوقت اس ضیق کے رفع کرنے کی بہتر ترکیب
یہہ ہے کہ بیمار کے سینہ پہ ایک مسٹرڈ پلاسٹر لگا دین اور اوسکو کمر تک
آب گرم مین بٹہلا وین اور حقیقت مین جب شام کے وقت یہہ ضیق ہوتی
ہی تب اس سے بہتر علاج اور کوئی نہین ہے لیکن جب یہہ علامت برانکائٹس

تو ہوا کی نالیون مین ساری رات کی بلغم جمع رہنے کے باعث اوسکو دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے پس اوس وقت قی کرانے سی جب وہ بلغم نکل جاتا ہے تب پہیپہڑی کے اندر ہوا بخوبی داخل ہو جاتی ہے - ٹارٹار امٹک ایک ایسی دوا ہے کہ جسکے استعمال کرنے سے بچہ کی طاقت گہٹ جاتی ہے اور وہ سست ہو جاتا ہے پس اگر اس دوا کو اوس صورت مین زیادہ کہلایا جاوے کہ جب ہوا کی نالیان بلغم سے بہری ہون تو بچہ بسبب کمزور ہو جانے کے اسقدر زور سے دم نہین لی سکتا ہے کہ جس سے چہوٹی چہوٹی نالیون مین ہوا گذر سکے لہذا نتیجہ اسکا یہہ ہوگا کہ پہیپہڑے کے اندر ہوا بخوبی داخل ہو سکیگی اور تب وہ پہیپہڑا سکڑ جاوے گا - بس اسبات کو یاد رکہین کہ انٹی - موفی کا اثر جسقدر جوانون مین پیدا کر سکتے ہین اوسقدر بچون مین نہین کر سکتی اور حقیقت مین جب اسکے کہانیسے قی نہو تب اس دوا کو موقوف کرنا چاہئی یا اسکی خوراک کم کر دین یا اسکو دیر دیر گہنٹہ بعد دیوین تاکہ ان وقتونکی مابین بچہ کو طاقت آجاوے اس مرض مین قے کرانے سی دو فایدہ مقصود ہین - اوّل ہوا کی نالیون مین جو بلغم جمع رہتا ہے وہ قی کرنے سی نکل جاتا ہے دوم جب بچہ قی کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اوس وقت نہایت دور دور حصہ پہیپہڑے مین بہی ہوا پہنچتی ہے کہ جس سے پہیپہڑا سکڑنے نہین پاتا اس مرض کی نسبت ہم ایک علامت اور یہہ بیان کرنا چاہتے ہین کہ بعض اوقات اسمین نہایت شدت سے ضیق ہو جاتا ہے کہ جو (اسبات کو ضرور یاد رکہین) مرض کی شدت کے باعث نہین ہوتا بلکہ وہ ضیق دماغ اور اعصاب کے مشارکت سی ہوتا ہے - اسکو اصطلاح مین نروس - ڈس - نیا بولتے ہین - غرض اس ضیق کو ایسا قیاس کرکے کہ یہہ مرض

بلاضرورت کی نہ لگانی چاہین ۔ لیکن مرض کے شروع مین بچہ اگر طاقت ور
ہو اور بخار کی بہت شدت ہو تو جونکین لگا سکتے ہین اور مرض کی درمیان
اوس حالت کے اندر لگا سکتے ہین کہ جب بچہ کی طاقت قایم رہے اور کہانسے
رک رک کر آوے اور میوکس ۔ رانکس ساری سینہ پر سنائی دیوے
جونکین اس خیال سے نہین لگانی چاہین کہ یہہ بیماری دفعتاً رک جاوی
دو سال کی طاقت ور بچہ کے اسکا ہولا ہڈی کے نیچے چار جونکین لگانی
کافی ہین ۔ ٹارٹار امٹک بہی اس مرض کے لئے ایک عمدہ دوا ہے ۔ اگر
کسی تندرست بچہ کو کسیقدر شدید برانکائٹس ہو جاوے تو چہیس یا ویڈ کو
ہمراہ تہوڑے کیا لومل اور اپی کے ۔ کوانا ۔ کی مرض کی شروع ہونیکے
پہلے چوبیس یا ۳۶ گہنٹہ تک برابر چار چار گہنٹہ بعد کہلانا چاہیے اس سے
قبض رفع ہوتا اور پسینہ آتا ہے جب اس علاج سے مرض کو افاقہ ہو تو کیا لومل
موقوف کرکے اوسکے عوض تہوڑی تہوڑی مقدار مین انٹی مونیل وائین
ہمراہ اپی کے کوانا ۔ وائین ۔ کی بطور عرق کے پلا وین ۔ لیکن جب یہہ مرض
شدت سے ظاہر ہوتا ہے تو انٹی ۔ مونی ۔ کو پہلے قے لانیکے مقدار مین کہلانا
چاہیئے بعد ازان اسکو گہنٹہ گہنٹہ یا دو دو گہنٹہ بعد برابر ایک یا دو روز تک
کہلاکر بچہ پر اسکا اثر قایم رکہنا چاہیے اور اگر یہہ مرض اسقدر شدید بہی
نہو جسمین انٹی ۔ مونی کو زیادہ مقدار مین استعمال کر سکین ۔ تاہم
اس بیماری مین اکثر شام کے وقت بخار اور ضیق کی شدت ہوتی ہے ۔
کہ جس وقت انٹی ۔ مونی ۔ اور اپی کے کوانا کو قے لانیکے مقدار مین کہلانے
سی بچہ کو اکثر بڑا افاقہ ہوتا ہے اور صبح کے وقت بہی ان دوا سی قے
کرانے سے بڑا فایدہ ہوتا ہے کیونکہ صبح کو جب بچہ خواب سی اٹہتا ہے

کم ہوتی جاتی ہے لیکن تواتر اسکا بدستور رہتا ہے اور بعض دفعہ مثل ہوپنگ کاف کی نوبت بنوبت کھانسی ہونی لگتی ہے لیکن ہوپنگ کاف کی نسبت اسکی نوبت تہوڑ ہی ہی عرصہ تک رہتی ہے اور اسمین دم کشی کے وقت وہ آواز نہیں نکلتی ہے جیسی ہوپنگ کاف مین نکلا کرتی ہے اور اسمین اکثر بلغم نہین آتا اور کھانسی کے ہمراہ اگر بلغم آوے بہی تووہ بجز تہوڑ ہی سے خون آمیز میوکس کے اور کچھہ نہین ہوتا اور بعض دفعہ صرف خالص خون بہی آجاتا ہے اور کبہی اوس میوکس کے ساتھہ پردہ کاذب کی ٹکڑے ملی ہوئی ہوتے ہین - اور اب بچہ دم نہایت جلد جلد لیتا ہے اور نوبت ضیق کی مرتے دم تک آتی رہتی ہے ان نوبتونکی وقت بچہ کو نہایت تکلیف اور بے چینی ہوتی ہے یہان تک کہ بعض دفعہ وہ ماہی بے آب کی طور بستر پر تڑپتا رہتا ہے - جب یہہ مرض اپنی کمال کو پہنچ جاتا ہے تب تنفس کا تواتر کم ہونے لگتا ہے چہرہ کی سرخی جاتی رہتی ہے اور وہ نیلگون ہوجاتا ہے کھانسی دبی ہوئی اور بار بار نہین آتی ہے - نبض کمزور بے علد چلتی ہے - جون جون موت قریب آتی جاتی ہے - بچہ کی تکلیف کم ہوتی جاتی ہے یا اسپر غنودگی طاری ہوتی ہے - آخر کار دم لینی کے لئی تڑاپ تڑپ کر مرجاتا ہے - اس مرض مین برکشن کی آواز صاف ہوتی ہے - اور آس - کل - ٹی - شن - کرنے سے - سب - کری - پی - ٹنٹ - رال - سنائی دیتا ہے - کرانک برانکائٹس کی علامتین ویسی ہی ہوتی ہین جیسی جوانون مین ہوا کرتی ہین لہذا اونکا بیان ہم نہین کرتے +

علاج عموماً اس مرض مین فصد کی ضرورت نہین ہوتی اور جونکین بہی

پیدا ہو جاتی ہے پر اکثر اوقات قبل از شروع ہونے اس بیماری کے
بچہ کو چند روز تک زکام رہتا ہے یا یہہ مرض قبل ظاہر ہونی چیچک یا میزلس
کے یا انکی ہمراہ پیدا ہوتا ہے کہ جن حالتو نمین یہہ مرض یا تو بتدریج یا بہت
جلد شدید ہو جاتا ہے یا بخار اور ضیق ایک بیک ظاہر ہو کر کہانسی بار
بار اور تہوڑی تہوڑی آنے لگتی ہے اور جب یہہ بیماری نہایت جلد
شدید ہو جاتی ہے چہرہ مریض کا فکرمند اور پرتکلیف معلوم ہوتا ہے
بچہ بیچین اور اوسکی آنکہین بہاری ہو جاتی ہین اور وہ دم جلد جلد اور
اکثر بیقاعدہ لیتا ہے اور کہانسی کے باعث دم اکثر رک رک بہی جاتا ہی
کہ جس سے مریض کو درد محسوس ہوتا ہے۔ بچہ نہایت بے چین اور کروٹین
بدلتا رہتا ہے اور اوس وقت اگر کوئی اوسکو چہیڑی تو برا مانتا ہے
اور اگر اوسسی کچہہ پوچہیئی تو جواب اسقدر جلد اور بے چینی کے ساتہہ دیتا ہی
کہ گویا ہمہ تن وہ اپنی تنفس کے کام مین مصروف رہتا ہے۔ بعض دفعہ
ایسا کہتا ہے کہ گویا کسی نے میرے اندر ہوس بہر دیا ہی یا سینہ کی ہڈی
کے قرب مین تکلیف یا فم معدہ پر درد کی شکایت کرتا ہے بہوک بالکل
مر جاتی ہے اور ابتدا مرض مین اگرچہ تشنگی کمال ہوتی ہے لیکن تہوڑے
ہی عرصہ بعد یہہ بات ہو جاتی ہے کہ بسبب تکلیف تنفس کے بچہ بہت
پانی نہین پی سکتا ہی اور صرف اپنی ہونٹہو نکو تر کر لیتا ہے۔ زبان تر
اور یا تو حالت صحت پر رہتی ہے یا اسپر ایک باریک جہلی کے طور پر زردی
مائیل رطوبت جم جاتی ہے۔ پاخانہ اکثر قبض رہتا ہے اور اس مرض مین
جی متلے اور قے اسقدر کم ہوتی ہے کہ اکثر قے کی دوا بہی اس مرض
مین خطا کر جاتی ہے جون جون یہہ مرض بڑہتا جاتا ہے کہانسی کی آواز

گذرتی ہے بعد ازان بچہ کو نیند آجاتی ہے اور بتب اکثر کئی گھنٹہ تک حالت غنودگی مین چین سے پڑا رہتا ہے اور تب اکثر ایسا ہوا کرتا ہے کہ تکلیف دم کے باعث وہ اوٹھہ بیٹھتا ہے کیونکہ چھوٹی ہوا کی نالیون مین بلغم جمع ہونیکے باعث پھیپھڑے کی اندر ہوا رگ رک کر جاتی ہے - بعد ایک ساعت کے بچہ کو کھانسی شروع ہوتی ہے اور وہ کھانسی کھانستے قی کر دیتا ہے کہ جسّے کسی قدر بلغم جب نکل آتا ہے تب بچہ کو تھوڑے عرصہ کے لئے چین آجاتا ہے زبان ہمیشہ تر رہتی ہے سینہ پر کان لگا کر سننے سی میوکس رانکس مستمع ہوتی ہے سینہ کی اوپر کے حصہ پر خشک اور نیچے کے حصہ پر مرطوب اور بہ نسبت سامنے کے پیچھے کے حصہ پر رانکس مذکور زیادہ تر سنائی دیتی ہے - پرکشن کی آواز صاف ہوتی ہے لیکن بعض دفعہ جب پھیپھڑے کے اندر ہوا کا گذر بخوبی نہین ہو سکتا ہے اور اوس باعث کوہی ایک بڑا حصہ اوس عضو کا سکڑ جاتا ہے تب پرکشن کی آواز ٹھوس پیدا ہو سکتی ہے - انجام اس مرض کا اکثر بخیر ہوتا ہے لیکن جب یہہ مرض چھوٹی ہوا کی نالیون مین گذر جاتا ہے تب وہ اکثر مہلک ہوتا ہے - اس قسم کی برانکائی-ٹس- کو اصطلاح مین - کے- پی- لی- ری- برانکائی-ٹس بولتے ہین کہ جسمین یا تو ساری یا کسی بڑے حصہ پھیپھڑے کی چھوٹی ہوا کی نالیون مین یا تو ابتدا ہی سے یہہ مرض ہو جاتا ہے یا بڑی نالیون سے گذر کر اونمین آجاتا ہے اور اس صورت مین بلغم کے عوض پیپ پیدا ہوتی ہے یا ایک پردہ کا ذب بنکر ان نالیونکو بند کر دیتا ہے یا انفلامیشن پھیپھڑے کی ساخت مین گذر جاتا ہے +

علامات اس قسم کی مرض کی یے ہین کہ یہہ بیماری بعض دفعہ تو ایکبارگی

اگزی - ل - سلی ——————— ۴ بونڈ

نائیٹرک - ایتھر ——————— ۲ بونڈ

پاراگورک ——————— ۲ بونڈ

انیسڈ واٹر ——————— ساڑہی ۶ ڈرام

سبکو ملاکر بمقدار دو ڈرام کے ایک سال کی عمر کے بچہ کو چار چار گھنٹہ بعد پلاوین +

۲ - مرض برانکائی ٹس

برانکیئل ٹیوب یعنی قصبتہ الریہ کے انفلامیشن کو برانکائیٹس بولتی ہین - یہہ مرض دو قسم کا ہوتا ہی - اوّل اکیوٹ یعنی شدید دوّم کرانک یعنی مزمن اور اکیوٹ بہی دو طور کا ہوتا ہے اوّل کہ جسمین بڑی بڑی ہوا کی نالیان مرض مین مبتلا ہوتی ہین دوّم کہ جس مین یہہ مرض چھوٹی چھوٹی نالیون مین سرایت کر جاتا ہے بس +

اوّل بیان اکیوٹ برانکائی ٹس کا

علامات - جب یہہ مرض خفیف ہوتا ہے اور صرف بڑے بڑی برانکیئل ٹیوب ہی مین محدود رہتا ہے تب چند روز تک بچہ مین زکام کی علامتین پائی جاتی ہین پر بعد اسکے سردی اور کہانسی کی بتدریج رفع ہونیکے عوض بخار کی شدت زیادہ ہو جاتی ہے اور کہانسی بار بار اور زور زور اور ساتھہ تکلیف کے آتی ہے نبض جلد جلتی ہے اور بچہ دم جلد جلد اور بقاعدہ لیتا ہے - رفتہ رفتہ چہرہ سرخ اور جسم زیادہ تر گرم ہو جاتا ہے اور دم لینی مین بہی زیادہ تر تکلیف ہوتی ہے اور شام کے وقت کہانسی کی شدت زیادہ ہوتی ہے پہلی شب نہایت بے چینی سے

یا میزلس نکلنے والی ہوتی ہے تو پہلے اوسمین زکام کی علامتین پائی جاتی ہین
علاوہ برین جب پہپہڑی مین مادہ ٹیوبرکل کا جمع ہوتا ہے تب بہی بچہ
کو کٹار کی بیماری ہوتی ہے +

علاج جب یہہ بیماری صرف کٹار ہی ہوتی ہے تب مختصر علاج سے رفع
ہو جاتی ہے چنانچہ بچہ کو سرد ہوا سے بچاوین اور مساوی درجہ حرارت
کے اندر رکہین - اگر اوسکی دودہ بڑہائی ہوگئی ہو تو اوسکی غذا کم کردین
ورنہ بسبب تشنگی کے بچہ اگر زیادہ دودہ پینا چاہے تو ندین بلکہ وقتاً
فوقتاً تہوڑا تہوڑا آش جو اوسکو پلاوین - رات کی وقت آب گرم کی
تغسیل کراوین جس سے جسم کی حرارت رفع ہوتی ہے اور اگر بخار زیادہ
ہو تو ایک سال کے بچہ کو دو گرین جیمس پاوڈر ہمراہ نصف گرین کیالومل
کی ایک مرتبہ رات کے وقت کہلاوین اور دن کے وقت نسخہ الف
مرقومہ ذیل کا استعمال کرین اور جب بخار کسیقدر رفع ہوجاوے تب
نسخہ ب مندرجہ ذیل کو پلاوین +

نسخہ الف

وائنم اپی کے کوانا	۱۰ - بوند
وائی نم انٹی - مونیائی	۲۰ بوند
پی - ر - اسکوئرگ	۲۰ بوند
امینڈ مکسچر	۷ - ڈرام

سبکو ملاکر بمقدار دو ڈرام کے ایکسال کی عمر کے بچہ کو چار چار گہنٹہ بعد پلاوین +

نسخہ ب

وائنم اپی - کی - کوانا	۱۱ بوند

بتی کسی میٹھی روغن مین ترکرکے اوسکے ناک کی اندر داخل کرین اس ترکیب سی نتھنی اکثر کہل جاتی ہین اور بچہ آسانیسی دودہ پینے لگتا ہے - لیکن تکلیف اگر زیادہ ہو اور اس ترکیب سی بہی وہ رفع نہو تو چہاتیکا دودہ بذریعہ چمچہ یا بتی کے پلاوین اور بٹہنیونکو چوسنے نہ دین کیونکہ اسنی تکلیف زیادہ ہوتی ہے - اگر اسکے ابتدا مین بخار ہو تو اِس نسخہ کو دو ہفتہ یا ایک مہینہ کی عمر کے بچہ کو چار چار گہنٹہ بعد پلاوین چنانچہ لائیکوار ایمونیا اسی ٹی ٹس ۶ - بوند - وائینم اپی کے کوانا ۵ بوند نائیٹر - ایک گرین - اینڈ ٹکسچر ایک ڈرام - سبکو ملاکر ایک خوراک کرین - شکم کا خیال رکہین اس ترکیب سے ۱۰ یا پندرہ دنکی اندر بچہ تندرست ہوجاتا ہے اگر رطوبت خشک ہوکر ناک کی اندر جمع ہوجاوے تو اوسکو نکال ڈالین تاکہ بچہ کو تکلیف نہو +

۲ - کٹار یعنی خاص زکام

جون جون بچہ کی عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے اوسکی طبیعت اس مرض کیطرف زیادہ تمایل ہوتی ہے - بچہ کو ذرہ بہی اگر سردی لگ جاوے یا کوئی دانت نکلنی والا ہو تو اوسکو کٹار ہوجاتا ہے اور بفور نکل پڑنے دانت کے وہ بہی فوراً رفع ہوجاتا ہے - زکام کے ساتھہ ہی یا تو بچہ کو دست لگ جاتے ہین یا ہاری بارہی سے اسہال و زکام ہوتا ہے +

علامات - بچہ کو چہنکین آتی ہین - آنکہونسی آنسو جاری رہتا ہے ناک بہتی رہتی ہے کہانسی ہوتی ہے جسم گرم اور نبض تیز چلتی ہے - اسباب کو یاد رکہنا چاہئی کہ اگرچہ یہہ مرض خفیف ہے لیکن اسنی غافل نرہنا چاہیے کیونکہ ایسا اکثر ہوا کرتا ہے کہ یہہ بیماری بنیاد کسی شدید مرض کی ہوتی ہے چنانچہ جب بچہ کو ہوپنگ کاف ہونیوالا ہوتا ہے

چهہ سال کے عمر تک حرکات تنفس گہٹتی جاتی ہین تاہم تیس سے کم نہین ہوتی۔ ہوا کے اندر داخل ہونے اور باہر آنیکے وقت جو آواز پیدا ہوتی ہے اوسمین بہی فرق پایا جاتا ہے چنانچہ بعوض جوانون کی اوسکی آواز تیز ہوتی ہے۔ بچہ کی اس آواز تنفس کو۔ اصطلاح مین۔ پیو۔ رائیل۔ رس۔ پی۔ ری۔ شن۔ بولتی ہین +

ا ـــــ کوراہی۔ زا

یہہ ایک قسم کا زکام اکثر دو مہینہ کی عمر کے بچہ نکو ہوا کرتا ہے +

علامات ۔ اس مرض مین ناک کا میوکس ممبرین بہول جاتا ہے اسلئے بچہ کو دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے۔ پردہ مذکور کی رطوبت پہلے تو خشک ہوجاتی ہے بعدازان زیادہ پیدا ہو کر بہنی لگتی ہے اور اخیر مین اوسکے خاصیت بدل کر وہ رطوبت گاڑہی اور پیپ کے طور پر ہوجاتی ہے اور تب بعض دفعہ خشک ہو کر کہرنڈکے طور پر نتہنو نمین جم جاتی ہے کہ جس سے بچہ کو دم لینی مین تکلیف ہوتی ہے پہلے تو اس مرض مین خفیف بخار کی علامتین پائی جاتی ہین پر تہوڑے ہی عرصہ بعد رفع ہوجاتی ہین اور بچہ تندرست ہوجاتا ہے جب یہہ مرض زیادہ تر شدید ہوتا ہی تب بچہ کو بہت تکلیف ہوتی ہے کیونکہ اسکی دم اگر رک رک کر آوی یا بالکل رک جاوے تو بچہ دودہ نہین پے سکتا اور چونکہ اوس حالت کے اندر دم لینے کے لئے منہہ اسکا کہلا رہتا ہے تو حلق اور زبان اسکی اسقدر خشک ہوجاتی ہے کہ نگلنا دشوار ہوتا ہے +

اسباب سردی کا لگنا۔ دانت کا نکلنا شکم کے اندر کرم کا ہونا بواعث اس مرض کے ہین۔ **علاج** ۔ اگر بچہ کو دم لینی مین تکلیف ہو تو کپڑی کی

باب دوم

مقالہ اول

امراض آلات تنفس

یہ وہی بیماریان ہین جو پہپہری اور قصبتہ الریہ مین ہوا کرتی ہین - بعد پیدایش کی بچہ کی کسی اور عضو مین اسقدر تغیر نہین واقع ہوتا ہے کہ جسقدر پہپہڑے مین ہوا کرتا ہے کیونکہ پہپہڑا قبل از پیدا ہونے بچہ کے ٹہوس اور سکڑا ہوا ہوتا ہے رنگت اوسکی کسی قدر بہوری اور سرخ ہوتی ہے - اور اوسمین خون کی رگین بیشمار ہوتی ہین اور اوسمین ہوا کا دخل نہین ہوتا - لیکن جب بچہ پیدا ہوجاتا ہے تب پہپہری دفعتاً بڑہ جاتے ہین - اور جب بچہ دم لیتا ہے تب رنگت اونکی گلابی ہوجاتی ہے اور ساخت اوسکی ملایم اور متخلخل ہوجاتی ہے اور دبانے سے چمچاہٹ کی آواز آتی ہے اور حرکات تنفس بہت جلد جلد اور زور زور سے لیا جاتا ہی چنانچہ ایک سال کی عمر تک بچہ ایک منٹ کے اندر ۳۵ سے ۴۰ مرتبہ دم لیتا ہے کہ جو ایک تندرست جوان کی نسبت دونا ہی اور اگرچہ

ہمیشہ نہین ہوتی — اکثر باقی کی رات اچھی کٹتی ہے اور دوسری
رات بھی بچہ آرام سے سو سکتا ہی یا پھر وہی شکلین نظر آسکتی ہین اور
تب وہ خوف کہاکرہ چینخنی لگتا ہے اور اکثر ایسا ھی ہوا کرتا ہے کہ جب
بچہ آدہے یا ایک گہنٹہ سو لیتا ہے تب وہ شکلین نظر آتی ہین اور
اکثر ایکہی رات کی اندر بچہ دو دفعہ خوف نہین کہاتا - اور جن شکلوسنی
مریض خوف کھاتا ہی وہ اکثر کسی چیز کی شکل ہوتی ہے مثلاً بچہ ایسا
قیاس کرتا ہی کہ گویا کوئی کتا یا بلی اوسکے بستر پر چڑہا ہی آتی ہی +

اسباب سبب اسکا کوئی دماغ کی بیماری نہین معلوم ہوتی ہے
بلکہ یہہ مرض شکم کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے اور اکثر وہ خرابی قبض ہوتی ہی +

علاج جس خرابی شکم کے باعث یہہ مرض پیدا ہوا وسکے دفعیہ کا علاج
آسان تر کسیو بسنی کرین مثلاً تیز جلاب کے عوض ہلکے ملینات اور مقویات
کا استعمال کرین بچہ کو اکیلا یا کسی اندہیرے مکانمین نہ ہنے دین +

باب پہلا ختم ہوا

کہ جب تک یے تہ کبہین بہی نکی جاوین گی تب تک صرف دوا سے اس مرض
کو فایدہ نہوگا - لیکن اکثر اوقات اور خاصکر اگر فالج کا ل یا بہت دنونکا
ہو تو عضو مفلوج کو صرف حرکت دینے سے فایدہ نہوگا کیونکہ ان صورتونمین
اکثر یہہ بات دیکہی جاتی ہے کہ مفلوج عضو کی پرورش بخوبی نہین ہوسکتی
ہے اور اوسکا حس اور حرارت بہ کم ہوجاتی ہے غرض ان حالتون مین
ماسوا، دیگر علاجات داخلی اور حرکت دینی عضو معلوج کی جسکی ترکیب
اوپر بیان کی گئی ہے ترکیب خارجی سے بہی علاج کرنا بہ ضرور ہے -
مثلاً پاؤن اور سیکرم ہڈی کے مقام پر دنمین ایک یا دو دفعہ کئی
ہفتون تک نیم گرم پانیکا تراڑا چہوڑین اور اگر اسسے فایدہ نہو تو چند
روز تک کسی اسٹی - میو لنٹ - یعنی منٹ - کی - مالش کرین - مثلاً
کروٹن - آئیل - یعنی - منٹ - یا - کن - تہا - ری - ڈس - یعنی منٹ
کہ جسکے ملنے سی جلد سرخ ہوجاوی مگر اسپر چہالے نہ پڑین - بعض دفعہ تار بجلی
کے لگانے سی بہی فایدہ ہوتا ہے +

۸ - فزع النوم

یہہ وہ مرض ہے جسمین بچہ خواب مین کوی وحشت ناک شکل دیکہکر خوف
کہاکر چونک پڑتا ہے اور بی اختیار زور زور سے چیخین مارنے لگتا ہی
اور رفتہ رفتہ جب وہ ہوش مین آجاتا ہے تو اپنی والدہ یا دائی
کو لپٹ جاتا ہے اور بتدریج بعض دفعہ ۱۰ منٹ اور کبہی آدہی گہنٹہ بعد
چپ ہوکر سوجاتا ہے - لیکن اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ نہایت زور زور
اور بلک بلک کر اپنی والدہ کی آغوش مین سوجاتا ہے اور بعض دفعہ
بعد رفع ہوجانے خوف کے صاف پیشاب خطا ہوجاتا ہے پر یہہ بات

مرکبات فولاد کا استعمال کرین - اور نکس - وآ - می - کا یعنی کچلا ہے
خاصکر اس مرض کو نہایت مفید پڑتا ہے کیونکہ اسکے استعمال سے اکثر
ایسا دیکھا گیا ہے کہ اعضائے مفلوجہ کے حرارت زیادہ ہو جاتی ہے اور
اُنمین طاقت بہی آجاتی ہے - لیکن یہہ دوا نہی بچونکو نہ کہلانی چاہیے - مگر
چار سال کے بچہ کو نکس - وامیکا - کا اکسٹراکٹ ایک گرین کا آٹھوان
حصہ دن مین تین مرتبہ دے سکتے ہین اور مقدار اسکی ایک گرین کے
چھٹے یا چوتہائی یا تہائی گرین تک بہی بڑہا سکتے ہین - اسٹرکنائین - کی کہانے سے جس طور پر جوانون کے مفلوج عضو مین اختلاج
ہونے لگتا ہے اس طور پر بچونکو نہین ہوتا ہے لیکن بعض دفعہ ایسا
بہی دیکھا گیا ہے کہ اکسٹراکٹ - اف - نکس - وا - میکا - کی استعمال
کرنے سے بچہ کے سارے جسم مین سخت تشنج ہو گیا ہے - علاوہ دوا کہلانے
کے عضو مفلوج کی فعل کو قایم کرنے کی بہی کوشش کرنی چاہیئے اور
جب اوسمین طاقت بہت کم ہو جاوے تو آہستہ آہستہ اوسکو حرکت دینا
اور باہستگی مالش کرین تاکہ ایک مدت دراز تک بے حرکت رہنے کی باعث
اوسکے عضلے خشک نہو جاوین - مثلاً اگر پاؤن مفلوج ہو گئے ہون
تو بچہ کو آہستہ آہستہ پہراوین اور اوسکے پاؤنکو مالش کر دیا کرین
اور اگر ہاتھہ مفلوج ہو گیا ہو تو اوسکو آہستہ آہستہ حرکت دینے کی
کوشش کرین چنانچہ تندرست ہاتھہ کو یا تو بالکل یا بہت دیر تک باندہ
رکہین اور بچہ کو بہلا کر اور انعام کا لالچ دیکر مفلوج ہاتھہ کو حرکت
دینے کے لئے ترغیب دین مثلاً اوسکو اوس ہاتھہ سے کوئی ہلکا بوجہہ
اوٹہانے یا کسی ہلکی چیز کو کہینچنے کہین اور اس بات کو ضرور یاد رکہین

رفع ہو جاتی ہے یا اسکے ہمراہ جو جسمی علامات پیدا ہوتی ہین صرف انہین کے رفع کرنے سے یہہ مرض از خود جاتا رہتا ہے - لیکن بعض اوقات ایسا ہی ہوتا ہے کہ جسمی شکائتین تو علاج سے بہت جلد رفع ہو جاتی ہین پر فالج ہفتون یا مہینون یا ساری عمر تک بھی رہ سکتا ہے ÷

نتائج - اس مرض مین بچہ جسقدر بد صورت ہو جاتے ہین جوان اوسقدر نہین ہوتے کیونکہ جب یہہ بیماری ایک عرصہ دراز تک رہتی ہے تو عضو مفلوج اکثر نہایت دبلا ہو جاتا ہے اور چونکہ اوسکی حرارت بھی کم ہو جاتی ہے اسلئے اوسکی پرورش بخوبی نہین ہونے پاتی ـــــ علاوہ برین بچون کے عضو مفلوج کی بالیدگی یا تو بالکل رک جاتی ہے یا وہ عضو بہ نسبت عضو تندرست کی بہت دیر سے بڑھتا ہے بس ایک یا دو سال کے اندر عضو تندرست کی نسبت عضو ماؤف نصف یا تین چوتہائی انچ چھوٹا معلوم ہوتا ہے +

علاج - چونکہ یہہ بیماری مختلف بواعث سے پیدا ہوتی ہے اسلئے اسکے علاج مین بھی اختلاف پایا جاتا ہے مثلاً کبھی تو یہہ بیماری دانت نکلنے کے ایام مین ہو جاتی ہے اور کبھی بعد چیچک یا کھسرا کے ظاہر ہوتی ہے اور بعض اوقات وجع مفاصل کے بعد پیدا ہوتی ہے - لیکن تھوڑے ہی عرصہ بعد شدید مرض کی علامتین رفع ہو کر صرف فالج ہی باقی رہ جاتا ہے اور کبھی بجز کم طاقتی اور قبض کے اور کوئی بھی جسمی علامت نہین پائی جاتی ہے - پس اسی واسطے اس مرض کا علاج داخلی مسہلات اور مقویات سے کرتے ہین مثلاً تیز جلاب کے عوض ہلکے مسہلات سی نلئین رکھین اور بہ نسبت دیگر مقویات کے

ہو گیا ہے - اکثر اوقات یہہ امر مرض کی ابتدائی حال کے معلوم کرنے سے دریافت ہو سکتا ہے چنانچہ اگر ایکہی جانب کی ہاتہہ اور پاؤن مین دفعتاً فالج ہو جاوے اور قبل یا بعد شروع ہونی اوسکے کوئی علامت دماغ کی مرض کی پائی نہ جاوے تو اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ باعث اوس فالج کا کوئی شدید دماغ کی بیماری نہیں ہے پر اوس وقت تشخیص مین دقت پڑتی ہے کہ جب خاصکر ایکہی عضو مین فالج ہو اور وہ فالج تدریج ہوا ہو لیکن باعث اوسکا اگر دماغ کی بیماری ہو تو عضو مفلوج کے صرف حرکت ہی مین خلل نہین ہوگا بلکہ گاہے گاہے وہ از خود تھر تھرانے بہی لگے گا اور اسمین اختلاج بہی ہوگا اور اسصورت مین ہاتہہ یا پاؤن کی انگلیان بل کہا جائین گی - جب کنولشن کی بعد فالج ہو جاتا ہے تب اوسکی تشخیص مین زیادہ تر دقت پڑتی ہی لیکن اکثر اسان قسم کے فالج کنولشن کی صرف ایکہی نوبت کے بعد ہی ظاہر ہوتی ہین اور جب وے کسی دماغ کی بیماری کے باعث پیدا ہوتی ہین تو قبل از ہونے فالج کے بیمار کو کئی بار کنولشن ہوتا ہے اور ہر دفعہ کے کنولشن مین جو عضو مفلوج ہونیوالا ہوتا ہے اوسمین ایک عجیب طرحکی حرکت پائی جاتی ہے اور بعض دفعہ خاصکر صرف اوسی مقام پر کنولشن کی حرکت ہوا کرتی ہے -

انجام اگر فالج دفعتاً ہو جاوی جیسا کہ دانت نکلنے کی ایام مین اکثر ہوا کرتا ہے تو انجام اوسکا زیادہ تر نیک معلوم ہوتا ہے بہ نسبت اوسکی کہ جب یہہ مرض تدریج ہوتا ہے - اس مرض کی مدت مین بڑا اختلاف پایا جاتا ہے کیونکہ بعض دفعہ تو یہہ بیماری بغیر علاج کے ہی چند دنون مین

گو مشکل سے بڑا اسقدر نہین کہ وہ کارآمد ہوسکے یا اگر پاؤن رہ جاوے
تو لیٹ کر بچہ اوسکو پہیلا اور سکیڑ سکتا ہے اور اگر کوئی شخص اوسکے جسم کو
سہارا دی تو اوس پاؤن سی کسی قدر چلنی کا بھی قصد کرتا ہے +

تشخیص - اگرچہ یہہ بات درست ہو کہ جب یہہ مرض نہایت ننہی بچونکو
ہوجاتا ہے تو چندروز تک وہ دریافت نہین ہوسکتا تاہم اوسکی تشخیص
بہت مشکل نہین ہے کیونکہ اسکے شروع ہونی کے طور سی اور اسبات سی
کہ عضو مفلوج مین درد نہین ہوتا ہے فوراً یہہ مرض پہچانا جاتا ہے -
بعض دفعہ ایسا بہی ہوتا ہی کہ عضو مفلوج کا حس صحت سی بھی زیادہ ہوجاتا ہے
اوس وقت کولہی کی جوڑ کی بیماری کا احتمال ہوسکتا ہے خاصکر اگر پاؤن
ہی کسیقدر مفلوج ہوگیا ہو کیونکہ اس حالت مین بچہ صرف صحیح پاؤن کی
بل کہڑا ہوتا ہے اور چلتی وقت جانب مفلوج کے پاؤن کو اندر کیطرف
موڑ دیتا ہے اور اوس پاؤنکی انگلیونکو تندرست پاؤن کی پشت پر رکہکر
کہڑا ہوتا ہے اگرچہ یہہ ساری علامتین کولہی کی جوڑ کی بیماری مین
بہی پائی جاتی ہین - تاہم مفلوج پاؤن کے حس مین مختلف اوقات
کے اندر بڑا فرق پایا جاوے گا اور کولہی کی جوڑ کی بیماری مین ایڑ
کی جانب ماؤف کی ایڑی پر صدمہ پہنچنے سے کولہی پر ایک درد
شدید ہوتا ہے اور اوس جانب کے گھٹنی پر ایک مستقل درد ہوتا ہی
کہ جو ایک خاص علامت کولہی کی بیماری کے ہے مگر فالج مین یہہ
علامتین نہین پائی جاتی ہین - اس مرض مین ایک اور امر کی تشخیص
یہہ کرنی ضرور ہے کہ ہم یہہ بات کیونکر جان سکتی ہین کہ فالج شدید
کسی مستقل مرض دماغ کے باعث ہے یا وہ خفیف فالج کسی اور سبب سے

ایسا ہوجایا کرتا ہے کہ بعد پیدایش کے کسی ہاتھہ یا پاون یا کسی خاص عضلہ کی حرکت یا تو کسی قدر یا بالکل جاتی رہتی ہے پر اکثر اوقات یہہ مرض کی کسی بیماری کے باعث سے ہوجاتا ہے گو وہ بیماری کیسی ہی خفیف ہو مثلاً بچہ کو اگر خفیف کنولشن ہوجاوے یا صرف ایک یا دو روز تک فقط اوسکا سر بھاری ہی رہے تب بہی یہہ مرض پیدا ہوسکتا ہے۔ لیکن عموماً ایسا ہی ہوا کرتا ہے کہ دماغ کی جس مرض کے باعث بچہ فالج ہوجاتا ہے وہ مرض نتو شدید اور نہ دیرپا ہوتا ہے پس یہہ بات یاد رہے کہ بچہ کو چاہے کیسا ہی خفیف کنولشن ہوجاوی بعد گذرجانی اوسکے نوبت کے اوسکی ہاتھہ اور پاؤن کو خوبطرح امتحان کرین اور دیکھین کہ آگے کی طور پر وہ اونکو بخوبی حرکت دے سکتا ہے یا اونکی طاقت مین کسیطرح کا فرق پڑ گیا ہے یا نہین تاکہ اوسکا علاج فوراً شروع کردیا جاوے۔ بعض دفعہ بلا کسی ظاہر و باطنی مرض کے بہی فالج ہوجاتا ہی مثلاً کبھی تو دانت نکالنے کی شدت سے اور کبھی ایک مدت دراز تک قبض رہنی سے اور بعض دفعہ کم طاقتی کے باعث اور کبھی بخار کی بعد بہی بچہ نکو فالج ہوجاتا ہے اور بعض اوقات کسی محدود مقام پر سردی کی لگنے سی بہی یہہ بیماری ہوجاتی ہے چنانچہ پتھر کے زینہ پر بیٹھنی سی کسی بچہ کا ایک پاؤن مفلوج ہوگیا تہا ✣

علامات۔ بچہ لقوہ۔ یعنی۔ فی۔ شیٹل۔ پی۔ را۔ لی سس کی کہ جسمین ابتدا ہی سے چہرہ کی عضلون کی طاقت بالکل جاتی رہتی ہے باقی اور سب قسم کے فالج مین عضو مفلوج مین کسی قدر حرکت باقی رہتی ہی مثلاً اگر بازو مفلوج ہوجاوے تو بچہ اوسکو کسی قدر ہلا سکتا ہے

دواکی برداشت بہی کم ہوتی جاتی ہے - حقیقت مین یہہ دوا شدت قسم کے کوریا کی ابتدا مین نہائیت مفید پڑتی ہے دوسری دوا بلاڈونا ہے - لیکن اِس دوا کا استعمال صرف ابتدا درجہ پر موقوف نہین ہے بلکہ اوس حالت مین یہہ دوا زیادہ تر مفید پڑتی ہے کہ جب رعشہ بہت دنون تک رہتا ہے اور کم نہین ہوتا یا شدت سے بڑہ جاتا ہے اور اوس صورت مین کہ جب فولاد کی مرکبات کا استعمال منع ہو یا جب اونکے استعمال سے فایدہ نہو غرض اسی حالت مین بلاڈونا کو تہوڑے تہوڑے مقدار مین چار چار یا چہہ چہہ گہنٹہ بعد ۱۰- یا پندرہ دن تک کہلانا چاہئے کیونکہ اسکا فائدہ جلد ظہور مین نہین آتا - لیکن ٹارٹار امٹک سے جسقدر جلد فائدہ ہوتا ہے اوس قدر اِس دوا سے نہین ہوتا ۔

۷ - پی - را - لی - سس - یعنی فالج

جب بچون کے نظام عصبی مین خلل واقع ہوتا ہے تب یا تو اونکو رعشہ ہوجاتا ہے یا حرکت کی طاقت جاتی رہتی ہے یعنی فالج ہوجاتا ہے اور فالج کے ہونیسے والدین کو نہایت تردد ہوتا ہے جو انون کو دماغ یا حرام مغز کی کسی شدید بیماری کے باعث اکثر فالج ہوتا ہے اور یہہ اکثر مہلک بہی ہوجاتا ہے - عوام الناس اسباب کو جانتے ہین اور ایسا سمجہتے ہین کہ بچون مین بہی یہی قاعدہ راست آتا ہے لیکن یہہ بات غلط ہے کیونکہ بچون یا لڑکون کا فالج اگرچہ اکثر دیر سے رفع ہوتا ہی اور بعض دفعہ لاعلاج بہی ہوجاتا ہے تاہم بہت ہی کم مہلک ہوتا ہے + اسباب بچونکو پیدائش سے فالج بہت کم ہوتا ہے - لیکن

اس علاج داخلی کے خارجی علاج بہی کرنا چاہئی مثلاً بچہ کو تغسیل آب سرد
یا التصویل گو گرد کرادین (دیکہو قرابادین صبیان) اور تبدیل آب و ہوا
اور غذا مقوی اور سریع الہضم کہلاوین - لیکن جب یہہ بیماری شدت پکڑ
جاوے - تب بچہ کو ہمیشہ بستر پر رکہنا چاہئی اور بالکل حرکت نکرنے دینا
چاہئی اور اوس وقت اون باتون کی احتیاط رکہنی چاہئے کہ جسسے
بچہ کا مزاج بگڑ جاوے کیونکہ مزاج کی بگڑ جانے سے حرکت زیادہ شدت
سی ہونے لگتی ہے لہذا بچہ کو ایسے مکان مین رکہین کہ جہان سوا ے
اوسکے خدمتگارون اور کسی دیگر شخص کا گذر نہو اور ان احتیاطون
دو دوا اس حالت مین خاصکر مفید پڑتی ہین ایک توانٹی - موفی - اور
دوسری بلاڈونا - اس مرض کے شدید قسم کے ابتدا مین اکثر کسی قدر
بخار ہوا کرتا ہے اور جسم نہایت خشک اور اسمین بالکل پسینہ نہین
آتا غرض اسحالت مین انٹی موفی - کے استعمال کرنے سی صرف پسینہ
ہی نہین آتا - بلکہ مرض کی حرکتون کے روکنی مین بہی یہہ دوا مفید
پڑتی ہے اور ساتہہ اس دوا کے اگر گرم ہوا کا بہپارا بہی دیا جاوے
تو پسینہ خوب پیدا ہوتا ہے - بعض دفعہ تو صرف بستر پہ آرام کرنے گرم
ہوا کا بہپارا لینے اور رات کی وقت ایک خوراک ٹارٹار امٹک کی
کہا نیسی شدت حرکتون کی کم ہوجاتی ہے پر اکثر ٹارٹار امٹک - کو
اوس مقدار مین چار چار گہنٹہ بعد کہلانا چاہئی کہ جسّے جی متلی پیدا ہو
لیکن اسبات کو یاد رکہین کہ جبتک حرکتون کی شدت کم نہین ہوتی
ہے تبتک تہوڑی مقدار ٹارٹار امٹک سے جی نہین متلاتا ہے اور
یہہ کہ جون جون اس مرض کو تخفیف ہوتی جاتی ہے تون تون اس

بہی چلنا پہرنا اِس حالت مین خوف ناک ہوتا ہی اور بعض دفعہ بچہ بالکل کہڑا ہی نہین ہو سکتا اور بسبب حرکت چہرہ کے عضلون کے بیمار کو لکنت ہو جاتی ہے اور نگلنا بہی مشکل ہو جاتا ہے اور سوتی وقت بہی حرکت ہوتی رہتی ہے اور اوس وقت ٹانگون مین خاصکر حرکت زیادہ ہوتی ہے اور جب یہہ مرض بہت شدت سے ظاہر ہوتا ہے تب بچہ کی عقل مین فرق پڑجاتا ہے اور وہ مثل سادہ لوح کی ہو جاتا ہے - اِس مرض مین قلب کی حرکات مین بہی فرق پڑجاتا ہے اور مرمر کے آواز سنائی دیتی ہی لیکن یہہ علامت قلب کی ساخت کے بگڑ جانیسے نہین ہوتی بلکہ قلب کی والو مین جو عضلے لگی ہوتی ہین - مثل اور عضلات جسم کے اونمین بہی حرکت بیقاعدہ ہونی لگتی ہے کہ جس باعث وہ مرمر کی آواز سنائی دیتی ہے یہہ بیماری اکثر مہلک نہین ہوتی اور جب ہوجاتی ہی تب بسبب شدت حرکتون کے بچہ نڈہال ہوکر حالت بیہوشی مین چند گہنٹہ کے بعد مرجاتا ہے +

صورت حال تشریحی - بعد وفات کی نعش کو چیرنے سے اِسپائی - نل - کارڈ اور اوسکے پردہ سرخ نظر آتے ہین اور اُنمین اجتماع خون کا پایا جاتا ہے اِس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اسپائی - نل - کارڈ مین خراش ہونسے یہہ مرض پیدا ہوتا ہے +

علاج - جب یہہ مرض خفیف ہو تو اسکا علاج مقویات اور مسہلات سے کرنا چاہئی مثلاً گولی مرکب فولاد کا استعمال کرین اور گاہے گاہے ہلکے مسہلات سی تلئین رکہین اور جب فولاد سے فایدہ نہو تو سلفٹ آف زنک - یا لائی - کوار - ارسنی - کی - لِس - کا استعمال کرین اور ساتہہ

۶- مرض کوریا یعنی رعشہ

یہہ مرض خاصکر بچوں کا نہین ہے کیونکہ یہہ بیماری اکثر اوس وقت شروع ہوتی ہے کہ جب لڑکا نئے دانت نکال لیتا ہے اور آثار بلوغت کی شروع ہونی لگتی ہین- **علامات** پہلے بچہ بیڈھب حرکت کرنی لگتا ہے کہ جسکے روکنی کا اوسکو اختیار نہین ہوتا- بعد ازان یہہ بات دیکہنے مین آتی ہے کہ جسم کا صرف ایکہی حصہ اور خاصکر بازو بیقاعدہ حرکت کرنے لگتا ہی مگر پاؤن ابتدا مین مبتلا نہین ہوتا لیکن چند روز بعد پاؤن بہی حرکت کرنے لگتا ہے کہ جس باعث چلتی پہرتے وقت بچہ گاہے گاہے گر پڑتا ہی اور اب چہرہ کی عضلے بہی بیقاعدہ بلا ارادہ اسطور پر حرکت کرنی لگتی ہین کہ گویا بچہ کسیکا منہ چڑا رہا ہے- جب یہہ بات ہوتی ہی تب تہوڑی عرصہ بعد بیماری صرف ایکہی جانب پر محدود نہین رہتی بلکہ اوس وقت دونون ہاتہہ اور دونون پاؤن اور اخیر مین ساری جسم کی عضلو نمین حرکت ہونے لگتی ہے- اگر بیمار کی مزاج مین کسی باعث سے جوش پیدا ہوجاوے تو حرکتون کو ترقی ہوتی ہے اور جب مریض کسی خاص چیز پر دہیان لگاتا ہے تب اکثر وہی کم ہوجاتے ہین اور سونی وقت اکثر پر ہمیشہ نہین وہی موقوف ہوجاتے ہین جب یہہ مرض خفیف ہوتا ہی تب ایک یا دونون ہاتہہ گاہے گاہے جہک پڑتے ہین اور بچہ کسی چیز کو مضبوطی سے پکڑ نہین سکتا یا چند عرصہ کے لئی چہرہ کی عضلے پہڑک پڑتے ہین لیکن جب یہہ بیماری شدید ہوجاتی ہے تب اکثر جسم کی دونون جانب اسمین مبتلا ہوجاتی ہین بچہ کسی شے کو پکڑ نہین سکتا اور جو پکڑ لیتا ہی ہے تو ایک یا دو لمحہ کے بعد وہ شے ہاتہہ سے گر پڑتی

۵ - صرع

اس مرض کو انگریزی مین ابی لیپسی - بولتے ہین اور علامات اسکی
بعینہ اُسیطور پر ہوتی ہین جس طور پر جوانون مین پائی جاتی ہین
لیکن بعض دفعہ جب یہہ مرض بچونکو ہوتا ہے تو بیمار نوبت کے وقت
بیہوش نہین ہوجاتا ہے اور کبھی نوبت کی شروع ہونے سی پیشتر
بچہ بغیر کسی قوی باعث کے خوف کہا کر واہیات بہی بکنی لگتا ہے +

اسباب - یہہ مرض موروثی ہے اور خوف کہا جانا یا دفعتاً شدت سی
غصہ ہونا یا ہہر کے بل گر پڑنا شکم کے اندر کِرم کا ہونا اور دانتون کا
نکلنا بھی بواعث اس مرض کے ہین +

انجام اس مرض کا برا ہوتا ہی - **علاج** یاد رکھنا چاہی کہ اس مرض کو جسقدر
تبدیل آب وہوا اور انتظام غذا اور ریاضت بدنی سے فایدہ ہوتا ہی
اوسقدر کسی دوا سی نہین ہوتا - مرکبات زنک کی تعریف بہت لوگ
کرتے ہین لیکن اکثر اُنسے بہی کچہہ فایدہ نہین ہوتا بلکہ لڑکے کو کسی کام
مین مشغول کرانا چاہئے کیونکہ یہہ بات اکثر دیکہنی مین آتی ہے کہ جبتک
بچہ کہیل کود یا کسی کام مین مشغول رہتے ہین تبتک اُنکو اس مرض کی
نوبت نہین ہوتی بلکہ اوس وقت ہوتی ہے کہ جب وے کہیل کود کر
تہک کر بیٹہہ رہتی ہین یا رات کو سوتی وقت یا صبح کو جاگنی کے بعد +
غذا بیمار کی ہلکی اور مقوی ہونی چاہئے اور گوشت بہت کم یا بالکل
نہ کہلانا چاہئی کیونکہ یہہ بات تجربہ سے ثابت ہی کہ جب بچہ کو گوشت کی
غذا بہت دی جاتی ہے تب نوبت بہت جلد جلد اور شدت سی ہوتی
ہی اور جب وہ صرف دودہ یا بقولات کی غذا کہاتا ہی تب کم ہوجاتی ہی +

دہجیان ایک انچ کی تہائی چوڑی کتر کر پہلے دو دہجیان دونوں مسٹائڈ
- پراسسس سی لیکر قینچی کے طور پر اونکی خلاف جانب کی آربٹ کے
باہر کی حصہ پر لگاوین - دوم ایک دہجی کو سر کی بیچ بالون کی اگنی کی
جگہہ سی لیکر ناک کی جڑ پہ لگاوین - سوم - کئی دہجیان سر کے آرپار اِس
ترکیب سے لگاوین کہ وے چند پارہ مانند قینچی کے ایک دوسرے سی
ملجاوین چہارم ایک دہجی اسقدر لمبی لیوین کہ جسکے تین پینچ سر کی
چارون طرف آجاوین - اسکا پہلا پینچ بہوؤن کا نون کے اوپر اور
اکسی - پی - ٹل - پرو - ٹیو - برنس - کی کسی قدر نیچے آجاوی تاکہ ساری
دہجیون کی نوکین اوس پینچ سے قریب چوتہائی انچ نیچی لٹکتے رہین
تب اِن نوکون کو اوس پینچ پر موڑ کر اُنپر باقی دو پینچون کو اسی
طور پر لاوین کہ جس طور پر پہلی پینچ کو بہوؤن اور کانون پر بٹھایا تہا
اِس ترکیب سی سر پر ایک مساوی اور مضبوط دباؤ پڑتا ہے لیکن اسکے
نتائج کو بہ احتیاط تمام دیکہنا چاہئے کسلئی کہ اس ترکیب سے بعض دفعہ
کم - پری - شن - آف دی - برین یعنی دماغ کے دب جانی کی علامتین
پیدا ہو جاتی ہین کہ جس وقت اون پٹیون کو ہیلا کر دینا چاہئی +
سر سی پانی نکالنا بہی ایک اور علاج اس مرض کا ہے ترکیب جسکی یہہ
ہی کہ ایک باریک ٹرینولا - اور ٹروکار - لیکر سامنے کے یافوخ کی ڈیڑہ
انچ تفاوت تک - کورونل - سوچر پہ ایک سوراخ کر کے پانی نکال لین
اور جس وقت پانی نکلتا رہے اور بعد نکل جانے پانی کے بہی سر پر کسی
قسم کا دباؤ رکہنا چاہئی +

پانی بہر جانیکا یہہ ہوتا ہے کہ بچہ سے اپنے سر کا بوجہہ سنبہل نہین سکتا اور آہستہ آہستہ اور بعض دفعہ اپنے سر کو ہاتہوںسے تہام کر چلتا ہے - بچہ یا تو اندہا یا بہرہ ہوجاتا ہے اور کسی جانب کا ہاتہہ یا پاؤن اوسکا مفلوج ہوجاتا ہے اور وہ بیوقوف سا ہوجاتا ہے اور کبہی کبہی اوسکو کن-ولشن بہی ہوجاتا ہے + اسباب سبب اس مرض کے ہنوز دریافت نہین ہوی لیکن بعض کہتے ہین کہ یہہ بیماری دماغ کی انفلامشین کے باعث پیدا ہوتی ہے +

علاج - اگر دوا سے کچہہ بہی فایدہ حاصل کرنا منظور رہو تو علاج اس بیماری کا عین ابتدا مین کرنا چاہیے چنانچہ بچہ کا سر منڈوا کر اسپر ہر روز ایک یا دو ڈرام ہلکا مرکیوریئل آئنٹمنٹ کی مالش کرین اور سر کو ایک پشمینہ کی کن-ٹوپ سے ڈہانک رکہین تاکہ ہوا الگ رہے پسینہ نہ رک جاوے لیکن اگر بچہ کا سر گرم ہوجاوے تو ٹوپی کو اتار لینا چاہیے چوتہائی یا آدہا گرین کیا لومل دنمین دو دفعہ کہلاوین اور اگر دست لگ جائین تو صرف مرہم مذکورہ بالا کی مالش کرین اس علاج کو ۲ یا ۳ روز تک برابر جاری رکہین اور اگر اس سے کچہہ فایدہ ہو تو دوا کے مقدار کو رفتہ رفتہ گہٹاوین لیکن مالش کے بعد بہی کن ٹوپ کو پہنا دین اگر چہہ یا آٹہہ ہفتہ کے بعد چندان فرق معلوم نہو تو کیا لومل کے ہمراہ کوی ہلکی ڈایو-رٹک دوا ملا کر استعمال کرین اور گردن کے پیچہے سٹن یا پلسٹر لگا دین - اور اگر سر بہت گرم اور بچہ بہت بے چین ہو تو سر پر گاہے گاہے جونکین لگا دین - سر کو اسٹی کنگ پلاسٹر سے باندہنا بہی ایک علاج اس مرض کا ہے جسکی ترکیب یہہ ہے کہ پلاسٹر مذکور کے

تشخیص - اس بیماری کو دماغ کے انفلامیشن یا کنجشن سے فرق کرنا چاہئے
اس مرض کی پہچان یہہ ہے کہ رخساری بچہ کے پہیکی اور سرد ہوتی ہین
انکھیں نیم وا اور تبلیون مین حس نہین ہوتا بچہ دم سرد اور آہستہ
آہستہ لیتا ہی طفل اگر بہت چہوٹا ہو تو اس مرض اور کنجشن مین فرق
کرنی کی نہایت آسان ترکیب یہہ ہے کہ اوسکے یافوخ یعنی تالو کا ملاحظہ
کرین چنانچہ اگر علامتو نکا باعث زیادہ خون یا انفلامیشن ہو تو یافوخ
محدب اور اونچا ہوگا اور اگر علامات بسبب کمی خون یا کم طاقتی کے پیدا ہون
تو تالو مقعر اور دبا ہوا ہوگا +

علاج اس بیماری مین کسی قسم کا تنقیہ منع ہے بچہ کو دودہ یا شوربا
پلاوین اور بطور دوا کے ارد - مانک - اسپرٹ - اف - امونیا پانچ یا
دس قطرے کی مقدار مین چار چار گہنٹہ بعد دیوین یا بعوض اسکے ۵ یا
۱۰ - بوند برانڈی ہمراہ اراروٹ کی پلاوین اگر اسہال موجود ہو تو اسکو
روکین - دائی یا والدہ کو کہہ دین کہ بچہ کو کہڑا نکرے اور اوسکے ہاتھ
یا پاؤن کو پارچہ پشمینہ سے ڈہانک رکہین +

۳ - کرانک ہائیڈروسفلس

علامات - اس مرض مین دماغ کے اندر پانی بہر جاتا ہے اور سر بڑہکر
مانند سبوچہ کی ہو جاتا ہے ہڈیون کے جوڑ کہل جاتی ہین اور پیشانی کی
ہڈی اونچی ہو جاتی ہے اور دونون جانب کے پہیل جاتی ہین اور
پیچہی کی ہڈی بہی اپنی جگہہ سے ہٹ جاتی ہے اور بچہ کا چہرہ بدڈول
مانند مثلث کے ہو جاتا ہے نتیجہ دماغ کے پہیل جانے اور کاسہ سر کی اندر

ہوتی۔ لیکن جون جون یہہ مرض بڑھتا جاتا ہے مریض کو ہذیان بکنے اور درد سر کی شکایت زیادہ ہوتی جاتی ہے اور خاصکر راتین اوسکی نہایت تکلیف سے کٹتی ہین اور اوسکو تیز علاج کی بالکل برداشت نہین ہوتی غرض اس صورت مین جب اور کوئی چارہ نہین ہوتا ہے تب پوری مقدار مارفیا کے دینے سے اون علامتون کو نہایت افاقہ ہوتا ہے +
بلسٹر ابتدا مرض مین کہ جب اس بیماری کا بڑا زور ہو۔ ہوتا ہے بلسٹر کا لگانا جائز ہے لیکن جب یہہ مرض بڑھ جاوے اور بیمار سست اور بیہوش ہونے لگے تب سر کے پیچھے یا پر بلسٹر لگانا چاہئے اور اوس بلسٹر کو خلاف اُس قاعدہ کے جو ہمنے ذرا بادین صبیان مین بتلایا ہے ۱۰ یا بارہ گھنٹہ تک برابر رکھنا چاہئے کیونکہ یہہ بات قابل یاد رکھنے کے ہے کہ ہائیڈرو کفلس کی بیماری مین جلد پر چھالا دیر سے نکلتا ہے +

۳۔ اسپوریئس۔ ہائیڈرو کفلس

اسپیوریئس کے معنے ہین کاذب کی۔ **علامات** اس بیماری کی یہ ہین کہ بچہ کا سر بھاری اور وہ خواب ناک ہوتا ہے۔ اپنی دائی کی آغوش مین نیم خواب نڈھال ہو کر پڑا رہتا ہے اور نتو اُسکو سر اٹھانے کی طاقت ہوتی ہے اور نہ سر اٹھانا چاہتا ہے آنکھین کبھی تو کھولتا ہے اور کبھی بہ باعث کمال ضعف کی بند کر لیتا ہے زبان کسی قدر سفید ہوتی ہے اور جسم سرد ۔ یہہ بیماری کئی مہینہ کی عمر سے دو یا تین برس کی عمر کی بچون کو ہوجایا کرتی ہے اور ایسے بچونکو ہوتی ہے جو نازک مزاج اور نہایت کمزور ہوتے ہین +

کی عرق کا استعمال کرین اور جب دست ایکمرتبہ کہلکر آجاوے تو اسی نمک کو
ہمراہ نائیٹریٹ - اف پوٹاشس کی کہلاوین تاکہ اجابت کہلکر آتی رہی
اور ادرار بھی ہوتا رہے +
سیوم مرکبات سیماب کو - کسی جلاب کی ہمراہ بجز دست لانے کے
کسی اور فایدہ کے لئی نہ دینا چاہئیے - سر بہ آب سرد کی لگانے سی بھی
فایدہ ہوتا ہے لیکن اس ترکیب کو اسی حالت مین کرنا چاہئیے کہ جب
دماغ مین اجتماع خون ثابت ہو اور بیماری کے درجہ دوم اور سوم
مین بہی نہ لگانا چاہئیے
غذا - ابتدا مرض مین کہ جب علامتون کی شدت ہوتی ہے پاخانہ
قبض رہتا ہے اور جی متلے شدت سے ہوتی ہے اوس وقت بیمار کو بہت
ہی کم غذا دینی چاہئیے - لیکن بعد ازان ہلکی اور مقوی غذا مثلاً ساگودانہ
یا آب یخنی اوسکو ضرور پلانی چاہئی +
افیون - اس مرض مین افیون کے استعمال کرنے مین نہایت احتیاط
درکار ہے اور ان دو حالتون کی سوا اسکو کسی اور حالت مین ہرگز نہ استعمال
کرنا چاہئیے +
اول - ان صورتون مین کہ جب یہہ مرض نہایت شدت سے ظاہر ہو
اور بچہ کو دیوانہ کے طور پر جوش آجاوے اور بعد تنقیہ تام کے
اگرچہ سر کی گرمی اور چہرہ کی سرخی رفع ہوگئی ہو اور نبض بھی جلد اور
کمزور چلتی ہو تاہم اگر جوش رفع نہو تو افیون کے کہلانے سے چین آجاتا
ہی اور بچہ سو جاتا ہے اور بعد جاگنے کے اوسکو نہایت آرام آجاتا ہی +
دوم - اون حالتون مین کہ جب یہہ بیماری بہت شدت سے ظاہر نہین

تاہم اس موقع پر ہکو یہ بتلانا ضرور ہے کہ ایسے بچونکا خون جنکا مزاج
اسکرافیولس ہے نہایت احتیاط سے نکالنا چاہئی اور حقیقت کے اندر فصد
کا سارا مطلب صرف جونکونکی لگانے سی حاصل ہو سکتا ہے اور اگر ابتدا ہی
سی اس مرض کے دوسری درجہ کا علاج کرنا پڑے تو ہرگز خون نہ نکالنا
چاہئے +

دوم مسہلات - اس مرض مین مسہلات سی بڑا فایدہ ہوتا ہی لیکن
انکو کہلاکر صرف کہلکر دست آنی پر اکتفا نکرنا چاہئے بلکہ چند روز تک دستونکو
جاری رکہنا چاہئے چنانچہ بعد رفع ہو جانے قبض کے تہوڑی تہوڑی مقدار
مین کسی جلاب کو چار چار یا چہہ چہہ گہنٹہ بعد کہلانا چاہئے لیکن یہہ مطلب
اسطور سے نہین حاصل ہو سکتا ہے کہ ہر روز صبح کے وقت بچہ کو کوئی
تیز جلاب کہلا دیا جاوی کیونکہ علاوہ اندیشہ قے ہو جانے کے اس ترکیب
مین یہہ بہی ایک بڑی قباحت ہے کہ جس خوراک سی بچہ کو پہلے دست
آتا ہے دوسری روز وہ خوراک مکتفی نہین ہوتی لہذا دستون کی لانی
مین ہر روز ایک نئی قباحت آن پڑتی ہے اس مرض کے ابتدا مین ہمیشہ
جی متلے اور قے ہوا کرتی ہے لیکن یہی علامتین خون کے نکالنے سے
اسقدر کم ہو جاتی ہین کہ معدہ ایک خوراک کیالومل اور جلیب یا کیالومل
اور اسکامونی کی فوراً قبول کر لیتا ہے لیکن جبتک دست نہ آوین -
تبتک ان دوا کو تین تین گہنٹہ بعد کہلانا چاہیے بلکہ ایک حقنہ بہی کردین
تاکہ انکا عمل جلد ہو جاوے لیکن اگر قے ٹہرکی تو ان دوا کا استعمال نکرنا
ہی بہتر ہے اوس صورت مین زیادہ مقدار کیالومل مین شکر ملاکر بچہ
کو ایکہی دفعہ کہلاکر تہوڑی تہوڑے عرصہ بعد سلفٹ اف مگنی شیا

نہ آوین پلاتے جاوین اور بعد اسکے دو یا تین راتین برابر اسکو تہوڑی تہوڑی مقدار مین کیالومل کہلاوین اور جو کسیقدر بخار رہ جاوے اور قبض کی بہی شکایت ہو تو دنمین ۲ یا ۳ مرتبہ اوپر کے نسخہ کا استعمال کرین - بلا اشد ضرورت کے سر پر جونکین نہ لگاوین اور جو ایسی ہی ضرورت ہو تو بہت نہ لگاوین کیونکہ اسکرافیولس مزاج کی بچہ نکو خون نکلنے کی برداشت بہت ہی کم ہوتی ہے - بعد رفع ہوجانی ان حملہ مرض کے بعض دفعہ بچے ایک مدت تک کمزور رہتی ہین اوس صورت مین ادویات ٹانک کا استعمال کرین مثلاً انفیوزن اف - کلمبا - دو آونس - اور دو ڈرام انفیوزن اف روبرب ساڑہی ۴ ڈرام - ٹنکچور ارنشیائی - ڈیڑہ ڈرام +

سبکو ملاکر تین سالکی بچہ کو بمقدار ۱/۲ ڈرام کے دنمین دو دفعہ پلاوین یا سائٹریٹ اف ایرن اور کونین کا استعمال کرین اور ادہا یا ایک گرین کیالومل ہمراہ پانچ یا چہہ گرین روبربا کے ہر رات یا ہر دوسری رات کہلاکر تلئین رکہین +

اگر سر کی شکایت بار بار ظاہر ہوتی ہو تو گردن کے پیچھے ایک سٹن لگاوین کیونکہ دہ کے قریب سی مواد کی ہمیشہ جاری رہنی سے مرض ہائیڈرو کفلس کا حملہ اکثر رک جاتا ہے - جب موقع اس مرض کے روکنی کا نہ ملے اور یہہ بیماری ظاہر ہو پڑے تب ان تین ترکیبون سے اوسکا علاج کرنا چاہئی + اوّل خون نکالنا دوئم مسہلات کا استعمال کرنا + سوم مرکبات سیمات کا کہلانا +

اوّل خون نکالنا اسکا ذکر اگرچہ ہم فرما دین صبیان مین سمجہ لی کر تنگدیئ

دیہات مین رہنا چاہئے اور سرما مین سردی سے بچنا چاہئی غذا اُسکی
سادی ہونی چاہئی اور جو اوسمین کسی طرحکا تغیر کرنا منظور ہو تو نہایت
احتیاط سے کرنا چاہئے اور ایک مدت دراز تک اوسکو صرف دودہ ہی سے
پرورشس کرنا چاہئی اور جبتک اوسکی چار داڑہین اور اوپر اور نیچے
کی سامنی کے دانت نہ نکل آوین - تبتک اوسکی دودہ بڑہائی نکرنی چاہئے
اور جون جون بچہ کی عمر زیادہ ہوتی جاوے اوسکو محنت دماغی یا جسمی
سی بالکل احتراز کرنا چاہئی پس اسلئی گو کہلی ہوا مین ہوا خوری اُس
بچہ کے لئی نہایت مفید پڑتی ہے تاہم کُشتی یا کسی اور قسم کی ریاضت
جسمی اوسکو ہرگز نکرنی چاہئی +

اور ایام دانت نکالنے مین اوس بچہ کی حفاظت کرنی چاہئی اور یہا تکی
بھی نہایت احتیاط رکہین کہ اوس ایام مین اوسکو مرض ہوپنگ
کاف - یا میزلس یا چیچک کی چہوت نہ لگ جاوے - علاوہ ان باتونکی
بچہ کی شکم کا خیال رکہنا چاہیے اور پاخانہ کو ہرگز قبض ہونی نہ دینا
چاہئے اور شکم کی ادنی شکایت کو ایک بہاری مرض شمار کرنا چاہئے
اور فوراً کسٹر آیل یا سنا یا روبرب کہلا کر قبض اور شکم کی شکایت
کو رفع کرنا چاہئی اور جب کبھی سر گرم اور بچہ بے چین معلوم ہو تو فوراً
اوسکو ایک یا دو گرین کیا لومل کہلا کر تہوڑی تہوڑی مقدار مین
جبتک کہلکر دست نہ آوین سلفٹ آف مگنی شیا - اس طور پر کہلاوین
کہ سلفٹ - اف - مگنی شیا ۲ ڈرام سرپ اف آرنج - ۲ ڈرام
کی - ری - و می - واٹر - ۲ ڈرام +
سبکو ملالین اور تین سال کے بچہ کو مقدار دو دو ڈرام کے جبتک دست

ہونا یہ بیماری بوجہ اکسائی ٹنگ کازز ہین یہہ بیماری تین طور سے
شروع ہو سکتی ہین +

اول سر کی علامتین بتدریج پیدا ہوتی ہین +

دوم بلا ظاہر ہونے علامات پیشیرو کے شدت سے درد سر بخار اور کنولشن
ہو کر یہہ مرض دفعتاً شروع ہو پڑتا ہے +

سوم - یہہ مرض پوشیدہ طور پہ اسطرح شروع ہوتا ہی کہ بعد رفع ہوجانے
چیچک یا کسی اور مرض جلدی کے اس مرض کی خفیف علامتین پیدا
ہو جاتی ہین +

نتایج انجام اس مرض کا اکثر خراب ہی لیکن جب یہہ بیماری کسی تندرست
بچہ کو شدت سے ہو جاتی ہے تب اسکا انجام کسی قدر نیک نکل سکتا ہے
پر جب یہہ مرض تبدریج یا پوشیدہ طور پہ کمزور اسکرافیولس مزاج کے
بچونکو ہوتا ہے تب اسکا انجام ہمیشہ بد ہوتا ہی +

علاج - اس مرض کے علاج مین اسباب کو یاد رکھنا چاہئی کہ بعد شروع
ہونی علامات پیشیرو کے اگر اسکا علاج کیا جاوے تو یہہ بیماری رک سکتی
ہی لیکن جب یہہ بخوبی ظاہر ہوگئی تب علاج سی کچھہ فایدہ نہین ہوتا -
اسکے روکنی کا علاج بعینہ اوسی طور پہ ہی جسطور پہ سل کے روکنی کی
تدبیرین کرتے ہین کیونکہ اس مرض مین بھی مثل سل کی مختلف
اعضائی مین مادہ ٹیو برکل پیدا ہو جاتا ہے - پس جس خاندان مین
کئی بچے اسی مرض مین مر گئی ہون یا اونکی طبیعت اس مرض کیطرف
مایل ہو تو والدہ کو چاہئیے کہ آئندہ اپنی بچون کو دودہ نہ پلاوی بلکہ
کسی تندرست دائی کے دودہ سی اونکی پرورش کرین اوس بچہ کو

کرا۔ال ہے اور نبض کے ضربان کی طاقت یا توانہ اگر گرم وبیش ہو تو اسمین اِس مرض کے پیدا ہونے مین کچھہ شک نکرنا چاہئے ۔

اِس مرض کو ابتدا مین بچون کے ریمی ٹنٹ۔فیور سے فرق کرنا مشکل پڑتا ہے چنانچہ اِس بیماری کے شروع مین ہمیشہ قے ہوا کرتی ہے۔لیکن ریمی۔ٹنٹ فیور مین اکثر قے نہین ہوتی اور جو ہو بھی تو جلد موقوف ہوجاتی ہے اور بعد اِسکے اُبکائیان نہین آتی ہین جیسے ہائیڈرو۔کفلس مین قے موقوف ہونے کے بعد آیا کرتی ہین۔ریمی ٹنٹ فیور مین ابتدا ہی سے پتلے دست آتی ہین لیکن ہائیڈرو کفلس مین پاخانہ تھوڑا اور نیلے رنگ کا آتا ہے۔ریمی۔ٹنٹ فیور مین شکم کے اندر ہمیشہ درد رہا کرتا ہے۔مرض ہائیڈرو کفلس مین اکل و شرب کی طرف سے بچہ کو نہایت نفرت ہوتی ہے۔لیکن ریمی۔ٹنٹ۔فیور مین تشنگی نہایت شدت سے ہوتی ہے۔ریمی۔ٹنٹ۔فیور مین جسم بہت گرم رہتا ہے۔لیکن اِس مرض مین کم۔ریمی۔ٹنٹ۔فیور۔کی علامتون مین وقفہ پایا جاتا ہے۔لیکن اِس مرض کے اندر اگرچہ علامتون مین اختلافات پائے جاتی ہین تاہم کسی خاص وقت پر اونکو تخفیف نہین ہوتی۔ریمی ٹنٹ فیور پانچوین سال سے پیشتر بہت کم ہوتا ہے اور تین سال کی کم عمر کے بچون مین بہت ہی کم پایا جاتا ہے لیکن یہہ مرض اکثر پانچوین سال سے پیشتر ہی پیدا ہوتا ہے +

اسباب۔بچہ پن اور اِسکرافیولس مزاج اِس مرض کی۔پری۔ڈس پوزنگ۔کاز۔ہین اور خنک ہوجانا کسی مدت کی جلد کی بیماری کا تکلیف سے دانت نکالنا سر پر صدمہ پہنچنا دفعتاً خوف کہا جانا یا زیادہ غصہ

ایسی اختلافات سے اس مرض کی تشخیص مین غلطی نہین ہوتی ہے +

علامات ہیغامبر مرض - قبل از ظاہر ہونی اس مرض کی ہفتون یا مہینون سی بچہ کی طاقت گہٹتی جاتی ہے اور وہ لاغر ہوتا جاتا ہے اور اوسکو گاہی گاہے بخار بہی آجاتا ہے کسی قدر کہانسی ہوتی ہی ہو کہہ مرجاتی ہی باخانہ اکثر قبض رہتا ہے اور گاہے گاہے ادہرادہر ہاتہہ پاؤنمین درد بتلاتا ہی اور کبہی درد سر کی شکایت کرتا ہی - آخر کار بچہ کی حالت روز بروز بدسی بدتر ہوتی جاتی ہے اور اوسکو بخار زیادہ ہوتا ہی اور بچہ سست ہوتا جاتا ہے - لیکن اب سر کی شکایت نہین کرتا ہے مگر دفعتاً کسی رات کو بیجبین ہوجاتا ہے اور کن - ولشن - ہونی لگتا ہی اور تب یہہ مرض خود ظاہر ہوتا ہے +

صورت حال تشریحی بعد وفات - بعد وفات کی دماغ کو کہولنی سی اوسکی پردہ سفید یا تکدر نظر آتے ہین اور زرد رنگ کا لمف اور دماغ کی پردون اور دیگر اعضای اندرونی مین ٹیوبرکل کے چہوٹی چہوٹے دانی پائے جاتی ہین اور بطون دماغ مین آب خون پایا جاتا ہے +

تشخیص - کوئی بچہ خاصکر اگر وہ مسلول والدین کے نطفہ سی ہو بلا کسی ظاہر اسباب کی ہفتون یا مہینون سے بیمار ہو اور جب کبہی وہ خواب ناک یا سست معلوم ہو اور اوسکو کہانسی کی شدت ہو تو اس صورت مین - اکیوٹ - ہائیڈروکفلس کا گمان کرنا چاہئی کیونکہ تہوڑی تہوڑی اور متواتر خشک کہانسی اس مرض کی ابتدا مین اکثر ہوا کرتی ہے اور اگر اسبات مین شک ہو تو بچہ کو کبہی قے ہوتی ہے یا نہین اسبات کو دریافت کرین اور یہہ معلوم کرین کہ باخانہ کا

لیکن اکثر بعد رفع ہوجانے نوبت کی وہی جانب زیادہ تر مفلوج ہوجاتی ہے - جب یہہ تیسرا درجہ بخوبی پیدا ہوجاتا ہے - تب بچہ ایک پاؤن پہیلاکر اور دوسرا شکم پر سکیڑکر بیہوش جیت پڑا رہتا ہی ہاتہہ بچہ کی تہرتہرانے لگتی ہین اور انسی وہ اپنی لب اور ناک کو نوچتا رہتا ہے حتی کہ خون نکل پڑتا ہے یا ایک ہاتہہ شرمگاہ پر رہتا ہے اور دوسرے کو بچہ اپنی چہرہ اور سر پر پہیرتا رہتا ہے کبہی تو سرد اور کبہی گرم اور کبہی چہرہ سرخ اور کبہی پہیکا رہتا ہے نبض جلد پر نہایت کمزور چلتی ہی آخرکار صرف قلب پر ہاتہہ رکہنی سی نبض کی حرکت محسوس ہوتی ہے اب تپلیان بی حس اور پہیل جاتی ہین اور اونکو روشنی بری معلوم نہین ہوتی - اور حالت بیہوشی مین بچہ کا منہہ خود بخود حرکت کرتا رہتا ہی گویا وہ کوئی چیز چبا رہا یا نگل رہا ہے - بعض دفعہ ایکہی مرتبہ کنولشن ہوکر بچہ راہی عدم کا ہوجاتا ہے یا چند روز تک زندہ بہی رہ سکتا ہے اور سب علامات ردیہ ظاہر ہوکر بچہ کو ہلاک کرڈالتی ہین - یاد رکہنا چاہئی کہ اکیوٹ - ہائیڈروکفلس جس طور سی بیان کیا گیا ہے ہمیشہ اسی طور سے نہین ظاہر ہوتا ہی ہر مریض مین کچہہ نہ کچہہ فرق ضرور پایا جاتا ہے مثلاً کسی کو بہ نسبت دوسرے کی کنولشن ابتدا ہی مین ہوجاتا ہے اور کسیکو ساری جسم مین اور کسی کو صرف ایکہی طرف ہوتا ہی اور کسیکو بعد کنولشن کی فالج ہوجاتا ہے اور کسی کے ہاتہہ پاؤن کہچکر صرف اینٹہی رہتی ہین علاوہ برین کبہی تو بیہوشی رفتہ رفتہ طاری ہوتی ہے اور کبہی دفعتاً ہوجاتی ہے اور کوئی بیمار ایک عرصہ تک بیہوش رہتا ہی اور کوئی جلد مرجاتا - لیکن علامتونکی

بچہ بالکل مغموم اور متفکر رہتا ہے طاقت بیٹھنے کی نہین رہتی اور ہمیشہ
سونا چاہتا ہے آنکھین اکثر بند اور پیشانی پر شکن چڑھا رہتا ہی کیونکہ
اوسکو روشنی کی برداشت نہین ہوتی - جسم خشک چہرہ سرخ اور
سر اکثر گرم رہتا ہے - بچہ کو حرکت کرنے مین تکلیف ہوتی ہی اور
جبتک بلایا نہ جاوے خواب ناک پڑا رہتا ہے - گفتگو با ہوش
لیکن بہت کم کرتا ہے - مزاج چڑچڑا اور ہمیشہ آہ سرد بہرتا رہتا ہے
یا زور زور سے چیخین مار کر درد سر کی شکایت کرتا ہے - جب رات
آتی ہی تب علامتون کی شدت زیادہ ہوتی ہے اور بچہ کبھی تو زور
زور سی روتا ہے اور کبھی ہذیان مین بکتا رہتا ہی - نبض کمزور اور
آہستہ چلتی ہے - اس درجہ کے ابتدا ہی مین قی اکثر موقوف ہوجاتی
ہی لیکن اسکے موقوف ہونے سے کچھ بچہ کے کھانی پینی کی اشتہا بڑہتی
نہین ہے - پاخانہ بہ نسبت درجہ اول کے زیادہ قبض ہوجاتا ہے اور
اجابت بہی اسی طور پر غیر معمولی آتی ہی اور انتڑیون سے ریح
بالکل دور ہوجاتی ہے اور شکم دب جاتا ہے - جب درجہ سوم اس مرض
کا آتا ہے تب بچہ کو اسقدر غفلت طاری ہوتی ہے کہ اوس حالت سی
اوسکو اوٹھانا دشوار ہوجاتا ہے اور بعض دفعہ کنولشن ہوکر
بچہ بالکل بیہوش ہوجاتا ہے - اور کن - ولشن کے وقت جسم کی
ایک جانب پر بہ نسبت دوسرے کی بہت زیادہ تشنج ہوتا ہی اور بعد
رفع ہوجانی نوبت کی ایک جانب یا تو کسی قدر یا بالکل سن ہوجاتی ہے
اور دوسری جانب خود بخود حرکت کرتی رہتی ہے یاد رکھنا چاہئے
کہ کن - ولشن - کی وقت جس جانب مین تشنج زیادہ ہوتا ہی ہمیشہ نہین

کم ہوتی ہے اور بعض دفعہ اکل و شرب دونون سے نفرت ہوتی ہی۔
بعض دفعہ صرف کہانیکے بعد ہی بچہ قی کر دیتا ہے اور کبھی خلو معدہ مین
بہی قے ہو جاتی ہے کہ جس سے ایک سبز رنگ کی رطوبت نکلتی ہے
پر بچہ کو اوس قے سے کچھہ بہی افاقہ نہین ہوتا۔ بچہ کو دو یا
تین دفعہ کے زیادہ قی نہین ہوتی ہے لیکن کئی روز تک متواتر ہوتی
رہتی ہی اور اسکا سر گران و درد سر زیادہ ہوتا جاتا ہی اور شکم اسحالتمین بگڑا رہتا ہی کیونکہ
مریض کو ابتدا ہی سے قبض رہتا ہے اور پاخانہ اکثر کم و مختلف رنگکا اور بدبودار آتا ہے جسمین صفرا بہت
کم ہوتا ہے۔ زبان خشک نہین ہوتی اور کنارے اور نوک اسکی
اکثر سرخ ہوتی ہے اور اسکا درمیانہ حصہ سفید ہوتا ہے جسم خشک لیکن
بہت گرم نہین ہوتا۔ نتہنی خشک آنکہین مکدر۔ نبض تیز اور بعقاعدہ
بچہ خواب آلودہ رہتا ہے اور بعض دفعہ دن مین دو یا تین دفعہ
سونا چاہتا ہے لیکن بےچین رہتا ہی اور اچھی طور پر سو نہین سکتا
دانت پیستا ہے سوتی وقت آنکہین نیم وا رہتی ہین اور ذرہ سی آواز
مین یا بلا کسی سبب کے بچہ خوف کہا کر چونک پڑتا ہے اور رات کیوقت
اوسکو بتی کی روشنی کی برداشت نہین ہوتی۔ ایسا ہرگز قیاس
نکرنا چاہیے کہ یہ ساری علامتین ایکہی بچہ مین پائی جاتی ہین اور اگر
موجود بہی ہون تو برابر ایکسان نہین رہتی ہین اور بچہ کی حالت
ہر لحظہ بدلتی رہتی ہے کیونکہ کبھی تو وہ خوش اور کبھی مغموم رہتا ہی
یہہ درجہ اکثر چار یا پانچ روز تک رہتا ہے اگر اوس وقت مرض اسکی
تشخیص نہو سکے یا علاج سے کچھہ فایدہ نہو تو دوسرے درجہ کی علامتین
پیدا ہونے لگتی ہین کہ جس وقت یہہ مرض لا علاج ہو جاتا ہی اس درجہ مین

اسکر افیولس مزاج کی بچون کو ہوجاتا ہے - پہلی کو - ان - کف - لائی
ٹس - بولتی ہین - اور دوسرے کو اکیوٹ - ہائیڈرو کفلس کہتی ہین
لیکن پہلی قسم کا انفلامیشن بچونکو بہت ہی کم ہوتا ہے +

علامات - اس مرض کے تین درجہ مین منقسم ہین +

اول درجہ مین بہتیری علامات دماغ کی کنجشچن کی پائی جاتی ہین
اور بخار رہا کرتا ہے جسکی آمد و رفت کا کچھ ٹھکانا نہین بچہ مغموم
رہتا ہے اور اوسکا مزاج چڑچڑا ہوجاتا ہے - حرکت کرنے مین سست
معلوم ہوتا ہی اور روزمرہ کا کھیل کود اوسکو نہین بہاتا - اور بعض دفعہ
طبیعت لگین اوسکے اسقدر اختلاف بڑھ جاتا ہے کہ کھیلتی کھیلتے دفعتاً
رک جاتا ہے اور دوڑکر اپنے سرکو اپنی والدہ کے آغوش مین
چھپاتا ہے اور اپنی ہاتھ سے سرکو پکڑکر درد سر کی شکایت کرتا ہی
یا صرف یہی کہتا ہے کہ مین اب تھک گیا ہون اور سونا چاہتا ہون
اور بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ سر اوسکا گھوم جاتا ہے تب وہ ہچکچاسا
کھڑا ہوکر ادہر اودہر تکتا ہے اور جب یہہ علامت رفع ہوجاتی ہے
تب یا تو وہ رودیتا ہے یا ہوش ہین اگر پہر کھیل مین مشغول ہوجاتا ہے
اور بچہ اگر ننہا ہو تو اپنی دائی کے آغوش مین خوف کھاکر اوسکو
لپٹ جاتا ہے جو بچہ چل پہر سکتے ہین تو وہ چلتی وقت اپنی ایک پاؤنکو
گھسیٹہ لیتی ہین اور رک رک کر چلتے ہین - اشتہا اکثر خراب رہتی ہے
اور بعض دفعہ ایسی مثلون کہ کھیلتے کھیلتے دفعتاً بچہ غذا مانگ بیٹھتا ہی
اور کبھی جب غذا دی جاتی ہے تب انکار کرتا ہی اور بعض اوقات کھانے کے
وقت اوسکو ابکائیان آتی ہین اور قی کرنے چاہتا ہے تشنگی اکثر

اور گرم پانی اونمک یا آب گرم مین رائی گھولکر اوسکی ٹھنڈویل -
کراوین - اگر ساتھہ اس بیماری کے بچہ کو دست لگ جاوین اور
ہاضمہ اوسکا بگڑجاوے تو غذا اوسکو اچھی دیوین اور اس نسخہ کا
استعمال کرین جو تین مہینہ کے بچہ کی لئے مفید ہے +

نسخہ

اکسٹراکٹ - اف - سنکونا ——————— ۳ - گرین
کمپاونڈ ٹنکچر - اف - سنکونا ——————— ۸ - بوند
عرق سونف ——————— ۱ - ڈرام

سبکو ملاکر ایک خوراک کرین اور ایسی تین خوراک ہمراہ دودھ کے
دن مین تین دفعہ پلاوین - اور جون جون بچہ کو افاقہ ہوتا جاوی
اوسکو تبدیل آب وہوا کراوین اور اس نسخہ کو استعمال میں لاوین
جو تین مہینہ کے بچہ کی لئے موزون ہے +

نسخہ

سائٹریٹ - اف ایرن - اینڈ - کونائین ——————— ۱ - گرین
سیرپ ——————— ۲۰ بوند
ڈسٹلڈ واٹر ——————— ۲۰ بوند

سب کو ملاکر ایک خوراک کرین اور ایسی تین خوراک دنمین تین مرتبہ پلاوین +

---

۲ - اکیوٹ - ہائیڈروکفلس

واضح ہو کہ بچون کے دماغ مین دو قسم کا انفلامیشن ہوا کرتا ہے
ایک تو وہ جو بعض دفعہ تندرست بچونکو ہوتا ہے اور دوسرا جو انکو

کریں تو اس حالت کا علاج نرمی سے کرنا چاہیے چنانچہ اس صورت میں بعض بعض
فصد کے جونکین لگا وین اور غذا ہلکی دیوین صبح و شام تغسیل آب گرم
کرا دین اور تیز جلاب کا استعمال نکریں ملینات مثلاً کیا لومل ہمراہ رو برب
کے دن مین ایک یا دو دفعہ دیوین - چوتہائی گرین کیا لومل اور دو گرین
رو برب تین مہینہ کے بچہ کی لئے کافی ہے اور اگر بخار موجود ہو اور بچہ
دن کی وقت بیقرار رہا اور اوسکو شدت سی قے نہ آتی ہو تو اس نسخہ
کا استعمال کریں جو تین مہینہ کے بچہ کی لئے موزون ہے +

نسخہ

بائی - کار - بونٹ - اف - پوٹاس	۲ - گرین
سائٹرک - اسڈ	۱ - گرین
وائنیم - اپی - کے - کوانا -	۳ - بوند
ٹینکچر اف - ہائیو - سئی - مس	۳ بوند
سرپ	۲۰ بوند
ڈیسٹلڈ واٹر	۲۰ - بوند

سبکو ملاکر ایک خوراک کریں اور ایسی ایک خوراک چھہ چھہ گہنٹہ بعد
بلا وین +

علاج - بی - سیو - کن جنشن - کا اسحالت مین فصد کی ضرورت
نہین ہوتی اور اگر جونکین لگا وین تو صرف اسی مطلب سی لگانا
چاہئی کہ جسّے دماغ کی رگون کا تنقیہ ہو جاوے اور اس خیال سے
نہین کہ خون نکالکر بچہ کو آرام کریں - لیکن سب سی زیادہ تر خیال
اسباب کا رکہنا چاہئی کہ بچہ کو غذا اچھی ملی اور پاخانہ اچھی طور آوی

پیدا ہوگیا ہو تو فوراً اوسے کرانی چاہئی کہ جو علاج اور حالتون مین مفید ہوا بلکہ مہلک ہوتا ہے علی ہذالقیاس اگر یہہ بیماری دماغ مین صدمہ پہنچنے کے باعث یا دانت نکلنی کے سبب سی پیدا ہو تو ایسا ہی علاج کرین۔ اگر دیکہین کہ خون کے نکالنے سے بھی بچہ کو افاقہ نہین ہوا تو اوسکو ایسی مکان مین رکہین کہ جو سرد اور شور وغل سے محفوظ ہو اور سر پر اوسکی سردی لگاوین (دیکہو فرابادین صبیان) اور چونکہ ابتدا ہی سے اس مرض مین قبض رہا کرتا ہے تو ایک کڑا جلاب ضرور دیوین اگر ان ترکیبونسی بچہ کو افاقہ ہو جاوے تاہم چندروز تک اوسکا علاج جاری رکہنا چاہئی چنانچہ ملینات سے دست خلاصہ رکہین مثلاً تہوڑی تہوڑی مقدار مین دن کے اندر دو یا تین مرتبہ کیالومل کا استعمال کرین یا اس نسخہ کی ساتھہ کیالومل کہلاوین +

نسخہ

نائیٹر ———— ۵۔ گرین

سلفٹ اف۔مگنی۔شیا ———— ۱۲۔ گرین

سرپ۔اف۔لمن ———— ۲ ڈرام

ڈیسٹلڈ واٹر ———— ۹۔ ڈرام

سبکو ملاکر بمقدار ایک ڈرام کے دن مین تین مرتبہ پلاوین۔ یہہ نسخہ ۲ مہینہ کے بچہ کے واسطے موزون ہے۔ لیکن یاد رہی کہ یہہ تیز علاج ہر حالت مین جائز نہین ہے مثلاً جب یہہ بیماری بتدریج پیدا ہو تو خفیف بخار اور گاہے گاہے قی اور قبض کے اور بچہ کی بہوک مر جاوے نیند سنجوبی نہ آوے اور بچہ درد سر یا دست و پا یا بر کہو منی کی شکایت

دوم علامات - پی - سیو - کنجشچن - جن بچونکو ایک مدت سی شدید
ہوپنگ کاف - رہتا ہے اکثر اونکی چہرہ اور لبون مین تہیج یعنی ورم
پایا جاتا ہی اور رنگت اونکی اودی ہوتی ہے اور چہرہ فکرمند نظر آتا ہی
اور بچہ اپنے سر کی نہایت شکایت کرتا ہے لیکن جسم اوسکا مرطوب اور
سرد رہتا ہے اور نبض اگرچہ بلد چلتی ہے پر ملایم ہوتی ہے - ان علامات سی
یہی ثابت ہوتا ہے کہ دماغ کی رگین خون سے پر ہین *

اسباب - جس کسی سبب سی بچہ کی سر مین زیادہ خون پہنچتا ہے - وہی
باعث - اک - ٹیو - کنجشچن - کا ہوتا ہے مثلاً چیچک کے نکلتے وقت یا
دانت کی نکلتی وقت یا طپش آفتاب یا سر پر صدمہ پہنچنا بواعث - اک - ٹیو
کنجشچن کے ہین اور جس کسی سبب سی دماغ کا خون بہت رک رک کر
لوٹتا ہے وہ باعث - پی - سیو - کنجشچن کا ہوتا ہے مثلاً ہوپنگ کاف
مین اس قسم کا کنجشچن اکثر ہوا کرتا ہے یا جب گہیگہہ کی مرض مین گلو
کی رگون کے دب جانیسی یا جب کوئی برانکیل گلانڈ مادہ ٹیوبرکل
کی پیدا ہونے سی بڑا ہو جاتا ہے اور گلے کے جو - گیو - لر - وین کو دباتا
ہی تب بہی یہہ مرض پیدا ہوتا ہے اور بسبب خراب ہوا یا خراب غذا کی
دوران خون سست پڑ جاتا ہے تبہی اس قسم کا کنجشچن ہوجاتا ہی +

علاج - اک - ٹیو - کنجشچن - اس مرض کے علاج کی لئے کوئی خاص قاعدہ
مقرر کرنا مشکل ہے کیونکہ بواعث اسکے مختلف ہین پس سبب کو
دریافت کرکے اس بیماری کا علاج کرنا چاہئے مثلاً اگر چیچک مین یہہ
مرض ہوجاوے تو اون قواعد کی پابند رہکر جو قرابادین قشبایان مین
بتلائی گئے ہین فصد یا جونکین لگانی چاہئین اگر یہہ مرض نداخل کی باعث

اوسکو تکلیف ہوتی ہے اور جن بچون کی عمر زیادہ ہوتی ہے وہ خود ہی
سر درد کی شکایت کرتے ہین - اکثر اس مرض مین تے بھی متواتر ہوتے
ہی - یاد رکھنا چاہئی کہ یہہ علامت قی کی اکثر دماغ کی بیماری مین ظاہر
ہوتی ہے لیکن اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ قبل از ظاہر ہونے کسی مرض
دماغ کے بچہ بیشتر ہی سے قی کرنے لگتا ہے - اس مرض مین جو بخار
ہوتا ہے اوسکی شدت اور آمد و رفت کی اوقات مین اختلاف پایا
جاتا ہے لیکن نبض اکثر جلد جلد چلتی ہے اور اگر بچہ کی سر کی ہڈیان سخت
نہو گئی ہون تو سامنے کا یافوخ تنا ہوا اور اونچا اور اوسکے اندر سے
دماغ کی تڑپ نظر آتی ہے - نیند بچہ کی ٹوٹ ٹوٹ جاتی ہے اور وہ اکثر
چونک چونک پڑتا ہے اور بعض دفعہ اوسکے چہرہ کے عضلون اور
ہاتھون کی ٹینڈلون مین اختلاج ہوا کرتا ہی اسحالت مین بچہ کئی
روز تک رہکر بلا علاج کی تندرست ہو جا سکتا ہے لیکن اوسی سبب سے
یہہ بیماری پھر لوٹ سکتی ہے چنانچہ دانت نکلنے مین یہہ بات ہوتی
ہی کہ جب کوئی دانت نکل پڑتا ہے تب فوراً یہہ علامات رفع ہو جاتے
ہین اور بچہ تندرست نظر آتا ہے لیکن جب دوسرا دانت نکلنی لگتا ہی
تب پھر وے علامات عود کرتی ہین اور اگرچہ بعض دفعہ یہہ علامتین
جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے خود بخود رفع ہو جاتی ہین تاہم اسباب پر
اعتماد نکرنا چاہئی کیونکہ ان علامتون کے ظاہر ہونی سے بعض دفعہ
یہہ ثابت ہوتا ہے کہ مرض - اکیوٹ - ہائیڈروکفلس ظاہر ہونے
والا ہی اور گو یہہ بات نہ بھی ثابت ہو تاہم دماغ مین اجتماع خونکا
ہونا ایک خوفناک بلکہ بعض دفعہ مہلک مرض ہوتا ہی +

لہذا اکیا لومل ایک یا دو گرین رات کو کہلاوی اور صبح کو سنا مکسچر یا کسٹر آیل پلاوی اور یہہ بہی لازم ہے کہ پاؤنکی ایک ہنڈلی یا بازو یا کان کے پیچھے ایک چہوٹا سا پلسٹر لگایا جاوے اور کئی ہفتہ تک اوسکی زخم کو کنتہراڈس آئینٹ منٹ یا ساون آئینٹ منٹ سی ڈریس کرکے اوسکا مواد جاری رکہا جاوی اگر پلسٹر کا لگانا منظور نہو تو مقامات مذکورہ بالا پر ٹارٹار ایمیٹک آئینٹ منٹ کی مالش کرے اور جن بچونکو کنولشن کا خوف ہوا ونکی غذا کی بڑی احتیاط چاہیئے مخفی نرہی کہ جب کنولشن ہونیوالا ہوتا ہے تو بچہ کے ہاتہہ کا انگوٹہا ہتہیلی کی طرف گہوم جاتا ہے یہہ علامت ایسی معتبر ہے کہ اوسکے ظاہر ہونے سی یہی گمان ہوتا ہے کہ اب کنولشن شروع ہونے والا ہے اور بمجرد ظاہر ہونی اس علامت کی بچہ کی دانت اور غذا اور بچانہ کا خیال رکہنا چاہیے +

ا - کن - جسٹیجن - آفدی برین

یعنی دماغ میں خون کا جمع ہونا یہہ دو طور کا ہوتا ہے ایک تو اکِ ٹیو - یعنی شدید - دوسرا - پی سیو - یعنی خفیف -

اوّل اکِ - ٹیو - کن - جسٹیجن +

علامات - یا تو یہہ مرض دفعتاً پیدا ہوکر اسقدر خوفناک ہوجاسکتا ہے کہ جسکا علاج فوراً کرنا چاہئے یا یہہ بیماری اسطور سی شروع ہوتی ہے کہ بچہ بی چین اور چند روز تک اوسکو قبض رہتا ہے اور تب سر اوسکا بتدریج گرم ہوتا جاتا ہے اور طبیعت بچہ کی بے چین اور مزاج بگڑ جاتا ہی اور روشنی اور شور وغل سے یا دفعتاً حرکت کرنیسے

مرض - ایوپلکسی یا دماغ مین بہت اجتماع خون کی باعث پیدا ہوتا ہے
جلبیا بعض دفعہ مرض ہوپنگ - کاف - یا تشنجی کروپ کے اندر ہوا
کرتا ہے +

علاج بجرد شروع ہونی علامات کنولشن کی بچہ کو گرم پانی مین بٹھلاوی
اور اوسکے سر پہ سرد پانی ڈالے اور فوراً دو یا تین گرین کیالومل
کہلا کر بعد ایک گہنٹے کے کسٹر آیل یا سنا مکسچر یا اسکاموفی کا جلاب دیوی
مگر اس مرض مین کسٹر آیل اور روغن تارپین کا جلاب بہت مفید ہے
بچہ کو گرم پانی سے اٹہا کر ایک لمبا سا مسٹرڈ پلاسٹر اوسکی ریڑہ کی ہڈی
پر گردن سے لیکر سیکرم ہڈی تک لگا دیوی اور ایک مسٹرڈ پلاسٹر
پاؤن کے تلو نپر بہی لگاوے - بر تقدیرِ اگر پہر بہی کنولشن ہوجاوی
تو کن پٹی پر جونکین لگاوی مگر جونکون کا لگانا صرف اوسی حالت مین
جایز ہی کہ جب بچہ کے جسم مین زیادتی خون کی پائی جاوی اگر بعد
کہلکر آنی دستونکی بہی کنولشن کی علامات موجود رہین تو لاڈنم اور
پانی ملا کر پچکاری کرنے سی علامات مذکورہ کو بہت آفاقہ ہوتا ہے -
لاڈنم کی پچکاری کو بعد چار چار گہنٹے کے دی سکتے ہین سر کو آب سرد سی
تر رکہی - اگر اسبابات کا ذرا بہی گمان ہو کہ دانت نکلنی والے ہین - تو
مسوڑونکو پانچ دینا چاہئی تاہم اگر کنولشن کی علامتین جاری رہین
تو بعد دو دو گہنٹے کے کیالومل کا استعمال کری اور بذریعہ مسہلات کی
ملئین رکہی اور بعوض مسٹرڈ پلاسٹر کے ریڑہ کی ہڈی پر ایک بلسٹر ڈیڑہ انچ
چوڑا اور چہہ سے آٹہہ انچ تک لمبا لگا دہی اور بعد رفع ہوجانے علامات
[illegible] پانچ [illegible] ات ضرور ہی کہ کئی روز تک بیمار کا دست ملئین رہی

ہین کہ سفیدی نظر آتی ہے اور تپلیان دفعتاً پہیل جاتی ہین اور چہرہ نہایت
خوف ناک اور فکر مند ہو جاتا ہے اور بچہ یا تو چیخ مارتا ہے یا بعض دفعہ
رونے لگتا ہے غرض کہ یہ اخیر کی علامتین ایسی ہین کہ انکی ظاہر ہونیسے
کن-ولشن کے ہو جانیکا نہایت خوف ہوتا ہے +

علامات خاص کنولشن - کی نوبت کی - چہرہ کے عضلے پہڑکنے ہین پہلے تو سارا
جسم سخت اور بے حرکت رہتا ہے اور بعد تہوڑے ہی عرصہ کے پہڑکنے
لگتا ہے سر اور گردن پیچہے کو کہچ جاتی ہے اور بچہ ہاتہہ پاؤن مارنے
لگتا ہے کبہی تو بے حرکت صرف بعض عضلون ہی مین ہوتی ہین اور کبہی جسم
کی صرف ایکہی جانب پر محدود رہتی ہین اور بچہ بالکل بیہوش و بیحس
ہو جاتا ہے - انکہون مین ٹکٹکی بندہ جاتی ہے اور بصارت جاتی رہتی
ہے پتلیان بیحرکت اور یا تو سکڑی رہتی ہین یا پہیل جاتی ہین +
کانون کی شنوائی جاتی رہتی ہے نبض کمزور اور اسقدر جلد جلد چلتی
ہے کہ بعض دفعہ اوسکا شمار کرنا دشوار ہوتا ہے - تنفس جلد جلد بقاعدہ
اور ساتہہ تکلیف کے لیا جاتا ہے اور جسم بچہ کا عرق عرق ہو جاتا ہے جب
یہہ علامتین ایک یا ۱۰ منٹ یا ایک یا زیادہ گہنٹہ تک رہتی ہین تب
کنولشن موقوف ہو جاتا ہے اوس وقت بچہ یا تو سو جاتا یا تہوڑے
عرصہ تک ہہچک سا رہ جاتا ہے یا رونے لگتا ہے اور یا تو ہوش مین
آجاتا ہے یا پہر بیہوش ہو کر بالکل بے حرکت رہتا ہے یا چند عضلون مین
اختلاج ہونے لگتا ہے یا یہہ بات ہوتی ہے کہ کن ولشن کی نوبت ہی کی
اندر طفل مسافر راہ عدم کا ہو جاتا ہے لیکن یہہ بات خاصکر اسوقت
ہوتی ہے کہ جب بسبب اگلی بیماری کی بچہ کمزور ہو گیا ہو یا جب کنولشن

چیچک نکلنےوالی ہے اور یہہ بہی بات قابل یاد رکہنی کے ہے کہ دماغ مین جیسے زیادتی خون کی باعث ۔ کنولشن ہو جاتا ہے اوسی طور پہ یہہ علامت کمی خون کی سبب بہی پیدا ہوسکتی ہے +

علامات پیشیرو ۔ قبل از شروع ہونی خاص نوبت کے پہلی یے علامتین پیدا ہوتی ہین کہ بچہ اس ڈہپ سے پڑا رہتا ہے کہ گویا سوتا ہے او نیم وا آنکہون سے پلکین جہپکاتا ہے اوسکے چہرہ کے عضلے آہستہ آہستہ پہڑکتی ہین اور لبین اسطور سے ہلتی ہین کہ گویا بچہ مسکرا رہا ہے جب یی حالتین طول پکڑ جاتی ہین تب بچہ سانسین تکلیف سے لیتا ہے ۔ اور بعض اوقات چند لمحہ کی لئی دم رک بہی جاتا ہے اور تب دہن کے چارون طرف ایک اودی جگہ پیدا ہو جاتی ہے ذرہ سی آواز سے بچہ جاگ پڑتا ہے اور کرہانی لگتا ہے اور نیند مین دودہ ڈالتا ہے اور اکثر شکم سے بہت سی ریح نکل جاتی ہے ۔ اگر یہہ علامتین بسبب امتلا یا بدہضمی کے پیدا ہون تو بمجرد رفع ہونے خرابی شکم کی وی مفقود ہوجاتی ہین اور جبتک زیادہ تر شدید پیشیرو علامتین ظاہر نہون خاص مرض ۔ کنولشن کی بہی ظاہر ہونے کا اندیشہ نہین ہوتا لیکن اس مرض کے پیدا ہونیکا زیادہ تر اندیشہ اوس حالت مین ہوتا ہے کہ جب یا تو عادتًا یا سوتی وقت بچہ کے ہاتہہ کے انگہوٹہی طرف ہتہیلی کے مڑاتی ہین اور سوتی وقت بچہ کی آنکہین نیم وا رہتی ہین اور اختلاج صرف چہرہ کی عضلون ہی مین نہین ہوتا بلکہ دست و پا بہی پہڑکتے لگتی ہین اور جب بچہ دفعتًا چونک پڑتا ہے تو اوس وقت اوسکا چہرہ سرخ یا اودا پڑ جاتا ہے اور اوسکی آنکہین اسطور سی کہلی رہتی ہی

دماغ کے فعلون کو بگاڑ دیا ہے۔ اور بعض اوقات جب بچون کو تشنج
ہوتا ہی تو وہ تشنج نتیجہ کسی خاص مرض دماغ کا نہین ہوتا بلکہ صرف
اسی باعث ہوتا ہے کہ بچہ کے دماغ کی رگین بہ نسبت جوانون کے خون سے
جلد بہر ہو جاتی ہین اور اسلئے بچہ کی دماغ مین - کن - جسٹچن - یعنے
اجتماع خون کا ہو کر کن - ولشن - ہو جاتا ہے مثلاً اس قسم کا کنولشن
مرض کروپ مین ہو جایا کرتا ہے کیونکہ اس مرض کے سبب تکلیف تنفس
کی دماغ کا خون بخوبی لوٹ نہین سکتا اور اس باعث وہان پر خون
جمع ہو کر بچہ کو کن - ولشن - ہو جاتا ہے لیکن جب وہ تکلیف رفع ہو جاتی
ہی تب کنولشن بہی فوراً دفع ہو جاتا ہے +

اکسائی ٹنگ کاز - جوانون کو بخار مین لرزہ ہوتا ہے لیکن بچون کو بعوض
لرزہ کی کن - ولشن ہو جایا کرتا ہے علاوہ برین پاخانہ کا قبض -
شکم کے اندر کرم کا ہونا گردہ مین پتھر کا ہونا دانتون کا تکلیف سے
نکلنا ایسے ساری باعث کن - ولشن کے پیدا کرنے کے ہین - پس
ہر حالت کن - ولشن مین حکیم کو یہہ دریافت کرنا چاہیے کہ کس مقام
کی خراش کی باعث بچہ کو کن - ولشن ہوا ہے - چنانچہ اگر نوبت -
اس بیماری کی کسی شدید مرض کے درجہ اخیر مین ہوا کرین تو اسی
یہہ معلوم کرنا چاہیے کہ اب موت عنقریب ہی - اگر کن - ولشن - ہونیک
کاف - کی اندر ہو جاوی تو اس سے دماغ مین - کن - جسٹچن ثابت
ہوتا ہے اگر یہہ مرض کسی تندرست بچہ کو ہو جاوی تو اسسے معدہ کا
امتلا اور یہہ ثابت ہوتا ہے کہ بچہ نے کوئی شے ثقیل کہائی ہے
اور اگر انمین سے کوئی بہی بات نہو تو شاید یہہ ہو سکتا ہے کہ بچہ کو

ہوجاتا ہے بچون کی نظام عصبی کی بیماریون کا تجربہ حاصل کرنا مشکل ہی
کیونکہ جب اونکو یہہ امراض ہوا کرتی ہین اور اونکی ہوش وحواس و
حس وحرکت مین فرق پڑجاتا ہے تو ان علامتون کو وے بالکل
بیان نہین کرسکتے اور اسلئے حکیم تشخیص مین غلطی کہا جاتا ہے۔ ایک
عام علامت دماغ کی بیماریون کی۔کن۔ولشن۔ہے۔ اور چونکہ بچونکو
کن۔ولشن۔ اکثر ہوجایا کرتا ہے اسلئے اسکا بیان علیحدہ کرنا ہر ضرور
ہے

بیان کنولشن۔یعنی ام الصبیان

واضح ہو کہ جب دماغ مین کوئی شدید مرض ہوتا ہے تو اسکی کسی نہ کسی
درجہ مین یہہ علامت اکثر پیدا ہوتی ہے اور اسبات کو یاد رکھنا چاہئے
کہ جس طرح جوانون کو ہذیان ہوا کرتا ہے اور وہ واہیات بکنے
لگتی ہین۔ اوسی طور پہ بچونکو کنولشن ہوجایا کرتا ہے کہ جو علامت
ہذیان کی نہایت مشابہت ہے۔ ساری جسم کی اندر دو ہی معتبر
فعل ہین ایک تو حس اور دوسرا حرکت۔ لیکن بچپن مین دماغ کا
فعل صرف جسم کی حرکت کی انتظام کے لئے زیادہ تر مصروف رہتا ہی
کیونکہ عہد طفولیت مین دماغ اس قابل نہین ہوتا کہ اسکی معتبر ترین
افعال مثلاً ادراک فہم اور عقل کا انتظام ہوسکے۔ پس بچونکی شدید
امراض مین مثلاً شدید۔نیو۔مو۔نیا وغیرہ مین جب اونکو کنولشن
ہوتا ہے تو اسسے ایسا قیاس نکرنا چاہے کہ دماغ کے اندر کوئی
نئی بیماری ہوئی ہے۔ بلکہ اسسے یہہ گمان کرنا چاہی کہ مرض مذکور
یعنی۔نیو۔مونیا۔ اسقدر شدید ہیگا کہ اسنے ساری جسم کی اور خاصکر

باب اول

امراض دماغ و اعصاب

واضح ہو کہ نقشہ جات موت سے یہہ بات ثابت ہی کہ دماغ اور اعصاب کی بیماری
سی اکثر بچہ مرجاتے ہین اور وجہ اسکی دو معلوم ہوتی ہین +

اول - یہہ کہ جسم کے اندر سوا رحم محمولہ کے اور کوئی عضو اسقدر جلد نہین
بڑہتا ہے کہ جسقدر بچون کا دماغ بڑہا کرتا ہے کیونکہ دو ہی برس کی عمر
کی اندر مقدار اس عضو کے دونی ہو جاتی ہی اور ساتوین سال تک یہہ
قریب اپنی کمال کو پہنچ جاتا ہے - پس اسی واسطے بچون کے دماغ مین بہ نسبت
جوانون کے زیادہ تر مرض ہوا کرتا ہے +

دوسری - وجہ بچون کے دماغ مین زیادہ تر بیماری ہونے کی یہہ ہے
کہ انکی کاسہ سر کے ہڈیان ملائیم ہوتی ہین اور جوڑ مضبوط نہین ہوتے
اسلئے دماغ کی رگون کو بخوبی سہارا نہین ملتا - پس بچہ کی سر کا دوران
خون جب کسی وجہ سے بگڑ جاتا ہے - مثلاً ہوپنگ کاف - کی نوبت کی
وقت اگر وریدون کا خون کثیف دماغ سی بخوبی واپس نہ آسکے یا بخار
کی شروع مین یا کسی عضو رئیس کے انفلامیشن کے اندر جب شرائین کا
دوران خون تیز ہو جاتا ہے تب دماغ مین اجتماع خون ہوکر بچہ کو کنولشن

اگر بچہ اوس آلہ کو دیکھکر خوف نہ کہا جائے تو اوسکو دیکھکر وہ یہہ سمجھیگا کہ حکیم صاحب یہہ کہلونا ہما۔ری ہی بہلانی کے لئی لائے ہین اور یہہ سمجھکر ہماری اوس بازی مین وہ بہی شریک ہوجاویگا اور اوس آلہ سے کہیلنے لگیگا +

دہن بچون کی زبان اور مسوڑونکا حال دریافت کرنا نہایت مشکل ہے اگر پہلے پہل بچہ نے رو دیا تو اوسکی زبان کو دیکہہ لینا چاہی اور اگر ضرورت ہو تو اوسکے مسوڑون پر بہی اپنی انگلی پہیر لینی چاہیے ورنہ دہن کا امتحان اگر سب سی پیچھے کیا جاوے تو بہتر ہی اور اگر پہلے پہل بچہ نہ روی تو سب اعضائی کے امتحان سے پیچھے اپنی انگلی سی اوسکی لبونکو چہونا چاہیے کہ جتنے بچہ آپ ہی منہہ کہول دیگا تب اوسکی زبان حلق اور مسوڑونکا امتحان بخوبی کرسکتے ہین۔ لیکن جن بچونکی عمر کسی قدر زیادہ ہوتی ہی اونکو اسباب کی لئی بہت بہلانا پڑتا ہے - علاوہ ان باتون کے یہہ بہی دریافت کرنا ضرور ہے کہ وہ مرض کیونکر شروع ہوا اور اوسکے ابتدائی علامتین کیا تہین کیونکہ اس سے بھی تشخیص کو بہت مدد ملتی ہے +

حال پشت پر کان لگا کر سننے سے بخوبی دریافت ہو سکتا ہے کسلیئے کہ ننہے بچہ اکثر شب و روز چت لیٹے رہا کرتے ہین کہ جس باعث سارا خون پہیپہڑون کا اسی جانب کو رجوع ہوتا ہے اور بلغم بہی اسی جانب کی برانکیل۔ٹیوب مین زیادہ تر رجوع ہوتا ہے بہ نسبت اور حصہ پہیپہڑے کے۔ پس اگر یہہ بات دریافت ہو جاوے کہ پہیپہڑون کے پیچھے کی جانب مین ہوا کی آمد و رفت بخوبی ہے اور اگر اوس جانب مین بہت زیادہ۔کریپی ٹینٹ۔رانکس۔بہی نہ سنائی دیوے تو اس سے یہہ سمجھنا چاہیے کہ پہیپہڑون کے سامنے کی جانب مین کوئی ایسی مہلک بیماری نہین ہے +

جب تمنے ساری پیٹھہ پر کان لگا کر بخوبی سُن لیا تب اسپر۔پرکشن کرنا چاہیے اور پہلی پرکشن اور پیچھے اسکلٹی ٹیشن۔ ہرگز نکرنا چاہیے جیسا جوانون مین اکثر کیا کرتے ہین کیونکہ اگرچہ کتنی ہی آہستگی سے پرکشن کرو تاہم بچہ چیخ پڑتا ہے کہ جس سے پہر اوسکے سینہ کی آواز سننے اکثر مشکل ہو جاتی ہے۔ اپنے ہاتہہ کی انگلیان سینہ پر جما کر آہستہ آہستہ ٹہونکنا چاہئے اور ہمیشہ ایک جانب کی آواز کو سینہ کے دوسری جانب کی آواز سے مطابقت کرنی چاہیے ورنہ غلطی کا احتمال ہے اور یہہ کہ اوسی جانب کی سینہ کی اوپر کے حصہ کی آواز کو نیچے کی حصہ کے آواز سے بہی مقابلہ کرنا چاہیے۔ بعد امتحان پشت کی اگر بچہ اجازت دے تو سینہ کی جانب اور سامنے کو بہی امتحان کرلین۔ لیکن ننہے بچونکی سینہ کی سامنے کو بغیر سینہ بین کے اکثر امتحان نہین کیا جاسکتا ہے اور بچون مین سینہ بین کا استعمال کرنا ہی مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ

کوئی چیز مثلاً تمہاری گہڑی یا اسٹی - تہس - گوب کو بطور کہلونی کے دیکہلاؤ اور جب اس ترکیب سے تمنی اوسکے ذہن اور فہم کو دریافت کرلیا تب اوسکے سر پہ ہاتہہ پہیر کر اوسکے یا فوخ یعنی تالو اور سر کی حرارت کو ملاحظہ کرو +

شکم — بچہ کے شکم کی امتحان مین نہایت احتیاط درکار ہے کیونکہ اگر تم کہلائی کی گود مین بچہ کو چت لٹا کر اوسکا پیٹ ٹٹولنا چاہو تو اوسسے بچہ خوف کہاکر رونی لگے گا کہ جسسے شکم اوسکا کہچکر سخت ہوجائیگا اور تب تمکو یہہ معلوم ہنوگا کہ آیا بچہ بسبب دبانی شکم کے روتا ہے یا وہ رونا درد کی باعث ہے بلکہ شکم کے امتحان کرنے کی بہتر ترکیب یہہ ہی کہ جس وقت کہلائی بچہ کو گود مین لیکر پہرتی ہو اوس وقت اپنا ہاتہہ اوس بچہ کے کپڑون کے اندر داخل کرکے اوسکا پیٹ ٹٹولین اور دائی کو کہہ دین کہ اوس وقت بچہ کو باتون مین مشغول رکہے یا اوسکو کسی کہڑکی کے پاس روشنی دکہلا دین کہ جسسے بچے نہایت خوش ہوتے ہین - اگر شکم مین درد ہنو تو بچہ اوسکے دبانی سے نہین رووی گا اور جو نفخ کے باعث درد ہوتا ہو تو شکم کے دبا بیٹہی اوسکو آرام آجائے گا +

سینہ کو اگر صرف کان لگا کر سنین تو بہتر ہے کیونکہ - اسٹی تہس کوب سے اکثر بچہ دق ہوتے ہین اور بہتر ترکیب یہہ ہے کہ کہلائی یا والدہ کو کہین کہ بچہ کو سیدہا اپنی سینہ اور گلے سے لگالی - تب اوسکی پیٹہہ کا کپڑا اٹہا کر اسپر اپنا کان لگا دین کیونکہ یہہ بات یاد رہی کہ بچہ پن مین جتنی شدید بیماریان سینہ کی اندر ہوتی ہین سارونکا

پر کرو کہ بچہ جاگ نہ پڑے - والدہ یا کہلائی کو چاہئے کہ بچہ کو آہستہ سے جگا دے اور جگاتے وقت اسبات کی احتیاط رکہین کہ پہلے پہل بچہ کی نظر کسی شکل غیر مانوس پر نہ جا پڑے اور تمہارے جانی پر بچہ اگر جاگتا ہو تو امید ہی کہ چند منٹ کی بعد وہ تمسی اسقدر مانوس ہو جاوے گا کہ اوسکے ہاتہہ کے چہونی یا نبض کے دیکہنی سے اوسکو انکار نہوگا اور یاد رہی کہ سب سے اول نبض کو دیکہنا چاہئے تاکہ بچہ کے پریشان ہونیسی پیشتر یہہ بات حاصل ہو جاوے کسلئے کہ یہہ قاعدہ ہے کہ ادنی سبب سی بہی جب بچے پریشان ہوتی ہین تو اونکی نبض مین ایک منٹ کی اندر ۲۰ ضرب کا فرق پڑ جاتا ہے اور اوس حالت پریشانی کی نبض شمار مین اکثر غلطی کا احتمال ہوتا ہے - علاوہ نبض کے بچہ کی حرکات تنفس کو بہی شمار کرنا چاہیے کیونکہ مرض کی تشخیص کامل کے لئی ان دونون باتونکا حاصل کرنا ضروری ہی لیکن بچہ کو پہلے ہی دفعہ کی ملاقات مین ان باتونکی درست دریافت کرنیکے لئی زیادہ پریشان نکرنا چاہیے کیونکہ باوجود تمہاری کوششون کی بہی شاید ان باتون کا علم تمکو حاصل نہو اور جو ہوا ہے جادی تو بسبب اوسکو پریشان کرنیکے اوس کا اعتماد تم پر سی جاتا رہے کہ جس کا حاصل کرنا تم پر واجب اور لازم ہے لیکن تہوڑی ہی احتیاط اور ملایمت سی تم ان باتونکو حاصل کر سکتے ہو + جب اوسکی نبض کو تم دیکہو یا شکم پر ہاتہہ رکہکر اوسکی حرکات تنفس کا شمار کرو تو اوس وقت اوسکے جسم کی حرارت اور جلد کی حالت کو بہی دریافت کر سکتے ہو - جب یی باتین تمکو حاصل ہو جاوین تو اوس بچہ سے گفتگو کرنے کی کوشش کرو یا اوسکے خوش ہونے کے لئی

ڈھنگ بہی نہایت جلد آجاتاہے تاہم چند اشارات درباب امتحان طفل بیمار کی واسطے رہنمائی نوآموزون کے ہمکو اسجگہہ پر تبلانی ضرور ہے - پس یہہ بات ظاہر ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہوتاہے تو اپنی بیمارداروں سے بہی امید رکہتاہے کہ وی اسّی ساتہہ خلق اور رحم سے پیش آوین غرض یہہ باتین بچہ کی بیمارداروں مین زیادہ ترکہونی چاہین پس جب تم کسی بیمار طفل کے علاج کو جاؤ تو ہرگز ایسا نکرنا کہ جسمین وہ تمسے خوف کہا جاوے اور جب تم اسبات سی بچ رہی تو پہر اوس کا اعتماد تم پر جلد ہوجائے گا جسکی ترکیب یہہ ہے کہ کمرہ مین داخل ہوتی ہی بچہ کی نزدیک نجاؤ بلکہ اس سے اسقدر دور بیٹہی رہو کہ اسکا خیال تم پر نہ آسکے اور وہان بیٹہی بیٹہے اوسکو چپ چپ کر دیکہتی رہو اور اوسکی والدہ یا کہلائی سی اوسکی مرض کا خیال دریافت کرتے رہو اس ڈھنگ سے تمکو اوس کی نسبت بہت سی باتین حاصل ہوجاوینگی چنانچہ اوسکے بشرہ اور تنفس کا حال کہ وہ دم متواتر یا آہستہ یا باقاعدہ یا بیقاعدہ لیتاہے معلوم ہوسکتاہے اور اگر بچہ رونی لگے تو اوسکو بہی توجہ سے سننا چاہیے اور جب یہ ساری باتین حاصل کرلو تو بچہ کی طرف ہرگز گہورنا نہ چاہیے کیونکہ ننہی بچہ اسبات سے خوف کہا جاتی اور رونے لگتی ہین اگر بچہ تمہارے آنے پر سوتا ہو تو یہہ دیکہنا چاہیے کہ آیا وہ آرام سے سوتاہے یا چونک چونک پڑتاہے یا اوسکی آنکہین بالکل بند ہین یا کسی قدر کہلی کہ جو بات اکثر دماغ کی بیماری مین ہوا کرتی ہے اور اگر وہ بیخبر سوتا ہو تو تم اوسکی حرکات تنفس اور ضربان نبض کو گن سکتے ہو لیکن ان باتون کو اس طریق

ہی لیکن جبتک اسباب مین توجہ نکی جاوے تبتک وہ زبان سمجھہ مین نہین
آسکتی کیونکہ وہ اشارون کی بولی ہے اور وہی اشارہ ایسے ہین
کہ ہرکسی کی سمجھہ مین نہین آتے اور جسکو بچونکی محبت نہین ہوتی ہی
وہی اون اشارونکو ہرگز سمجھہ نہین سکتے کیونکہ بچہ اوس شخص کو فورًا
تاڑ جاتا ہے جو اوسکو پیار کرتا ہے اور جب وہ بیمار پڑتا ہے تب اسی
شخص کو اپنی دل کا حال یا تو باتون یا اشارون سی بتلاتا ہی علاوہ ازین
امراض صبیان کی تشخیص کی لئی ایک خاص ڈہنگ چاہئی چنانچہ اگر بیدہڑک
کسی بیمار بچہ کے کمری مین گہسکر بلاتامل اسکو گہورنی لگے اور اونچی آواز
سے اوسکی دائی یا والدہ سے اوسکی مرض کا حال دریافت کرنی لگے
تو وہ بچہ جسنے کبہی تمکو دیکہا بہی نہین ہے خوف کہاکر رونی لگی گا اوس وقت
اوسکی نبض اور سانس جلد جلد چلنے لگی گی اور چہرہ اوسکا سرخ ہوجائگا
بس اوسحالت مین تمسی بہت سی باتین اوسکی مرض کی باب مین دریافت
نہین ہوسکین گی۔ علاوہ اس نقصان کے ایک اور بڑا نقصان
تمہارا یہہ ہوگا کہ اگر بچہ تمسے ایک دفعہ خوف کہاگیا تو جبتک تم اوسکے
پاس موجود رہوگے تبتک تمہارا خوف اسپر غالب رہیگا اور جو اوس
حالت مین تم اوسکی زبان کو دیکہنا یا اوسکے سینہ کو امتحان کرنا چاہوگے
تو وہ اور بہی شدت سے چیخین مارنے لگیگا۔ اوس وقت دق ہوکر
تمکو وہ مکان چہوڑنا پڑے گا اور دل مین شائد یہہ کہوگے کہ بچونکی
مرضون کی تشخیص ایک امر محال مطلق ہے لیکن اس امتحان کو درست
ترکیب سے اگر کرتے تو نتیجہ اوسکا اور ہی کچہہ نکلتا اور اگرچہ ہمکو اسبات کا
یقین ہے کہ جنکو بچون سے محبت ہوتی ہی اونکو بیمار بچہ کی امتحان کرلی

اطوار اور بولی اوسی شہر کے طور پر ہے کہ جسکو تمنے ابہی چہوڑا ہی لیکن جب
تمکو یہہ معلوم ہوگا کہ اونکی بول چال اور ہی اور عادات اور طور ہا ہنے
نرالی ہی تب حیرت آوی گی - بس بچون کی بیماری مین تجربہ حاصل کرنیوالونکا
بہی ایسا ہی حال ہوا کرتا ہے کیونکہ بیمار بچہ تمکو سوال کچہہ پوچہہ نہین
سکتی اور جو وہ جواب دینے کے قابل بہی ہو تو بسبب خوف یا نہ سمجہنے تمہارے
بولی کے کچہہ کا کچہہ کہہ دیتا ہے اوس وقت جو تم چاہو کہ اوسکے بشرہ
سی کوئی بات حاصل کرو وہ بہی اکثر اوقات نہین ہو سکتا کیونکہ بچہ
رونی لگتا ہے اور تمکو اپنی شکل دیکہلانے نہین چاہتا اوسکی نبض اگر
دیکہنا چاہو تو وہ خوف کہا کر اسقدر بیقرار ہو جاتا ہے کہ اوس ترکیب سے
بہی تم اوسکی مرض کو پہچان نہین سکتے اور اگر سینہ بین کے ذریعہ اوسکے
سینہ کو امتحان کرنا چاہو تو وہ دفعتاً شدت سے چیخین مارنی لگتا ہے
پس یہہ ایسی مشکلات ہین کہ بعض حکیم انکو حل نہین کرسکتے اور آخرکار
دق ہوکر بچونکی بیماریون کا علاج معالجہ ترک کر دیتی ہین اور لوگونمین
یہہ مشہور کر دیتی ہین کہ انکی حقیقت ہی کچہہ نہین ہے اور یہہ بیماریان
اس قابل نہین ہین کہ خاصکر انپر توجہ کیجاوے مگر جاننا چاہیے افسوس ہے
کہ یہہ غلطی صرف خود انہین کی بیوقوفی کا نتیجہ ہے کیونکہ پہلے ہی
بسم اللہ مین انہون نے یہہ غلطی کی کہ اپنے ننہے مریضون کو سوال
کرنے کا ڈہنگ نہ سیکہا - بس اسیواسطی انکو جواب بہی باصواب نملا
بچونکو پوچہنے کے باب مین ہم یہہ کہتی ہین کہ اگرچہ انکو بات کرنی نہین
آتی تاہم اونکی بہی خاص ایک زبان ہی - بس جو شخص بچونکا حکیم
ہونا چاہی اوسکو پہلے پہل اوس زبان سی واقفیت پیدا کرنی نہایت ضرور

کیونکہ بچہ سانس لینا معلوم کرنا اور کسی چیز پر خیال جمانا رفتہ رفتہ ہی سیکھتا ہے
اور اوسکے جسم مین بہی ہر روز تغیر و تبدل رہا کرتا ہے تاکہ وہ نئی نئے
کاموں کے قابل ہوجاوے اور جسم کی بالیدگی اور طاقت بہی روز بروز
زیادہ ہوتی جاتی ہے پس بیماری صرف حالت حال ہی کو نہین بدل دیتی
ہی بلکہ اثر آیندہ کے حالات پر بہی موثر ہوجاتا ہے اور بیماری کے
ہونے سے صرف فعل حال عضو ماؤف کا نہین بگڑتا بلکہ تہوڑی عرصہ کے
لئے اوس مرض کی باعث سارے جسم کا فعل رکا ہوا رہتا ہے علاوہ
برین عہد طفولیت مین ایسی بہی اوقات ہین جیسے وندان شیر اور
پکے دانت نکلنے کی وقت کہ جن وقتون مین بچہ کے جسم کی اندر بڑی بڑے
تغیرات پیدا ہوا کرتے ہین جنسے خوف بیماری کا ہوتا ہے کیونکہ اون
ایام مین بہ نسبت اور وقتون کے بیماری اکثر خوفناک ہوتی ہے پس
اوس ایام مین جو مرض پیدا ہوتا ہے اوسمین دونا اندیشہ ہوتا ہے
اور برعکس اسکے جب یے ایام دانت نکلنے کے خیر و عافیت سے گذر جاتے
ہین تب اکثر وہ امراض نہین پیدا ہوتی ہین کہ جو پہلے کثرت سے
ہوتی تہی +

امراض صبیان کے تجربہ مین پہلی پہل ایک ایسی مشکل سدراہ ہوتی ہے
کہ اکثر حکیم مایوس ہوکر اون امراض کی تحقیق کے درپے نہین ہوتی
وہ مشکل یہہ ہے کہ تمہاری اگلی ترکیبین مرض کی تشخیص کے اکثر اوقات
اس موقع پر کارآمد نہونگی اور تمکو ایسا معلوم ہوگا کہ گویا نئی صورت سے
پہر فن طبابت سیکہنا پڑا یا تم ایسا سمجہوگے کہ اب مین ایک نئی شہر مین
وارد ہوا ہون جسکے باشندون کو تم ایسا خیال کروگے کہ اونکی عادات و

صحت نہ سمجھنا چاہئے اور یہہ بات کسی اور مرض مین اسقدر نہین پائی جاتی ہی جیسے بچہ کی دماغ کی بیماریون مین کہ جن مین موت کی تہوڑے ہی عرصہ پیشتر بچہ ہوش مین آجاتا ہے بلکہ ہوش کی باتین ہی کرنے لگتا ہے لیکن یاد رہی کہ یہ علامتین بظاہر صحت نہین ہین بلکہ موکل موت ہین +

ترکیب بیمار بچون کے امتحان کرنے کی

بچون کی بیماریون مین خاصکر زیادہ توجہ کی اسلئے ضرورت ہوتی ہے کہ اونکی امراض اکثر مہلک ہوا کرتی ہین کیونکہ ایک سال کی عمر کے بچون مین پانچ مین اکثر ایک مرجاتا ہے اور پانچ سال کی عمر کے اندر تین مین ایک مراکرتا ہی علاوہ برین بچون مین صرف یہی بات نہین پائی جاتی ہے کہ بہ نسبت جوانون کے وہی نازک تر ہوتی ہین بلکہ اونکی مختلف اعضا کے اندر آپسمین زیادہ تر شرکت بہی ہوتی ہے چنانچہ اسیواسطے جب ایک عضو مین بیماری ہوتی ہے تو سارا جسم اوس بیماری کا شریک ہوجاتا ہے - کہ جس باعث اکثر اوقات ہمکو خاص مقام کی مرض کی تشخیص مین دقت پڑتی ہے - پس حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمتہ اللہ کا یہہ شعر بچون ہی کی بیماریون مین زیادہ تر راست آتاہے کہ **شعر** چو عضو بدرد آورد روزگار + دگر عضو ہا را نماند قرار + اور علاوہ اس شرکت کی بچہ پن مین چونکہ عمل نشو و نما کا ہردم ہوتا رہتاہے اسلئے جب اونکو کوئی بیماری ہوتی ہے تو نتیجہ اوس بیماری کا طرح بطرح کا ہوتا ہے چنانچہ جوانون مین ہر عضو اپنے کمال کو پہنچ جاتاہے اور اسکے افعال جیسے کل تہی ویسی آج ہین لیکن صبیان مین یہہ بات نہین ہوتی

کیسا ہی خفیف ہو ہمیشہ ایک مدت دراز تک رہتا ہے پس اسحالت مین
ایسا نہ کہہ دین کہ بچہ کو جلد شفا ہو گی بلکہ اسباب کو سمجھکر نتیجہ کہنا چاہئے
کہ یہہ مرض دیرپا اور ہٹیلا ہے اور اسمین دماغ اور سینہ کی اندر بسبب ازدیاد حرکت
کی مرض ہو نیوالا ہے ۔ اور واضح ہو کہ نتیجہ گوئی کی احتیاط کسی اور
مرض مین اسقدر نہین ہوتی ہے جسقدر مرض کہدوپ مین ہونی چاہئے
کیونکہ جب بچہ کو یہہ بیماری ہوتی ہے تب شرکت کی باعث اکثر دماغ مین بہے
مرض ہو جایا کرتا ہے نتیجہ گوئی کے وقت اس امر کا بھی لحاظ رکہین کہ
اگر کسی خاص مرض کی وبا پہیلی ہو تو اوس وبا کی خاصیت کو دریافت
کرکے مرض کا نتیجہ بیان کرین ۔ مثلاً ہونپنگ کاف یا مرض میزلس کی
وبا اگر پہیلی ہو تو دیکہین ۔ کہ وہ وبا خفیف ہے یا شدید اور تب ان بیماریونکا
نتیجہ بیان کرین کیونکہ بعض موسم مین ان بیماریونکی وبا خفیف ہوا کرتی ہی
اور بعض مین شدید +
جب بچہ نے اپنی والدین سے کسی مرض کا ورثہ حاصل کیا ہو اور وہ مرض
اوس مین پیدا ہو جاوی تو اوسصورت مین نتیجہ بُرا ہوتا ہے پس ایسی
تدبیر کرین کہ جس مین وہ مرض ظاہر نہونے پاوی اور اون امراض کے
لئی بہی یہی قاعدہ ربت آتا ہے جو کسی خاص جگہہ کی تاثیر سے پیدا ہوجاتی ہین
بچون کی بیماری کی علامتون مین کہ جب وہ مرض مہلک ہونی لگتا ہے
ایک خاص بات ایسی پائی جاتی ہے کہ ہمکو اوس بات سے ناتجربہ کار حکیمونکو
آگاہ کرنا بہ ضرور ہے وہ بات یہہ ہی کہ بعض دفعہ جب بچہ قریب المرگ
ہوتا ہے تب علامتونکو یا تو تخفیف ہو جاتی ہے یا بعض دفعہ اوس مرض
کی شدید علامتین بالکل مفقود ہو جاتی ہین غرض اس تخفیف کو پیغامبر

عموماً ہم یہہ بات بتلاتی ہین کہ کسی شدید مرض کے درجہ اول مین بچہ
کیسا ہی بیمار ہوجاوے اور مزمن درجہ مین وہ کتنا ہی دبلا ہوجاوی
اور ان حالتون مین ہماری نتیجہ گوئی کیسی ہی خراب ہو تبہی مایوس ہو کر
بچہ کا علاج نچہوڑنا چاہئے کیونکہ ایسے کم حکیم ہونگی جنہون نی بہا مین شدید
درجہ مرض مین علاج مناسب سی فایدہ نہ حاصل کیا ہوگا یا جب بچہ قریب الرگ
ہوس وقت بہی علاج مناسب سے اوسکو شفا ہوتے ندیکہا ہوگا اوپر اسبات
کا ذکر کیا گیا ہے کہ بچونکو شرکی امراض اکثر ہوجایا کرتی ہین او مستقل بیماری
کی بنسبت شرکت کی بیماریان کم خطرناک ہوا کرتی ہین خاصکر اگر مرض کی
تشخیص عین ابتدا مین ہوجاوے اور اگر مستقل مرض علاج پذیر بہی ہو اور
اوس بات کو یاد رکہین کہ بباعث شرکت اعضای کے اگر کسی عضو کے
فعل مین خلل پڑجاوے اور وہ خلل ایک مدت دراز تک رفع نہ کیا جاوے
تو اوس عضو کی ساخت مین بیماری سرایت کرجاوے گی پس اس صورت مین
بہ نسبت مستقل مرض کے جسکی شرکت کی باعث پہلے اوس عضو کی فعل
مین خلل واقع ہوا تہا اور بعد ایک مدت کے اوسکی ساخت مین بیماری ہوگئی
بھی یہہ شرکی مرض زیادہ تر خطرناک ہوجا سکتا ہی پس نتیجہ گوئی کے
وقت اسبات کا لحاظ رکہنا چاہئے - اور بچون کا یہہ میلان طبع طرف
شرکی بیماری کی یا طرف اون امراض کے جو کسی اور مرض کے ہونے
سی پیدا ہوجایا کرتی ہین ایک خاص باعث اندیشہ کا ہوتا ہے لہذا
جب ہمکو یہہ معلوم ہوجاوے کہ کوئی بیماری ایک مدت دراز تک رہنی
والی ہے تو اوس صورت مین نتیجہ گوئی مین محتاط ہونا چاہیے - اور
دفعتاً شفا کا وعدہ نکرنا چاہیے مثلاً بچہ بخار میں ریمٹنٹ - فیور ابتدا مین

جوانون کے بچے زود تر دبلی بڑہ جاتی ہین - اگر بچہ ایک مدت دراز تک بیمار ہو تو نہایت لاغر ہو جاتا ہے جلد کی رنگت جانی رہتی ہے اور اوسمین شکن بڑہ جاتی ہین اور وہ کہر دوری اور خشک بہی ہو جاتی ہے اور چہرہ بچہ کا ایسا ہو جاتا ہے جیسے مسن آدمیونکا ہوتا ہے +

سوم - پراگ - نوسس

یعنی پیش گوئی بچہ کی بیماریونمین

یہہ بات ظاہر ہے کہ جب مرض کی تشخیص ہو چکی تب اوسکا انجام نیک یا بد کہنا کچہہ مشکل نہین ہوتا مثلاً خاص ایک قسم کا مرض ہائیڈروکفلس ہے کہ جو ہمیشہ مہلک ہوتا ہے لیکن برخلاف اسکے آتشک کی بیماری بچہ کو کیسی ہی شدید ہو قابل شفا کے ہے اور ایسی ہی اور بیماریونکی بابمین ہم کہہ سکتے ہین جب ہم اونکو پہچان لین +

واضح ہو کہ درست تشخیص کی ضرورت کسی اور امراض مین اسقدر نہین ہوتے جیسے بچون کی بیماریون مین ہوا کرتی ہے کیونکہ بروقت اگر اونکو نہ پہچانین تو موقع علاج کا ہاتہہ سے جاتا رہتا ہے چنانچہ جتنی بیماریان از قسم شدید انفلامیشن کی ہین وہی ساری خوفناک ہوتی ہین لیکن بروقت اگر اونکو پہچان کر مناسب طور پر اونکا علاج کرین تو اون کا انجام نیک نکل سکتا ہے اور جب درجہ شدید اون امراض کا رفع ہو جاتا ہی تبہی امید انجام نیک کی ہوتی ہے اگرچہ کسی عضو اندرونی کی ساخت مین بہی کسی طرح کا فتور برپا ہو جاوے کیونکہ بچہ کی طبیعت مین اس قدر طاقت ہوتی ہے کہ وہ اوس فتور کو بہی رفع کر دی سکتا ہی +

پیدا ہوتی ہی اور اسکو یاد رکھین کہ جو بات جوان کی آواز سے پائی جاتی ہی
وہ بات بچہ کی رونی سے حاصل ہوتی ہے - عموماً جب شدید انفلامیشن کی
باعث بچہ کو درد ہوتا ہے تب وہ چیخ مار کر رو نہین سکتا بلکہ اوس وقت
کا رونا ایک یاس کا ہوتا ہے درد کے مقام کو دریافت کرنے کے لئی ایسا بھی
ملاحظہ کرنا چاہیے کہ بچہ اپنے ہاتھونکو کسی مقام پر رکھتا ہے آیا سر پر یا
گلو یا شکم پر - اور اس نشان کو اگر اور علامتون کی بہی مدد پہنچی اور بچہ
کو اگر چوٹ بہی نہ لگی ہو تو جس حصہ جسم پر بچہ ہاتھ رکھے درد کو بہی اسی
مقام پر سمجھنا چاہیے اور بچہ اگر سمجھدار ہو تو صرف اوسکی اسبات پر نہ
جانا چاہیے کہ میرے سر یا شکم یا کسی اور مقام مین درد ہوتا ہے بلکہ اوسکو
کہین کہ وہ اپنے ہاتھ سے اوس مقام کو بتلا دے کیونکہ بچہ اکثر کچھ کا کچھ
کہہ دیتی ہین اور بشرہ سے بہی درد کا مقام دریافت ہو سکتا ہی مثلاً جب
سر مین درد ہوتا ہی بچہ کی تیوڑی چڑہی ہوئی ہوتی ہے اور جب شکم مین
درد ہوتا ہے تو لبین کہچی ہوئی اور فرق ہوتی ہین اور جب دم لینی
مین تکلیف اور درد ہوتا ہے تب ناک کے نتہنی حرکت کرنے لگتی ہین بچہ کا دبلا
ہو جانا اور اوسکے عضلونکا ملائم ہو جانا ہی ذریعہ تشخیص کے ہین لیکن اس
حالت کا امتحان صرف چہرہ ہی کو دیکھکر نکرین کیونکہ چہرہ پر نظر آسکتا ہی
اگرچہ سارا جسم بچہ کا دبلا بہی ہو جاوے - می - سن - ٹری - کی
بیماریون مین مثلاً مرض ٹی - بس - می - سن - ٹی - ریکا - کی اندر بچہ دبلا
تو ضرور ہو جاتا ہے لیکن تدریج - جب انٹریون کے میوکس ممبرین
مین کسی طرح کا خلل واقع ہوتا ہے تو بچہ کے عضلے ملائم اور دبلے پڑ جاتے
ہین اور یہہ قاعدہ ہے کہ جب ہاضمہ مین خلل واقع ہوتا ہے تب بنسبت

اور سینہ کی عضلون کے ذریعہ لیا جاتا ہے اور تب ناک کی نتھونیر اسبات کا کچھہ بھی اثر نہین پیدا ہوتا ہے اگرچہ تنفس بہت جلد جلد بھی لیا جاوی +

واضح ہو کہ بہ نسبت نبض کے جلد کی حرارت سے بچون کی بیماریان زیادہ تر پہچانی جاتی ہین - چنانچہ جلد کی حرارت اگر سو درجہ سے زیادہ ہو تو اس سے بخار قیاس کرنا چاہئے - اگر نبض تیز ہو اور تنفس بھی جلد جلد لیا جاوے اور جلد کی حرارت ۱۰۶ درجہ یا اگر ۱۰۴ درجہ تک بھی ہو تو اس سے مرض نیو - مونیا ثابت کرنا چاہے لیکن انتڑیون کا انفلامیشن اگر کیسی ہی شدید ہو تاہم جلد کی حرارت ۱۰۴ درجہ سے زیادہ نہین ٹربہتی +

بچہ کو درد ہوتا ہے یا نہین اور وہ درد کس مقام مین ہوتا ہے - یا کس سبب سے بچہ روتا ہے ان باتونکو دریافت کرنا اگرچہ مشکل ہی بر نہایت ضروری ہے مثلاً درد اگر شدید ہو تو بچہ ایک خاص طور سے روتا ہے اور شدید نہو تو اوس وقت کا رونا اور ہی قسم کا ہوکرتا ہے مختلف عمر کا رونا مختلف طور کا ہوتا مثلاً بچہ اگر چھوٹا ہے اور تازہ اور توانا ہے اور اسکو شدت کا درد ہوتا ہو تو اوس وقت کا رونا اوسکا صاف تیز بلند اور یکسان ہوگا اور بہ نسبت دم کشی کے برآمدگی دم کے ساتھہ وہ زیادہ روویگا بچہ اگر کمزور ہو اور وہ بسبب دق ہونے کی روتا ہو اور درد سے نہین تو اوس صورت مین دم کشی کے وقت وہ زیادہ تر رووی گا اور اس حالت مین بچہ ٹھنڈی سانسین بھرے گا اور رونے کی آواز اگر بھاری ہو اور وہ رونا بسبب کمزوری کی نہو تو اوس صورت مین بچہ کی لارنکس کیطرف توجہ کرنی چاہئے اور جب بچہ مرض کروپ اور گلو کی تشنج کی باعث روتا ہے تو آواز رونے کی ایسی تیز ہوتی ہے کہ جیسے کسی دھات کی برتن مین ٹھونکنی سے

جبتک مرض کی کوئی معتبر علامت پائی نجاوے تبتک تشخیص مین محتاط ہونا چاہیے +

سینہ کی بیماریون مین کہانسی ہمیشہ ہوا کرتے ہی - بچہ کی کہانسی یا تو شدید یا تشنجی ہوا کرتی ہے اور اسبات کو یاد رکہین کہ ننہی بچون کو جب ہوپنگ کاف ہوجاتا ہے تو اوس مرض مین دم کشی کے وقت جو آواز نکلتی ہے وہ اُن بچون مین نہین پیدا ہوسکتی ہے اگر بیماری حنجرہ مین ہو تو کہانسی تیز اور موٹی ہوتی ہے اور وہ کہانسی ہمیشہ تشنجی ہوا کرتی ہے اور مرض کروپ مین جو کہانسی ہوتی ہے وہ ایک ایسی عجیب کہانسی ہوتی ہے کہ جسکو ایک مرتبہ سننے سی پہر نہین بہولی جاتی ہے - بچون کی بلغم سی اونکی سینہ کی بیماری کی تشخص نہین ہوسکتی ہے - کیونکہ وہ ہمیشہ بلغم کو نگل جاتی ہین - بچون اور جوانون کی اسکلٹی شن - اور پرکشن کی علامتون مین بعض مراتب کے اندر بڑا فرق ہے - پس قبل از تشخیص مرض کے بچہ مین اسکلٹی شن - اور پرکشن کی علامتون کو سیکہنا بہ ضرور ہے جنکو ہم آگے بیان کرینگے لیکن ماسوا ان دونون ترکیبون کے بچہ کی بشرہ اور اوٹہنی بیٹہنے کے ڈہنگ سی بہی سینہ کی بیماری کا گمان ہوسکتا ہے - مثلاً جب سینہ کی اندر کوی شدید یا وسیع انفلامیشن ہوتا ہی تب تنفس جلد جلد لیا جاتا ہے چہرہ کی رنگت بدل جاتی ہے آنکہین کم و بیش بہرانی لگتی ہین اور ناک کی نتہنے پہیلے ہوئی اور جلد جلد حرکت کرنے لگتی ہین اور حرکات تنفس کم و بیش مسل - ڈایا - فرام - اور دیگر عضلات شکم سی انجام پاتے ہین اور سینہ کی عضلے قریب بی حرکت رہتی ہین اور خلاف اسکے جب شکم کے اندر بیماری ہوتی ہے تب شکم کی عضلے بی حرکت ہوتی ہین

اور نہ انکہونکی پتلیوں مین کسی طرح کا فرق پایا جاتا ہی - جلد گرم سکڑی ہوئی ور
گہر دوری معلوم ہوتی ہے بچہ لاغر ہوجاتا ہے اوسکو تشنگی کمال ہوتی ہے
اور خاصکر سرد پانی کے لئی بہت ہی ضد کرتا ہے اور یی علامتین کسی وقت
زیادہ شدید ہوجاتی ہین اور زبان خشک سرخ اور جابجا سی سکڑی ہوتی
ہی اور اسپر ایک گاڑہی رطوبت جمتی ہوئی ہوتی ہے اور منہہ کے اندر
چھالی بہی ہوسکتی ہین اور اکثر دست بہی لگ جاتے ہین کہ جو اکثر پتلے سبز
یا میلے رنگ کی بدبودار ہوتے ہین - جب یی علامتین پائی جاوین تو یقین
جانین کہ شکم کی اندر مرض ہے اور اسباب کو یاد رکہین کہ یے باتین اکثر
دودہ بڑہائی کے وقت پائی جاتی ہین جیساکہ اگلی علامتین جنکا ذکر ہم
بشرہ اول مین کرچکے ہین دانت نکالنے کے ایام مین پیدا ہوتی ہین -
بارش کی موسم مین اکثر ہماری علاج مین ایسے بچی آتی ہین کہ جو اپنی
کہلائی کی آغوش مین نڈہال پڑے رہتی ہین چہرہ اونکا پہیکا اور زرد
ناک اور لبین فرق ہوتی ہین انکہین دبی ہوئی اور اونکے گرد کی جلد
اور لبین نیلی ہوتی ہین اور جس وقت ہم کہلائی سے پوچہتے ہین تو وہ
یہہ کہتی ہے کہ بچہ کو دست وقی جاری ہے پر پوچہنی کی کچہہ حاجت بہی نہین
ہوتی کیونکہ تجربہ کار حکیم کی ایک نگاہ اسبات کی کہنے کو کافی ہوتی ہے کہ
بچہ نے ہیضہ کیا ہے +
جب کبہی بچہ کو کہانسی ہو انکہین اوسکی سرخ ناک بہتی ہو اور چہینکین
آتی ہون تب اس سے زکام ثابت ہوتا ہے لیکن ان علامتون سی ہم
یہہ نہین کہہ سکتے کہ بچہ کو میزلس یعنی کہسرا ہونے والا ہی یا وہ بچہ کسی
وبا مین جو اوس وقت ہو جبہ دہو مبتلا ہونے والا ہے بس ان سے در حقین

بدبودار اور گہری رنگ کا آتا ہو اور ہاتھہ گرم اور پاؤن سرد ہون اور
ایک گال اگر اکثر تمتما یا ہوا نظر آوے - تب اسباب کو یقین جاننا چاہئے کہ بچہ کے
دماغ ہی کے اندر بیماری ہے پر وہ کونسا خاص مرض ہے اور آیا وہ خود
مستقل بیماری ہے یا کسی اور مقام کی مرض کی شرکت کے باعث وہ
بیماری دماغ کی پیدا ہوئی ہے یہ باتین اون علامتون سے دریافت ہونگے
کہ جنکا بیان ہم آیندہ کرینگے بعض دفعہ ہمارے علاج مین ایسی بہی بچہ
آتے ہین کہ جو بالکل نڈھال پڑے ہوئے ہوتی ہین ہاتہہ پاؤن بالکل ڈہیلے
اور بے حرکت ہوتی ہین - شکم دبا ہوا ہوتا ہی آنکھین نیم وا ہوتی ہین
اور اوس قسم کہلائی ہے جسے یہہ بہی کہتی ہے کہ حکیم جی صاحب
بچہ ابتو اچہا ہے پر تہوڑا ہی عرصہ گذرا کہ اوسکو تشنج ہوتا تہا کہ جواب
موقوف ہے اور بچہ کو ایسی حالت مین دیکہکر دماغ کی بیماری کا گمان
کیسا بلکہ اوسکے خادم اسبابت سی خوش ہوتے ہین کہ بچہ کو اب تسکین ہے
اور ہم ایسی بہی بچہ دیکھتی ہین کہ جنکے ایک یا دونون ہاتہہ یا پاؤن مفلوج
ہوگئے ہین اور کسی کو اسبات کی بالکل خبر بہی نہین ہوتی - بچہ کا اور
ایک قسم کا بشرہ وہ ہوتا ہے کہ جس سے نہایت تکلیف ثابت ہوتی ہی
اور جو بشرہ اول سے بڑا مختلف ہوتا ہے اور جسکا بیان ہم اوپر کرچکے
ہین چنانچہ یہہ بشرہ ایسا ہوتا ہے کہ جس مین لبین اسقدر سکڑی اور
کہچی ہوئی ہوتی ہین کہ مسوڑے یا دانت نظر آنے لگتی ہین چہرہ بچہ کا
فق یا پہیکا اور دبا ہوا ہوتا ہے بچہ حرکت کرنے سی خوف کہاتا ہی اور
اور اپنے گہٹنون کو سکیڑ کر چت لیٹا رہتا ہے اور اوسکے شکم کو دبانے
سی درد محسوس کرتا ہے اس بشرہ مین تو تیوڑی چڑہی ہوئی ہوتی ہی

بچہ کا سر کہلائی کے بازو پر بسبب گرانی کی لٹکتا ہے یا بچہ سر کو تکیہ پر کہکر
ادہر ادہر مارتا ہے اور اسبات کو بہی دیکہین کہ بچہ کی گردن سخت اور
تنی ہوئی ہے یا نہین کیونکہ ایسا بہی بعض دفعہ ہوجایا کرتا ہے اور
اسبات کو بہی ملاحظہ کرین یا کہلائی سے پوچہین کہ بچہ کبہی اپنے ہاتہوکو
سر پر بہی رکہتا ہے یا نہین کیونکہ صحت مین بچہ اپنے ہاتہون کو اکثر منہہ
سے زیادہ اوپر نہین لے جاتی ہین۔ اوسکے ہاتہ پاؤن کو دیکہین کہ آیا
وی کہچے ہوی یا ڈہیلے ہین یا وے بیحرکت ہین یا بچہ انکو ادہر ادہر
مارتا ہے اور انمین تشنج بہی ہوتا ہی یا نہین اور خاصکر اسبات کو
تو ضرور دیکہین کہ ہاتہ کی مٹہیان بندہی ہین اور انگوٹہے ہتہیلی کیطرف
مڑی ہوی اور پاؤن کی انگلیان بہی تلوؤن کیطرف مڑے ہوئی ہین
یا نہین اور اوسکو بہی دیکہین کہ یے باتین صرف ہاتہون یا صرف
پاؤن ہی مین پائی جاتی ہین اور یہہ کہ صرف ایک ہاتہ یا پاؤن یا
دونون ہاتہ پاؤن مین ایسا ہوتا ہے کیونکہ اس سے دماغ کی مرض کی
جگہہ اور اوسکی وسعت دریافت ہوسکتی ہے بعد ازان آنکہون کی پتلیونکو
ملاحظہ کرین کیونکہ شاید یہہ سکڑی ہوئی ہون کہ جس وقت بچہ کو چہونے
سے وہ خوف کہاکر چونک پڑتا۔ اور چیخین مارنے لگتا ہے یا شاید
یہہ ہو کہ پتلیان پہیلی ہوی ہون اور اپنپر روشنی کا کچہہ بہی اثر نہوتا ہو
اور بچہ بالکل بے حس و حرکت پڑا ہو ساتہہ ان علامتون کے جن کا
بیان ہم اوپر کرچکے ہین اگر یہہ علامتین بہی پائی جاوین کہ بچہ سوتے ہی
چونک پڑتا ہے دانت پیستا ہے یا لبونکو ہلاتا ہے اور خوف کہاکر جاگ
پڑتا ہے یا چیخین مارنے لگتا ہے اور یا تو پاخانہ شدت سے قبض ہو یا خا

پاس آوی تو پہلے اوسکے بشرہ کو دیکھنا چاہیے بعد ازان اوسکے لیٹنے کہڑی
ہونی اور بیٹھنے کے طریق کو اور ب اوسکے ہاتہہ پاؤن اور جسم کو کیونکہ
بچون مین خاصکر ایسا ہوتاہے کہ اونکے بشرہ سے خاص اعضای کی بیماری
ثابت ہوتی ہے چنانچہ اس عمر مین چہرہ کے عضلون مین زیادہ حرکت
نہین ہوتی ہے اور چہرہ کی حرکات سے بدن کا حال زیادہ تر کہلتاہے
بہ نسبت دل کی حالات کی کیونکہ اس عمر کے اندر چہرہ پر بہ نسبت خیالات
کی حس اندرونی کا اثر زیادہ تر ہوتاہے۔ پس واضح ہوکہ بچہ کی چہرہ سے
مین نہایت معتبر باتین پائی جاتی ہین یعنی جب بچہ کے دماغ مین مرض ہوتاہے
تبتو بشرہ اسکا اور طور کا ہوتاہے اور سینہ کی بیماری مین چہرہ پر
اور ہی بات پائی جاتی ہے اور شکم کی امراض مین بشرہ اور ہی قسم کا
نظر آتاہے چنانچہ چہرہ کی اوپر کے حصہ کے اور پیشانی بہون اور آنکہونکی
حرکات سے دماغ اور ہڈیون کی بیماریان ثابت ہوتی ہین اور حرکات
درمیانہ حصہ چہرہ سے اور خاصکر ناکون کی حرکتون سے پہیپہڑی اور
دل کی بیماریان پائی جاتی ہین اور جب شکم مین بیماری ہوتی ہے
تو اوسکی علامتین نبض یا لبون کی حرکتون سے پائی جاتی ہین۔ اب
ہم ان علامتون کو مفصل بیان کرتے ہین مثلاً۔ اگر بہوؤن پر تیوری
ہو اور آنکہون مین ٹکٹی بندہ جاوے تو اسی بچہ کے دماغ کا خیال
کرنا چاہیے چنانچہ سر کو دیکہین کہ وہ حالت صحت سے زیادہ گرم ہے
یا نہین اور رگین اوسکے خون سے پر یا زیادہ تڑپتی ہین اور بچہ کے
سر کا تالو یعنے یا فوخ کو ملاحظہ کرین کہ وہ اونچاہے یا دبا ہوا ہی بعد
ازان اوسکے لیٹنے یا بیٹھنے کے ڈہنگ کو ملاحظہ کرین اور دیکہین کہ آیا

اور جب تک بیماری پہچانی نہ جاوی تب تک امراض مزمنہ کا بہی علاج
دشوار ہے کسلیئے کہ بیمار بچے اپنی حالات بتلا نہین سکتے اور جو بتلاتی بہی
ہین تو ایسی کہ جنسے حکیم بہک جاتا ہے لیکن اگرچہ یہہ بات درست ہو تاہم
تجربہ کار حکیم کو اونکی بشبرے سے اونکی ساری امراض کا حال کہل جاتا ہی
کہ جو بات نہ تو بچہ اور نہ اوسکے خدمتگارون سے دریافت ہو سکتی ہی پر البتہ
خدمتگارون سے مرض کی شروع ہونیکا حال ضرور دریافت کرنے کی ضرورت پڑتی
ہی۔ تندرست بچہ موٹا تازہ خوش وخورم ہوتا ہے اور ہمیشہ کہیل کود
کی طرف طبعیت اوسکی مایل رہتی ہے اور یہی چاہتا ہے کہ کوی مجکو گود
مین لیکر پہرا ہی۔ شکم بڑا اور ملایم ہوتا ہے اور اوسکو دبانی سے بچہ خوش
ہوتا ہی اور اوسکو کسی طرح کی تکلیف نہین ہوتی۔ زبان اکثر سفید ہوتی
ہے۔ لیکن اسپر کسی طرح کی رطوبت نہین ہوتی اور دہن ہمیشہ تر رہتا ہی
اور پاؤن اور ہاتہونکو سمیٹی ہوے کروٹ پر سوتا رہتا ہے اور وقت معمولی
پر اوسکو نیند آجاتی ہے اور جاگتے ہی خوش ہوکر دودہ پینا چاہتا ہے۔
بول وبراز بدستور آتا ہی۔ لیکن بیمار بچون مین یے باتین نہین پائی جاتی
ہین۔ بیمار بچہ کا مزاج ہمیشہ چڑچڑا ہوتا ہے کوئی شخص اگر اوسکو گود مین
لینا چاہی یا چہونا چاہے تو ناخوش ہوکر رونے لگتا ہے اور اوسکے سونے کا
کوئی وقت مقرر نہین ہوتا۔ اور استراحت اوسکو اچہی طور پر نہین ہوتی
اور نیند مین دفعتاً چونک کر رو پڑتا ہے جسم اوسکا گرم اور خشک ہوتا ہی
اور خاصکر ہاتہہ اور پاؤن اور سر گرم ہوا کرتا ہے گوشت ملایم اور ڈہیلے
ہوتے ہین دہن خشک اور تشنگی موجود رہتی ہی بہوک کا بہی کچہہ ٹہکانا
نہین اور بول وبراز غیر معمولی آتے ہین جب کوئی بیمار بچہ تمہارے

چنانچہ نہایت ننہی بچون کی آنکہین اجا یا کرتی ہین اور بچے بعض دفعہ اپنی ماکے
پیٹ سے - کی - بی - رکٹ - کی بیماری لیکر پیدا ہوتے ہین اور بعض کے
پتلی ہمیشہ کے لئے پہیلی ہوئی ہوتی ہے اور بچون کی آنکہین اگر کارنیا مین
زخم پڑجا سکتا ہے تب وہ پردہ مکدر ہوجاتا ہے اور بچون کی آنکہون مین
اکثر گونجہنی بہی ہوجاتی ہے بچون کے کانون مین بہی درد اکثر ہوجایا کرتا
ہے اور یہہ درد بعض دفعہ بچہلی داڑہون مین کیڑے لگ جا بیٹہنے پیدا
ہوتا ہے پر اکثر سردی کے باعث ہی زیادہ ہوا کرتا ہے رفتہ رفتہ کانونمین
انفلامیشن ہوکر پیپ پڑجاتی ہے اور تب گلے کی گلٹیان پہول جاتی ہین
اور کان کی ہڈیونمین زخم پڑکر وہ زخم جب سر کی ہڈی اور دماغ کے
پردہ مین سرایت کرجاتا ہے تب بچہ کو مرض فریناٹس ہوجاتا ہے
کہ جو اکثر مہلک ہوا کرتا ہے اور علی ہذہ القیاس ناک کا پردہ بہی پہول
جاتا ہے اور اسمین پیپ پڑجاتی ہے +

اسکرافیولا بہی مرض بچون کا ہے یہہ مرض اکثر ساتوین برس یا کچے
دانت نکلنے کی وقت ظاہر ہوتا ہے اور پہلا اثر اس مرض کا اکثر گلو کی
گلٹیو نپر نمایان ہوتا ہے کہ جو پہولکر بڑہ جاتی ہین لیکن صرف انہین
گلٹیون کے بڑہنے سے مرض اسکرافیولا نہین ثابت ہوتا ہے - کیونکہ
بچونکی گلٹیان اکثر بڑہ جایا کرتی ہین +

دوم تشخیص بچون کی بیماریون کی

بچون کی بیماریون کی تشخیص مین کمال پیدا کرنا بہ ضروری کیونکہ انکی
شدید امراض کے علاج کا کارگر ہونا صرف بیماری کی پہچاننے پر موقوف ہے

عمر کی بچونکو لیکن انمین سے بہت بیماریان اس قسم کی ہین کہ وہی خاصکر جوانون ہی کو ہوا کرتی ہین +

اعضای بول کی بیماریان بچونکو اکثر کم اور خفیف ہوا کرتی ہین لیکن پیشاب کا خلل نہایت ہنی بچونکو بہی ہو جاتا ہے اور جب بچون کی غذا مین کسی طرحکا فرق پڑ جاتا ہے تب یا تو پیشاب مین ایک سفید درد جم جاتا ہی یا پیشاب سفید آنے لگتا ہی۔ اور بچون مین ریتا ہی اکثر پیدا ہو جایا کرتی ہی اور یہہ بات خاصکر غریبون اور اونکی بچون کو ہوا کرتی ہے جو بدہضمی یا نقرص کی بیماری مین مبتلا ہوتے ہین اور یہہ ریت سرخ قسم کی ہوتی ہی ان حالات کے یاد رکہنے سی یہہ فایدہ ہے کہ بر وقت علاج کرکے اسکو رفع کر دین تاکہ پتہرے پیدا ہونے پاوی جو اکثر غریبون کی بچونمین پیدا ہو جایا کرتی ہے اسباب کو یاد رکہین کہ جب دانت نکلتی وقت بچونکو بخار ہو جایا کرتا ہے اور خاصکر اوس وقت اگر دماغ مین بہی خلل واقع ہو تب پیشاب اکثر بند ہو جاتا ہے پس اوس وقت اگر دوا سے یا از خود پیشاب کہلکر ہونے لگے تو فوراً افاقہ ہو جاتا ہے۔ گردونکی بیماری کے باعث بہی پیشاب کم پیدا ہو سکتا ہے اور بچونکو بہی گردہ کی بیماری اکثر ہو جاتی ہے جسکو اصطلاح مین البیو۔ می۔ نیو۔ ریا بولتے ہین اور یہہ بیماری مرض اسکارے۔ لی۔ ٹینا کے بعد یا سردی کے باعث پیدا ہوتی ہے اور سلسل بول بہی بچونکی ایک خاص بیماریونمین سی ہے اور یہہ مرض خاصکر دانت نکلتے وقت ہو جایا کرتا ہے اور جب بچہ کو ہائیڈرو کفلس کی بیماری ہونیوالی ہوتی ہے تب بہی پیشاب بار بار اور زیادہ پیدا ہوتا ہے بچونکو آنکہہ کی بیماری بہی اکثر ہو جایا کرتی ہے

تاہم ایسا بہی دیکہا گیا ہے کہ ۷۰ یا ۸۰ - برس کے آدمی کو بہی کہسرا اور
چیچک ہو گئی ہے یہہ بات بہتر ہی کہ بچونکو یہہ بیماریان عین ابتداء عمر مین
ہو جاوین +
حکیم سے اسبات کی صلاح لی جا سکتی ہے کہ آیا بچہ کو اِن بیماریون کی اثر
مین چہوڑ دینا چاہیے یا اوسکو اِسنی بچانا چاہیے - واضح ہو کہ اگر بچہ
تندرست ہو اور وبا امراض مذکورہ بالا کی خفیف تو مناسب ہی کہ بچہ کو
اونکی اثر مین چہوڑ دین لیکن اگر طفل ضعیف الجسم یا دانت نکالتا ہو یا کسی
بیماری سے حال مین شفا پاتا ہو اور چاہی یہہ باتین ہون یا نہون اگر
وبا چیچک کی نہایت شدید اور مہلک ہو تو بچہ کو بہر صورت اس سی بچانا
چاہیے اور اسبات کو ضرور یاد رکہین کہ جب اِن بیماریون کا اختلاط
ہوتا ہے اور جب دانی اونکے پک جاتی ہین اور کہرنڈ جہڑنے لگتا ہی تو اون
دفعون مین اِن بیماریون کی چہوت اکثر لگ جایا کرتی ہے - پس اِن
ایام مین بچونکو ہرگز باہر نہ نکالین اور اونکی بڑی خبرداری کرین +
بہ نسبت ملایم ہونے جلد کے بچونکو جلد کی بیماریان اکثر ہو جایا کرتی ہین
اور تب اونکا معدہ بہی بگڑ جاتا ہے - بعض انمین سے ایسی ہین کہ جن کا
پیدا ہونا بچہ کو مفید پڑتا ہے مثلاً وی کہ جو دماغ کی بیماری یا امراض شکم
کے ساتہہ پیدا ہوتی ہین یا ایام دانت نکلنے مین ظاہر ہوتی ہین غرض
انکو جلد خشک نکرنا چاہیے پر عموماً یہی قاعدہ ہے کہ اِن بیماریون کے
بہت روز تک رہنی سے بچہ کی صحت بگڑ جاتی ہے اور وہ لاغر ہو جاتا ہے
اور شکم کی بیماری اوسکو ہو جاتی ہے انمین سے چند بیماریان تو ایسی
ہین کہ وی خاصکر نہایت ننہی بچون ہی کو ہوا کرتی ہین اور بعض زیادہ

وہ بسبب ہونی روشنی اور تازہ ہوا کی پہوٹ پڑتا ہے اور ان دونون اشیاء
کی نہونیسے جتنی امراض وبائی ہین وہ بہی شدت سی پہیل پڑتی ہین +
ننہی بچونکو بہی امراض متعدی کا اثر ہوتا ہے یا نہین - اسبات مین لوگون کو
شک ہی پر ایسا دیکہا گیا ہے کہ بچہ ماکے پیٹ ہی سے چیچک مین مبتلا ہو کر پیدا
ہوا ہے اور یہہ بات بہی درست ہی کہ نہایت ننہی بچے بہی ان امراض متعدی
مین مبتلا ہو سکتے ہین اگرچہ قبل از نکلنے دانت کے ایسا کم ہوا کرتا ہے +
بچونکو جب بخار ہوتا ہے تو اکثر کسی اور مرض کی باعث ہوتا ہے مثلاً جب
کوئی مرض انفلامیشن کا سر یا سینہ یا شکم مین ہوتا ہے تب اکثر بخار بہی
ہو جایا کرتا ہے اور خاصکر شکم کی بیماری مین تو اکثر ایسا ہوتا ہی +
ایک خاص جماعت کی بیماریان ایسی ہین جو خاصکر بچون ہی کو ہوا کرتی ہین
مثلاً کہسرا یعنی میزلس اور ہوپنگ کاف وغیرہ ان مرضون کا یہہ قاعدہ
ہے کہ چند مدت تک رہکر پہر مفقود ہو جاتے ہین اور یہہ کہ ان امراض کے
موجود ہونے مین کوئی اور مرض بہی پیدا ہو جاتا ہے مثلاً جب بچہ کو
میزلس ہوتا ہے تو اوسکو زکام اور برانکائیٹس بہی ہو جاتا ہے
اور مرض اسکارلی - ٹینا مین شکم کی بیماریان اور اوسکے اخیر مین دماغ
کا انفلامیشن ہو جاتا ہے اور چیچک مین اگرچہ پردہ پلورا مین دفعتاً
انفلامیشن ہو جاتا ہی تاہم اس مرض مین شکم ہی کی بیماریان زیادہ تر
ہوا کرتی ہین - لیکن یاد رکہنا چاہے کہ یہہ امراض شرکی اکثر ننہی بچون مین
زیادہ ہوا کرتی ہین اور یہہ کہ ان امراض چیچک و کہسرا وغیرہ کا یہہ بہی
قاعدہ ہی کہ یہ خاصکر بچون ہی کو ہوا کرتی ہین اور اکثر مدت العمر مین
ایکہی مرتبہ ہوتی ہین اور اگرچہ جوانون کو یہہ بیماریان کم ہوا کرتی ہین

اثر پیدا ہوتا ہے کہ چہرہ پھیکا اور وے دبلے پڑجاتے ہین اور بچہ اگر دفعتاً
خوف کھا جاوے یا ڈر جاوے تبہی اوسکو نقصان ہوتا ہے چنانچہ ہمنے
ایسا بارہا دیکھا ہے کہ دفعتاً خوف کھانے کے باعث بچہ کو تشنج ہوگیا ہے
بعض بیماری بچون کی تولیدی ہوتی ہے مثلاً آتشک اور مرض ہائیڈرو
کفلس اور بعض مرض خاصکر فوراً بعد پیدائش کے پیدا ہوتی ہین
مثلاً - ہیو - رولنیٹ - افنہال - میا - اور بعض بیماری کسی خاندانمین
ہوروثی ہوتے ہین مثلاً مرض - کروپ - اور ہائیڈرو کفلس بیقاعدگی
غذا یا کسی خراب چیز کا کہانا ایک بڑا باعث بچہ کی بیماری کا ہے -
چنانچہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ اگر بچہ ذرہ بہی کوئی شے ثقیل کہا جاتا ہے
تو فوراً اوسکو بدہضمی ہوکر دست لگ جاتی ہین اور یہہ بات اکثر دودہ
بڑہائی کے وقت ہوا کرتی ہے اور زیادہ سردی یا رطوبت اور اختلاف
آب وہوا اگرچہ ہر عمر مین باعث مرض کا ہوا کرتا ہے تاہم بچون مین
ان باتونکا اثر زیادہ تر نمایان ہوتا ہے اور اسبات مین تعجب
بہی نکرنا چاہئے کیونکہ ہم جانتے ہین کہ بچونکو حرارت غریزی پیدا کرنی
کی طاقت بہت کم ہوتی ہے اور اسلئے سردی کا اثر بدبہی اثر
زودتر نمایان ہوتا ہے اور خاصکر جس وقت بچہ سوتا ہے اوس وقت
سردی اور رطوبت کا اثر اسپر زیادہ پیدا ہوتا ہے کسلئے کہ جس وقت
بچہ سوتا ہے اوس وقت حرارت جسمی اسمین کم پیدا ہوتی ہے اور
دوران خون کی تیزی بہی گہٹ جاتی ہے روشنی اور تازہ ہوا
کا نہونا بہی سبب بیماری کا ہے چنانچہ اس طور سے اسکرافیولا - کی
بیماری یا تو پیدا ہوجاتی ہے یا اوسکا مادہ جو پہلے سے موجود تہا -

یاد رکھنا چاہیے کہ ایسی بیماریان جو خاصکر پٹھون کی کہلاتی ہین بچون مین
ظاہر نہین ہوتی - اگرچہ اونکی نظام عصبی مین ادنی بات کا اثر جلد پیدا
ہوجاتا ہے لیکن جب پٹھون کی بیماریان بچون کو ہوتی ہین - تب اکثر
ایسی قسم کی ہوتی ہین جیسے تشنج کہ جس مین بچہ بیہوش ہوکر ہاتھہ اور پاؤن
مارنے لگتا ہے اور یہہ تشنج اوس وقت پیدا ہوتا ہے کہ جب دماغ یا
حرام مغز مین کوئی خرابی ہوجاتی ہے یا جب وہ خرابی شکم مین ہوتی
ہے تب بسبب شرکت کی اوسکا اثر دماغ اور حرام مغز مین پہنچتا ہے -
اوس وقت تشنج پیدا ہوتا ہے +

واضح ہو کہ تشنج ننھے بچونکو ہوتا ہے یعنی پیدایش سے دو برس کی عمر تک
کی طفلونکو اور مرگی اور رعشہ جسکو انگریزی مین کوریا بولتے ہین
دو برس سی آٹھہ سال کی بچونکو ہوتا ہے اور کوریا خاصکر چوتھے یا
پانچوین برس کے بچونکو ہوجایا کرتا ہے لیکن ایسے پٹھونکی بیماری -
جیسے ہسٹریا یعنے باؤگولا - یا مانیا - ہپوکن - ڈرائی - سس ہے اس
عمر مین نہین ہوا کرتا ہے اور درد نیوریلجیا بھی اس عمر مین شاذ و نادر
ہوتا ہے +

واضح ہو کہ فکر رنج اور غم کا اثر بچون کے دماغ اور پٹھو پر اسقدر نمایان
نہین ہوتا جسقدر جوانون پر ہوا کرتا ہے کسلئے کہ بچونکو نتو آئندہ کا خیال
ہوتا اور نہ وے گذشتہ تکلیفونکو یاد رکھتے ہین اور طبیعت انکی یکسان
اور خوش رہتی ہے اور انپر خیالات اور توہمات کا کچھہ بھی اثر نہین
پیدا ہوتا - لیکن اگرچہ یہہ بات صحیح ہو تاہم بعض دفعہ جب بچون کو
تعلیم اور تربیت کی لئے ناحق سختی کیجاتی ہے - تب اس سختی کا اثر

پیدا ہو جاتی ہے لیکن دماغ مین اکثر شرکی بواعث سی خراش پیدا ہوتی
ہے مثلاً جب شکم مین یا پھپھڑون مین مرض ہوتا ہی اور خاصکر اگر کہانسی
بہی نہایت شدت کی ہو جیسے ہو نپنگ کاف مین تو دماغ مین نہایت جلد
خراش پیدا ہو جاتی ہے اور اسباب کو یاد رکہنا چاہیے کہ بہ نسبت امراض
سینہ کی شکم کی بیماریونکا اثر دماغ پر زیادہ ہوتا ہے اور یہہ کہ نسبت
امراض دماغ کے شکم کی بیماریون کا اثر پھپھڑون پر زیادہ ہوتا ہے
لیکن معدہ اور انتڑیون پر سب بیماریون کا اثر بہت جلد پیدا ہوتا ہی
واضح ہو کہ اکثر بچہ کی بیماریان انفلامیشن کے قسم کی ہوا کرتی ہین اور
بچہ مین انفلامیشن نہایت شدت سے ظاہر ہوتا ہے کیونکہ انمین خون کا
زور زیادہ ہوتا ہے لیکن یہہ بات باعث مرض کا نہین ہوتی جیسے جوانون
مین ہوا کرتی ہے - بچہ اگر موٹا تازہ ہو تو اوسکو تندرست کہین گے
اور ایسے بچے مرض مین کم مبتلا ہوتے ہین بہ نسبت اونکی جو دبلی اور پتلی
اور ناز و نعمت سے پلے ہوی ہوتی ہین +

خاصکر بچون مین یہہ بات اکثر ہوا کرتی ہے کہ مرض ایک مقام سی دوسری
مقام مین انتقال کر جاتا ہے چنانچہ اسیو اسطی جب کوئی مرض جلدی
مثلاً چیچک وغیرہ دب جاتا ہے تو عوام الناس خوف کہاتے ہین -
پس جلد کے انفلامیشن کو چاہیے اوس مین بخار ہو یا نہو مثلاً چیچک
یا خارش یا اور کوی جلد کی بیماری کو دفعتاً روکنا نہ چاہئے کیونکہ
اونکی دفعتاً رک جانے سے شکم یا پھپھڑا یا دماغ مین بیماری پیدا ہو جاتی
ہی ایسی صورت مین شکم اکثر مرض مین مبتلا ہو جاتا ہے لیکن بیزلس
مین اکثر پھپھڑے ہی مرض مین مبتلا ہوتے ہین +

مزمن ہوجاتا ہے تو پہر خطرہ جاتا رہتا ہے کیونکہ بچونکی اعضای لسبب جلد بڑہنے کی
حالت اصلی پر جلد مراجعت کر جاتے ہین - واضح ہو کہ بچون کے بہی ادنی سی
بات مین متحرک ہو جاتے ہین اور اوس باعث اکثر اعضاے مین خراش
پیدا ہوتی ہے غرض یہہ ایک بڑا باعث بچون کی بیماری کا ہے ادنی سبب سے
بچون کے کسی عضو مین خراش پیدا ہو سکتی ہے چاہی اوس سبب کا اثر خاص
اوس عضو پر ہو یا کسی اور مقام پر ہو کر اوس عضو پر اثر پیدا کرے اور یہہ خراش
شرکی تو بچون مین اکثر پائی جاتی ہے اور شدت بہی اسکی نہایت زور شور
سے نمایان ہوتی ہے بچہ کی انتڑی اور معدہ کی کسی مقام پر خاص سببونکا
اثر جلد تر پیدا ہوتا ہے مثلاً اگر کوئی شے ثقیل بچہ کہا جاوی تو وہ ایک
سبب مرض کا ایسا ہوتا ہے کہ جسکا اثر خاصکر بچہ کے معدہ پر پیدا ہو کر
انواع واقسام کی بیماری پیدا کر دیتا ہے اور یہہ بیماریان نہایت شدید
ہوجاتی ہین - خاصکر اگر انکا اثر شرکی دماغ پر بہی پیدا ہوجاوے جب
اثر سردی کا خاصکر پہپہڑون پر پیدا ہوتا ہے تب اون اعضای مین خراش
پیدا ہوتی ہے لیکن پہپہڑونمین اکثر شرکی سبب سے خراش زیادہ تر پیدا
ہوجایا کرتی ہے مثلاً جب شکم یا دماغ مین بیماری ہوتی ہے تو پہپہڑے
بہی لسبب شرکت کی اکثر مرض مین مبتلا ہوجاتے ہین +
حالت اول مین جو کہانسی ہوتی ہے وہ اکثر دیرپا اور شدید ہوتی ہے
اور جب دماغ یا شکم کی مرض مین پہپہڑے بسبب شرکت کی ماؤف ہوجاتے
ہین اور اوس وقت جو کہانسی پیدا ہوتی ہے وہ تشنجی کہانسی ہو کرتی
ہے دماغ مین کسی خاص سبب کا اثر کم پیدا ہوتا ہے اگرچہ بعض دفعہ
لسبب تمازت آفتاب یا رنج وغم سے اوس عضو مین بہی خراش

ہین اور اونی سبب سی متحرک ہوجاتی ہین تو ہمکو اس بات کا سبب فوراً دریافت ہوجاتا ہے
کہ اونکو بیماری کیونکر اسقدر جلد ہوجاتی ہے مثلاً دانت نکلنے کے ایام مین
چونکہ دماغ اور انتڑیون کا میوکس ممبرین جلد بڑہنی لگتا ہے اور اوس
میوکس ممبرین مین جو گلٹیان ہوتی ہین وہ بہی اوس ایام مین جلد جلد
پیدا ہونی لگتے ہین اسلئے اوس ایام مین دماغ اور پیٹ کے مرض مین مبتلا
ہونے کے لئے زیادہ تر مایل رہتی ہین اور انتڑی کے میوکس ممبرین کا
بہی علی ہذالقیاس یہی حال ہوتا ہے کہ اوس ایام کی اندر کسی خفیف
سبب سی بہی بچہ کو دست لگ جاتے ہین حکیم کو چاہئے کہ ان باتون کو
یاد رکہی تاکہ بچہ کے دانت نکلنی وقت وہ اون اعضا کے حال سے واقف
رہے اور عوام الناس کے طور پر ایسا خیال نکرے کہ جو بیماری بچہ کو اس
عمر مین ہوجاتی ہے وہ دانت نکلنی کے باعث سے ہی پیدا ہوتی ہے
نہین اوسکو یہہ جاننا چاہئے کہ دانت نکلنی کا کچہہ قصور نہین ہے بلکہ
دانت نکلنے کی عمر مین جو مختلف اعضا جلد جلد بڑہنی لگتے ہین اوس باعث
اونی سبب سے اونکی افعال مین خلل پڑجاتا ہے - اور یاد رکہنا چاہئے کہ
اگرچہ بچون کے اعضاء کی جلد بڑہنی سے اونکی طبیعت بیماری کی طرف
زیادہ تر مایل ہوتی ہے تاہم یہہ جلد بڑہنا اعضاے کا اونکی لئے مفید
بہی پڑتا ہی کیونکہ جب شدید درجہ اون بیماریون کا رفع ہوجاتا ہے
تو جسقدر نقصان اوس بیماری کے باعث اعضاء مین پہنچتا ہے وہ نقصان
بسبب جلد بڑہنی اعضاے کے آسانی سے پورا ہوجاتا ہے کہ جو بات
اسقدر آسانی سے جوانون مین نہین ہونی پاتی ہے - پس بچونکو مرض شدید
اکثر مہلک ہوا کرتا ہی اور جب شدت اوسکی رفع ہوجاتی ہے اور مرض

حصہ سوم

امراض صبیان متعلقہ طبیب

قبل از بیان امراض مختلفہ صبیان یہہ بیان کرنا ہر ضرور ہے کہ بچونکی بیماریون کے پیدا ہونے کے اسباب اور اونکی تشخیص اور انجام نیک و بد کی پیشین گوئی کا طریقہ کیا ہے چنانچہ

اول بچہ کی بیماریونکے پیدا ہونیکے اسباب

جب ہم اِن باتونکا خیال کرتے ہین کہ بچہ پن مین جسم کے ساری افعال کسقدر تیز و تند ہوتی ہین اور خاصکر بہی کیسی ادنے باعث سے متحرک ہو جاتے ہین اور یہہ کہ بچون مین خون کی رگین اور خاصکر باریک رگین کسقدر کثرت سے پہیلی ہوئی ہوتی ہین تو ہمکو تعجب نکرنا چاہیئے کہ اونکی طبیعت مرض مین دفعتاً مبتلا ہونیکے لئے کیون ہمیشہ مایل رہتی ہے اور اونکی بیماری کیونکر جلد بڑہکر مہلک ہو جاتی ہے اور علاوہ اس تیزی افعال ہر عضو جسم کے جو نشو و نما کے لئے نہایت ضروری ہے جب ہم اسباتکو بہی دیکہتے ہین کہ بچہ کے چند خاص عضو بہ نسبت اور اعضا کے جلد تر بڑہتی

حقنہ کرنیسی خطرہ ہے - چار آنوس عرق ایک ننہی بچہ کے لئی کافی ہے اور بعد ۵ برس کی عمر کے چہہ آنوس سے زیادہ نہ چاہئے اور عہد طفولیت یعنی آٹھہ برس کی عمر تک آٹھہ آنوس سے زیادہ عرق کی ضرورت نہین پڑتی یہہ نسخہ حقنہ کا بہت عمدہ ہے +

نسخہ

ڈیکاکٹم - ہار - ڈیای یعنی آش جو	۵ - آنوس
کہانیکا نمک	۳ ڈرام
الیوائیل یعنی روغن جلپائی	۵ - ڈرام

سبکو ملالین - اور اگر شکم مین بہت ریح ہو تو اسمین ایک یا دو ڈرام اسپرٹس - اف - ٹرپن ٹائین - بہی ملا سکتے ہین +

واضع ہو کہ پچکاری کی نلی کو اگر احتیاط سی انتڑیون کے اندر کسی قدر دور تک پہنچا یا جاوے تاکہ اوسکے اندر سے ریح نکلتی رہی تو بچہ کو بہت افاقہ ہوتا ہے کیونکہ ریح کے جمع ہونیسی بعض دفعہ بچہ کا دم بند ہو جاتا ہے اور ریح کی اخراج کرنے کی نہایت عمدہ ترکیب یہہ بہی ہے کہ بعد حقنہ کرنی کے پچکاری کی نلی کو مقعد کے اندر رہنی دین +

دوسرا حصہ ختم ہوا

ہو سکتی ہے پس اسیواسطی اس دوا کو شدت کی قبض اور شکم کے کرم نکالنی کے لئے دیا کرتے ہین۔ سب سی نہایت سریع الاثر اور ہلکی جلاب کا نسخہ یہہ ہی +

نسخہ

روبرب پاوڈر ——————— ۱۰۔ گرین

اسکامونی پاوڈر ——————— ۱۰۔ گرین

سلفٹ اف پوٹاش کی قلمین ——————— ۱۰۔ گرین

ان سبکو خوب باریک پیسکر ملا کر تب اوس سفوف مین ارومانک پاوڈر ۵ گرین ملا دین +

خوراک اسکی تین گرین سے ۶۔ گرین تک تین تین گھنٹہ بعد جب تک دست نہ آوین +

حقنہ۔ اسکو عربی مین عمل بہی کہتے ہین۔ اور انگریزی مین ہر۔ گی۔ ٹیو۔ انیما۔ بولتے ہین۔ جب شدت سی قبض ہو جاوی تب حقنہ کی ضرورت پڑتی ہی لیکن بچونکو حقنہ کرنے مین احتیاط درکار ہے کسلئے کہ نادان آدمی جب حقنہ کرتی ہین تو اکثر اونکو ضرب شدید پہنچتا ہے +

ترکیب حقنہ کرنیکی یہہ ہے کہ بچہ کو پیار کرتے جاوین تاکہ وہ روئے اور حرکت کرنی نہ پاوے بعد ازان حقنہ کی نلی کو آہستہ آہستہ نہایت احتیاط سے اوپر کیطرف بائین طرف کو داخل کرین اور تب اوسکے دستہ کو آہستہ اور بتدریج ٹہیلے تاکہ انتڑیون کے اندر حقنہ کا عرق تہوڑا تہوڑا پہنچے بچونکی انتڑیان بہ آسانی پہیل جاتی ہین اور جو حقنہ کے عرق سے وہ زیادہ تن جاوین تو پہر سکڑتی نہین ہین اور بچہ جسقدر چہوٹا ہوتا ہے یہہ بات بہی زیادہ ہوتی ہے پس زیادہ عرق کے داخل کرنیسے پیار ہوجا

بھو ملا کر ہمراہ شکر کی پیسکر کھلایا جاوے تو اسکا بد ذایقہ دور ہوجاتا ہے
جلب کا اکسٹراکٹ بچون کے لئی بہتر ہی کیونکہ عمل اسکا ہلکا ہوتا ہے۔ جلب کی
ہمراہ کسی اور مسہل کو دی سکتے ہین۔ لیکن اسکو۔ ابی۔ کے کوانا۔ کے ہمراہ
اگر دیا جاوے تو بہتر ہی اور خاصکر جلب اور ابی۔ کے۔ کیوانا کا جلاب
سینہ کی انفلامیشن کی بیماریون مین بہت مفید پڑتا ہے اور جلب کے ہمراہ
اگر کیالومل ملایا جاوی تو عمل اسکا تیز ہوجاتا ہے اور جو دست پتلے لانی منظور
ہون اور اس ترکیب سے تنقیہ جاری رکہنا مطلوب ہو تو جلب کو کسی نمکین
جلاب کی ساتھہ دیا کرتے ہین مثلاً فارما۔ کوپیا کا کمپاونڈ پاڈر اف جلب جسمین
اسڈ ٹارٹار ٹریٹ اف پوٹاش۔ پڑا ہی ایک عمدہ مرکب بچون کی مرضونکی
لئی ہے خاصکر اگر استسقا بھی موجود ہو اور جب یہہ مطلب ہو کہ پتلے دست
بھی آوین اور انٹریون کو خوب تحریک ہو یا قبض رفع ہو یا دماغ کا امالہ
ہوجاوی تو اوسصورت مین جلب کو ہمراہ اسکا مونی کے دینا چاہئی +
اسکا مونی۔ یعنی سقمونیا۔ یہہ ایک نہایت تیز جلاب ہے لیکن اسکی کہانی
مروڑی لگ جاتی ہین اور انتڑیون کے میوکس ممبرین کو خراش ہوتی
ہی بس اسکے استعمال مین احتیاط درکار ہے۔ اگر اسکو بطور سفوف کے
دینا منظور ہو تو اسکو خوب باریک پیسکر کسی خوشبودار سفوف کے
ساتھہ ملا کر استعمال کرین۔ لیکن اسکا مونی۔ اگرچہ بعض دفعہ بچونکو موافق
نہین پڑتا تاہم اونکی بیماریون مین اکثر اوقات اسکے استعمال کرنے کی
ضرورت پڑتی ہے خاصکر اوسوقت کہ جب نہایت شدت سے قبض ہوجاوے
یا امعا کے اندر اجتماع میوکس رطوبت کا کثرت سے ہو کہ جس باعث دیگر
مسہلات کا اثر اوسپر اچہی طور پر نہو سکے غرضیکہ بات اسکا مونی سے رفع

وہ نکل جاتی ہے اور تب قبض ہو جاتا ہے اور یہہ دوا ہلکا مسہل بہی ہے
کہ جس سبب سے اوسکو نہائیت ننہی بچونکو بہی دی سکتے ہین چنانچہ دو مہینہ سے
بارہ مہینی کی عمر تک کی بچہ کو تین گرین سے ۶ - گرین تک دی سکتے ہین -
اور اس سے زیادہ عمر کے بچونکو ۱۰ - گرین سے ۲۰ - گرین تک دیا جا سکتا
ہی لیکن اسکے ہمراہ اگر مگنی شیا ملایا جاوے تو عمل اسکا زود تر ہوتا ہے
چنانچہ یہہ نسخہ مجرب ہے +

نسخہ

روبرب سفوف ـــــــــــ ۱۲ - گرین

مگنی شیا ـــــــــــ ۱۴ - گرین

کمپاونڈ - اسپرٹ - اف - ایمونیا ـــــــــــ ۲۰ - بوند

ڈل واٹر ـــــــــــ ۲ - آنوس

سرپ ـــــــــــ ۲ - ڈرام

سبکو ملاکر بمقدار ایک چمچہ چاءکے دو دو یا تین تین گہنٹہ بعد پلا دین -
جب تک دست شروع ہوون +

جلپ - اگرچہ یہہ دوا تیز مسہل ہے پر اسکے عمل پر زیادہ اعتبار نہین کیا
جا سکتا ہی اور جب کوئی خرابی جگر یا معدہ مین ہو تو یہہ موافق نہین پڑتا
اور اسکے کہانے سے قی ہوتی ہے اور مروڑ ہی لگ جاتی ہین لیکن چونکہ
اسکا اثر ساری بیچ کے حصہ انٹسٹائن پر یہہ ہوتا ہے کہ اونکی حرکت اصلی
زیادہ ہونی ہے اور اونسی سیرم خوب بہتا ہی اسلئے بچون کی اُن مرضون
مین یہہ جلاب مفید پڑتا ہے کہ جو لسبب امتلا یا زیادہ خورش کے پیدا ہوتے
ہین کیونکہ اسسی شکم کا تنقیہ تام ہو جاتا ہی - جلپ کی جڑ اگر بہونی جاوی
تو اس سے قے اور درد قولنج کم ہوتا ہے اور اگر اسمین چند قطری روغن

انٹریون پر ہوتا ہی اور صرف اسکے تنہا استعمال کرنیسی بہی مروڑا نہین ہوتا بلکہ جب اوسکو کسی اور مسہل کے ساتہہ مثلاً اسکا مو-نی- اور سنا کی ملا کر دیا جاتا ہے تو اونکی مروڑ ا پیدا کرنے والی خاصیت کو زائل کر دیتا ہی +

خوراک ان نمکین مسہلات کی ۲۰- گرین سے ۶۰- گرین تک دو دو یا تین تین گہنٹہ بعد جب تک عمل نہو تبتک کہلاتے جاوین +

روشل سالٹ - ایک تیز جلاب ہی اسلئے اسکو صرف بڑے لڑکون ہی کو کہلایا کرتے ہین اور اسکو اکثر انفیوزن اف- سنا- کی ہمراہ پلایا کرتے ہین اور بخار اور انفلامیشن کی بیماریون مین جب کوی تیز- سی- ڈی ٹیو یعنی سست کرنیوالی دوا کا استعمال منظور ہو تو اکثر اسی نمک کو ہمراہ- ٹارٹار اِمٹک کی ملا کر دیا کرتے ہین +

سلفٹ- اف- مگنی- شیا+ اوس وقت مفید پڑتا ہے کہ جب معدہ مین خراش یا شکم مین قولنج کا درد موجود ہو اور ایسا بہی دیکہا گیا ہی کہ معدہ نی جب کسی قسم کے جلاب کو قبول نہین کیا ہے تب اس نمک کی ہمراہ پودینہ کی جیسانده کے پلانی سے دست آگئے ہین - اسمین اگر لیمو کا چہلکا یا- بائی ٹارٹریٹ اف پوٹاش- ملا دیا جاوی تو اسکا بد ذایقہ دور ہو جاتا ہے +

روبرب یعنی ریوند چینی یہہ دوا مقوی اور قابض اور ملئین ہے اور قابض اور ملئین فایدہ اسکے خوراک پر موقوف ہے چنانچہ جب اس دوا کو تہوڑے مقدار مین دیا جاتا ہے تب اسنی قبض ہوتا ہی اور جب زیادہ مقدار مین کہلایا جاتا ہے تو پہلے دست آتی ہین اور تب قبض ہوتا ہے پس اسیواسطے اس دوا کو خاصکر بچون کی ہلکی قسم کے اسہال مین دیتی ہین کیونکہ اسکے کہانے سی پہلے دست آتی ہین کہ جنکے ہمراہ اگر شکم مین کوئی شے فاسد ہو

گیسٹرک جوس - کی ساتھہ ملکر جم جاتا ہے اور بدون اسکے وہ ہضم نہین ہوتا
بس دودہ کا جمنا صحت مین داخل ہے اور مرض مین نہین +

نمکین مسہلات - اس قسم کے جتنے جلاب ہین وی بچون کی بخار اور انفلامشن
کی بیماریون مین خاصکر مفید پڑتی ہین اور انکی کہانی سے تنقیہ تام ہوجاتا ہی
اور ان جلابون مین سے بچونکی لئے خاصکر ٹار - ٹرٹیٹ - اف - پوٹاش -
اور سلفیٹ - اف - مگنی - شیا - نہایت فایدہ مند ہین اور ٹار - ٹرٹیٹ - اف
سوڈا - اور سلفیٹ - اف - پوٹاش کو بہی بعض دفعہ استعمال کرتے ہین
مگر سلفیٹ اف سوڈا کو بہت کم یا بالکل نہین دیا کرتے کیونکہ کہانے سے
انتڑیون کے میوکس ممبرین مین خراش پیدا ہوتی ہے اور پانی کی طور پر
پتلی دست آتے ہین مگر کوی سدہ نہین نکلتا یاد رہ کہنا چاہئی کہ اون
نمکون مین سے جسکا استعمال کرین اوسکو خوب تپلا کرکے کہلاوین تاکہ
میوکس ممبرین مین خراش پیدا نہو اور دست بہی کہلکر آوین اور دستونکی
کہلکر آنے کی لئی بہتر یہہ ہی کہ تہوڑے عرصہ بعد پینی نمک کے بچہ کو
کوئی عرق پلاوین اور اوس نمک کو آش جو یا آب یخنی کے ساتھہ گرم
پلاوین +

فاسفیٹ - اف - سوڈا - اس دوا کا ذایقہ چونکہ بعینہ کہانے کے نمک کی
طور پر ہی تو اسکو آب یخنی کے ہمراہ پلانے سی بچہ اسبات کو بالکل معلوم
نہین کر سکتا ہی کہ مین دوا پیتا ہون - یہہ جلاب بچہ نازک اور چڑچڑا مزاج
کے لئی نہایت مفید ہے لیکن ٹارٹرٹیٹ - اف - پوٹاش بچون کے بخار
اور انفلامشن کی بیماریون کے لئی ایک نہایت ہلکا اور مفید جلاب ہے
اور اسی دوا کو حکما اکثر برتا کرتے ہین کیونکہ عمل اسکا جلد اور ساری

کی پلائی جاوین +

مگنی شیا - چونکہ یہہ دوا ایک ہلکا مسہل اور دافع ترشی اور - سی - ڈی - ٹیو ہی
اسلئی اسکو بچونکو اکثر دیا کرتے ہین - جب شکم مین ترشی زیادہ ہوتی ہے
تو اس سے دست فورًا آجاتی ہین اور جب شکم کی خرابی سے تشنج ہوجاتا
ہی تب اسکا جلاب فایدہ - سی - ڈی - ٹیو - کا ہی کرتا ہے - جب یہہ دوا
جوالوزن کو ایک عرصہ تک کہلائی جاتی ہے تو شکم کی اندر جمع ہوکر ڈہیلا بن
جاتا ہی لیکن بچون مین اسبات کا اندیشہ نہین ہے نہایت سہل ترکیب
اس دوا کے کہلانی کی یہہ ہی کہ اگر شکم کے اندر ترشی پائی جاوی اور بچہ
کو قبض ہو تو اوسکی غذا کی ساتھ مگنی شیا ملادین اور یہہ بہی ترکیب خوب
ہی کہ بچہ کی رات کی غذا کی ہمراہ مگنی شیا - ملادین تاکہ صبح کی وقت اسکو
دست آجاوین - مگنی شیا کو اکثر ہمراہ دیگر مسہلات کی دیا کرتے ہین
اور جب یہہ دوا شربت گلاب یا شیر جنت کے ساتھہ ملائی جاتی ہے -
جیساکہ نسخہ جات بالا مین مرقوم ہے تب یہہ نہایت مفید مسہل ہوتا ہے +

خوراک اسکی مختلف ہے جبانچہ ننہے بچون سے لیکر دو یا تین برس کے
عمر تک چند گرین سے ١٠ - گرین تک دی سکتے ہین اور بعد اوس عمر کے
آدہا ڈرام دن مین دو یا تین دفعہ کہلانا چاہئیے +

اس جگہہ پر ہمکو یہہ بات جتلانی بہ ضرور ہے کہ بچہ جب ائی کا دودہ قی
کردیتا ہے تو وہ دودہ ہمیشہ جما ہوا نکلتا ہے بچہ کی والدہ اس سے
یہہ قیاس کرتی ہے کہ بچہ کے معدہ مین ترشی کا بڑا غلبہ ہے اور بانخیال
اس ترشی کے رفع کرنے کی لئے بچہ کو وہ مگنیشا باربار کہلاتی ہے مگر یہہ بات
نہایت مضر ہی کیونکہ دودہ جب معدہ کے اندر داخل ہوتا ہے - تو

اِس دوا کے تنہا کہلانیے ہوا کرتا ہے یا شیرخشت کو کسی اور ملیّن دوا کے ساتہہ استعمال کرین تاکہ اسکے عمل مین خطا نہو - شیرخشت کا فایدہ کسی قدر مزلوق یعنی ڈیملسنٹ اور مدّر یعنی ڈائیو - رٹیک بہی تبلاتی ہین - بس اسکو ہمراہ کسی ملیّن عرق کے ملاکر بچونکو زکام اور بخار مین دی سکتے ہین چنانچہ یہہ دو نسخہ شیرخشت کے عرق کے مجرب ہین +

نسخہ

نہایت اچہی شیرخشت ——— ۴ ڈرام
بیبو - رسی - لج ——— ۴ ڈرام
شربت بنفشہ ——— ۲ - ڈرام

سبکو خوبطرح ملاکر چہان ڈالین - اور تب اوسمین ایک آنوس - پی - پر - منٹ - واٹر - ملاکر بمقدار ایک یا دو ڈرام کے جب تک عمل نکرے تین تین گہنٹہ بعد پلا دین +

نسخہ

انفیوژن - اف - سنا ——— ایک آنوس
پی - پر - منٹ - واٹر ——— ۴ ڈرام
شیرخشت ——— ۲ ڈرام

سب کو خوبطرح ملاکر چہان ڈالین اور تب اوسمین ان چیزونکو ملالین +

مگنی - شیا ——— ۲۰ - گرین
ٹینکچر - اف - رُوبرب ——— ۱ - ڈرام
سرپ - اف - روز ——— ۲ ڈرام

اِس عرق کو بمقدار ایک یا دو ڈرام کے جبتک عمل نہو بعد تین تین گہنٹہ

شربت سنا بہی بچون کے لئے ہلکے جلاب ہین +

کسٹرآیل کے پلانی سے دست کہلکر آجاتے ہین اور شکم صاف ہوجاتا ہی۔ پس اسی واسطے اوس جلاب کو اوس حالت مین دیا کرتے ہین کہجب انتڑیون کے اندر کوی شے مضر موجود ہو مثلاً برانے سدّے یا بچہ کوئی شے نگل گیا ہو یا کسٹرائیل کو اوس وقت دیتی ہین کہ جب کیا لومل یا اسکا مونی وغیرہ جلاب سے دست نہ آئی ہون اور کسٹرآیل کو ابتدا اسہال مین اسواسطے بہی دیتی ہین کہ جب یہہ مرض بسبب خراب غذا یا امتلاسی بیدا ہوتا ہے اور اسہال کے بیچ مین بہی پلایا کرتے ہین اگر شکم کے اندر موجودگی سدون کی پائی جاوی + بچہ کی عمر جتنے سال کی ہو اتنی ہی ڈرام اُسکو کسٹرایل پلاوین + دانت نکلنے کی ایام مین اگر پاخانہ قبض ہوجاوے تو اوسکے رفع کرنے کی لئی کسٹرایل ایک مفید دوا ہے + یہہ نسخہ نہایت مجرب ہے +

نسخہ

کسٹرایل ــــــــــــــ ایک آنوس
کلسائنڈ مگنی شیا ــــــــــــــ ۲- ڈرام
مصری ــــــــــــــ ۳ ڈرام
روغن سونف ــــــــــــــ ۲- بوند

سب کو خوبطرح ملاکر بمقدار ایک یا دو چمچہ چائے کی پلاوین اور جو ضرورت ہو تو ایسی خوراک کو پہر دوبارہ پلاوین +

شیرخشت یعنی- می- نا- یہہ دوا السبب ہونی شیرین کی بچونکو اکثر کہلائی جاتی ہی- نہایت اچہی شیرخشت کا استعمال کرنا چاہئی اور بمقدار آدہی یا ایک یا دو ڈرام کی ہمراہ کسی خوشبودار عرق کے پلاوین تاکہ نفخ یا مروڑا پیدا نہو جو

پانی مین آدہی ڈرام سے دو ڈرام تک آئیوڈائیڈ۔ احمد۔ پوٹاسئیم ملا لین +

مسہلات یعنی جلاب

بچونکو جلاب کی حاجت اکثر ہوا کرتی ہے لیکن اونکو ہمیشہ جلاب دینا ہی مضر ہی اور اگر غذا کی احتیاط کی جاوے تو جلاب کی احتیاج کم پڑتی ہے اور جو کسیقدر احتیاج ہو بہی تو وہ صرف آب گرم کے حقنہ یا بطور شیافہ کی کپڑی کی بتی داخل کرنے سے رفع ہو سکتی ہے۔ بچونکو جب قبض ہوجاتا ہے یا اونکی رطوبات بگڑ جاتی ہین تو اکثر اونکی صحت بہی بگڑ جاتی ہے اور بعض اوقات نہایت شدت سی بیمار پڑ جاتی ہین کیونکہ شکم مین ترشی اور نفخ ہوجاتا ہے اور یا تو مروڑا یا دست لگ جاتی ہین یا پاخانہ قبض ہوجاتا ہی اور معدہ بگڑ جاتا ہے بخار کی علامتین ظاہر ہوتی ہین نیند خراب ہوجاتی ہے اور دماغ میں خلل ہوکر اکثر تشنج ہوجایا کرتا ہے۔ اس حالتین اگر دانائی سے کوئی جلاب دیا جاوی تو یہ ساری علامتین رفع ہو سکتی ہین اسی واسطے بچون مین جلاب اکثر مفید پڑتا ہے لیکن یاد رہی کہ نادانیسی جلاب کی دینے سے بہی یہ علامتین پیدا ہو سکتی ہین +

بچونکو جب جلاب دیتی ہین تو پہلا مطلب اس سے یہہ ہوتا ہے کہ قبض رفع ہوجاوی بس نہنے بچون مین اس مطلب کے حاصل کرنے کے لئی نہایت ہلکی تدبیر ونکا استعمال کرنا چاہئی چنانچہ ایک ڈرام کسٹر آئیل ہمراہ شکر یا کسی خوشبودار عرق کی ساتھہ ملاکر پلاوین اور شربت بنفشہ اگر اچھا اور تازہ بنا ہو تو اوسکے ایک ڈرام سے دو ڈرام تک پلانی سے بہی دست آجاتی ہین یا اوس شربت کو کسٹر آئیل کے ساتھہ ملاکر پلاوین اور شربت گلاب اور

بعد ازان کسی قدر لرزہ ہوتا ہے اور جو غوطہ دفعتاً دیا جاوے نونروس سسٹم
پر ایک صدمہ پہنچتا ہے اور فوراً بعد اوس صدمہ کی سردی رفع ہوکر گرمی معلوم
ہونی لگتی ہے کہ جو جلد ساری جسم مین پہیل پڑتی ہے اور اوس وقت اگر حمام سے
نکلکر بچہ کپڑے پہن لے تو طبیعت اوسکی نہایت خوش ہو جاتی ہے - نہایت
چھوٹی بچون کو آب سرد سے غسل نہ کرانا چاہئے +
می - ڈی - کی - ٹیڈ - باتھہ - یعنی غسل ادویہ جسکو عربی اصطلاح مین تقصویل کہتے ہیں
جلد کی بیماریون مین اکثر مفید پڑتا ہے - چہوٹی بچون کے لئے پانی مین صرف
صابون گہول کر نہلانا کافی ہے لیکن بڑے لڑکون کے لئے تیز تر نمکین چیزین
چاہئیں مثلاً کار - بو - نٹ - اف - پوٹاش - یا کاربونٹ - اف - سوڈا -
چنانچہ پاؤ سیر سے آدہ سیر صابون دو برس سے ۵ - برس کی عمر کی بچہ کی
تقصویل کے لئے کافی ہے اور اگر سوڈا یا پوٹاش کا استعمال کرین تو
فی گیالن پانی مین تین ڈرام سے چہہ ڈرام تک سوڈا یا پوٹاش لے لین
اور گندہک کے تقصویل بہی جلد کی امراض مین کرتے ہین جبکہ سوڈا یا پوٹاش
کی تقصویل سے فایدہ نہین ہوتا ہے اور خاصکر گندہک کی تقصویل سورائی -
سس اور لیپرا اور ہتہون کی بیماریون مثلاً کوریا مین بہت مفید پڑتی
ہے - اس قسم کی غسل مین سلفٹ اف پوٹاش کا استعمال اکثر کرتے
ہین چنانچہ ایک گیالن مین آدہا ڈرام لیکن دوسری ترکیب اس غسل
کی یہہ ہی کہ ایک بوتل کہولتے ہوی پانی مین آدہی آونس سے ایک آونس
تک گندہک کو ۱۲ - گہنٹہ تک پکاکر غسل کے پانی مین ملادین +
آئیوڈین - کی تقصویل - یہہ غسل اسکرافیولس مزاج کے بچون اور اونکو
جو کسی شدید مرض جلدی مین مبتلا ہون مفید پڑتا ہے چنانچہ فی گیالن

حمام کرانیکے اسکے جسم کو خوبطرح پونچھہ کر گرم کپڑے سے ڈہانک دین کیونکہ
اوس وقت سردی کا لگنا مضر ہی - باتہو ایک نہایت عمدہ ترکیب باتہہ کی
ہی جیسے - کاؤن - ٹر - ار ی - ٹی - ریشن - یعنی کس مقام کا امالہ ہوتا ہے
اور سر کی امراض مین باتہو اکثر کراتے ہین - کرانک انفلامیشن کی بیماریون
خاصکر جلد اور شکم کے اور بعض قسم کے بخار مین آب گرم کے تغسیل کی ضرورت پڑتی
ہی اور چیچک و کہسرا مین بہی خاصکر جب ان امراض مین تشنج ہو جاوے
اور دانی اچہے طور پر نہ نکلین یا دب جاوین تغسیل آب گرم مفید پڑتی ہے
اور شکم کی پرانی بیماریون مین مثلاً کرانک - پی - ری - ٹو - نائی - ٹس
اور کرانک انٹی - ر ای - ٹس - اور بہت دنونکی اسہال مین بچہ نکو گہنٹون
تک گرم حمام مین رکہنے سے بڑا فایدہ ہوتا ہے لیکن اوس حمام کی گرمی
اور اوسکے اندر رہنی کی مدت کو بچہ کی مرضی پر چہوڑ دینا چاہئے - گرم
حمام کی باب مین اسبات کو بہی یاد رکہین - کہ بچہ کو بار بار حمام کروانیسے
اور اوسمین بہت دیر تک رکہنی سے اونکو زکام ہو جایا کرتا ہے پس
حمام کی دینی مین بہت ہی احتیاط رکہین +

حمام کرانیکا وقت - اگر کسی شدید مرض کے لئے حمام کرانا منظور ہو تو جس وقت
ضرورت پڑے اسیوقت کرانا چاہئی لیکن جب کسی پرانی بیماری کے لئے حمام کرانیکی ضرورت پڑے تو پہلی غذا کے دو گہنٹہ بعد اور دوسری کی ڈیڑہ گہنٹہ
پیشتر حمام کرانا چاہئی اسکی مطلب یہہ ہی کہ فوراً بعد دودہ پینی کے بچہ کو حمام
نکرانا چاہئی اور نہ اوس وقت حمام کرادین کہ جس وقت بعد کہیل کود
کی یا سوتی سے اٹہہ کر بچہ کو پسینہ آتا ہو +

کولڈ باتہہ یعنی آب سرد سے غسل کرانا - جب کسی بچہ تندرست کو آب سرد مین غوطہ
دلایا جاتا ہے تو یہہ کیفیتین پیدا ہوتی ہین کہ پہلے اوسکو سردی معلوم ہوتی ہے

خاصکر سر پر ہمیشہ سردی لگا یا کرتے ہین اور شکم پر آب گرم کی تکمید کیا کرتی ہین تازی اور ٹہنڈی ہوا بہی ایک عمدہ بارد شئے ہی غرض جب بچہ کسی انفلامیشن یا بخار مین مبتلا ہو تو اوسکو ایسی مکانمین نہ رکہنا چاہئی جو بہت گرم ہو یا جسمین بہت لوگونکا مجمع ہو بلکہ بچہ کو ایسی جگہہ مین رکہین جہان تازی ہوا کی آمد رفت ہو +

تغسیل و تصویل

بچونکو آب گرم کا حمام اکثر کرواتے ہین تا کہ کسی مقام کی خراش یا درد رفع ہوجاین آجاوے اور بخار کی علامتین رفع ہوجاوین +

واضح ہو کہ بچونکے حمام کو ہرگز زیادہ گرم نہونا چاہئے یعنی اوسکی حرارت ۹۸ درجہ سے زیادہ نہونی چاہی۔ بلکہ عموماً ۹۵ درجہ ہی تک ہو تو بہتر ہے اور تجربہ سے یہہ بات ثابت ہی کہ جب جسم بہت زیادہ گرم ہو اور اوس گرمی کو رفع کرنا اور نبض کو گہٹانا منظور ہو تاکہ درد اور تشنج رفع ہوجاوی تو ۹۲ درجہ گرم کا حمام اکثر مفید پڑتا ہے۔ یاد رکہنا چاہئی کہ شدید انفلامیشن کی بیماریونمین گرم حمام بالکل ممنوع ہے کیونکہ اسکے کرنیسے دم لینی مین تکلیف اور دوران خون اسقدر تیز ہوجاتا ہے کہ وہ بیماری خاصکر اگر پہیپہڑی مین ہو تو بڑہ جاتی ہے لیکن جب کوی بیماری انفلامیشن کی شکم کے اندر ہو تو ناٹ باتہہ یعنی گرم حمام کے کرنیسے چندان مضایقہ نہین لیکن تاہم اس قاعدہ کو یاد رکہین کہ علی العموم شدید مرضون مین کسی خاص مقام جسم پر باتہہ کو محدود رکہنا چاہئی +

اگر حمام بہت گرم نہو تو بچہ کو اوسمین ۱۰ یا ۱۵ منٹ تک رکہہ سکتی ہین اور بعد

بگڑ جاوی تو اوسکو موقوف کرنا چاہئی یا ہمراہ قدری افیون کے کہلانا چاہئی ۵-
بوند سے ۱۰- بوند تک دنمین تین یا چار مرتبہ ناٹرک ایتھر کی کہلانی سے بچونکی
بیماری کو بڑا فایدہ ہوتا ہی +

ادویات بارد

اِن دواؤنکو انگریزی مین ریفریجرنٹ بولتی ہین سرد پانی سب سی عمدہ سرد
دوا ہی - بچے جب بخار مین مبتلا ہوتی ہین - تب ہمیشہ اونکو پیاس معلوم ہوتی ہے
پس اس حالت مین بچہ کو سرد پانی جسقدر چاہی پلا سکتے ہین - اگر معدہ مین
خراش موجود ہو تو اوس صورت مین پانی کو برف سے ٹھنڈا کرکی پلانا
چاہئی - اس بات کو یاد رکہین کہ جب بیمار بچہ کو پیاس لگے تو بیشک اُسکو سرد
پانی پلانا چاہئے - سرد پانی پلانیسے ایک یہہ بہی فایدہ ہوتا ہے کہ بچہ کو
پسینہ آجاتا ہے اور پسینہ نہ آوی تو بدنکو سرد یا شیر گرم پانی سے پونچھ
ڈالین - یا حمام کروا دین - مگر اِن باتونکی کرنے مین احتیاط درکار ہی - جب
کسی خاص مقام پر سردی لگانی منظور ہو تو اسطور سے لگاوی کہ وہ مقام
ہمیشہ سرد رہی اور ایسی ترکیب سی لگاوی کہ بچہ کو اوس سردی سی کہانسی
نہو جاوی کیونکہ ایسا اکثر دفعہ دیکہا گیا ہے کہ جب سر پر سرد پانی لگایا گیا ہے
تو بچہ کا جسم سارا تر ہو گیا ہے اور اُسکو شدت سی کہانسی ہو گئی ہی - پس بہتر
ترکیب یہہ ہی کہ بکری یا گائی کے مثانہ مین برف کی ٹکڑے بہر کر سر پر یا
پشت کی ہڈی پر لگا دی - اور مرض کنولشن یعنی بچہ کو جب تشنج ہو جاوی
تو سر پر سرد پانی کا تہارا چہوڑین اور سینہ تک اوسکو آب گرم مین بٹہلاوین
- اِن ترکیبون سے جب سردی لگانی منظور ہو تو برابر کئی گھنٹے یا کئی
دن جبتک سوزش اوس مقام کی رفع نہو جاوی سردی لگانی چاہیے -

تکلیف ہوتی ہی اور جب بخار نہین رہتا ہے اِس دوا کو اکثر تنہا نہین کہلاتے
اور جو تنہا کہلانا منظور ہو تو ۲۰ بوند شربت اسکویل کا یا ۱۰ بوند اسٹیم سلی
کا بعد تین تین گہنٹے کی کہلا سکتے ہین۔ یا نہین تو نسخہ جات مذکورہ بالا کے
ساتہہ اسکوئیل کہلاتی ہین اسکوئیل کو کسی کہار دوا کے ساتہہ ملانی سے
اوسکی خراش پیدا کرنیوالی تاثیر جاتی رہتی ہے اور اوسکی اکسپکٹورنٹ فایدہ
مین کسی طرحکا نقصان نہین ہوتا۔ بو۔ لی۔ گی۔ لا۔ سی۔ سنگا۔ یہہ دوا نہایت
تیز اکسپکٹورنٹ ہی بس اسکو اوس حالت مین کہلانا چاہئی کہ جب علامات سوزش
کی رفع ہو جاوین۔ اِس دوا کے کہانیسی دست وقی بہی آجاتی ہین +

ادویات معرق

اِن دواونکو انگریزی مین ڈایا فوریٹک بولتی ہین۔ بچونکو پسینہ لانیوالی دوا
اسلئے کم دیا کرتی مین کہ اونکو پسینہ بہت کم آیا کرتا ہی اور سرسام یا شکم کی بیماریمین
جو اون مقامونپر پسینہ آتا ہی تو اِس سے کچہہ فایدہ نہین ہوتا۔ بلکہ
نقصان ہوا کرتا ہے۔ بس بچونکی بخار مین جب جلد نہایت گرم ہو تو اوسحالتمین
ادویات ریفریجرنٹ۔ یعنی سرد اور ادویات ڈائیوریٹک یعنی مدرکا
کا استعمال کرنا چاہی اور غسل سی بہی فایدہ ہوتا ہے نائیٹر یعنی قلمی شورہ
بچون کے بخار مین نہایت فایدہ مند ہی اور اِس دوا کو ساتہہ اِپی کی کیوانا
کے کہلایا جاوی تو مفید پڑتا ہے چنانچہ چوتہائی یا آدہا گرین اِپی کی کیوانا
کا ہمراہ دو یا چار یا چہہ گرین شورہ کے تین تین گہنٹے بعد کہلا سکتے ہین
اِس مرکب کی کہلانیسے بخار کی حرارت بہت جلد رفع ہو جاتی ہے اگر مرض
بہت شدید ہو تو اوس صورت مین بعوض اِپی کے کیوانا کی انٹی مونیل
پاوڈر یا جیمس پاوڈر کا استعمال بہتر ہی۔ شورہ کی استعمال کرنے سے اگر معدہ

رک جاتی ہے اور اسلئی کہ اس دواسی قی ہونی بادوی اسکے ساتھہ کاربونٹ اف سوڈا یا کاربونٹ اف پوٹاش ساتھہ قدری افیون کے ملادینا چاہیے چنانچہ نسخہ مرقومہ ذیل اسحالتمین مفید پڑتا ہی اور ہوپنگ کاف یا اور کوئی تشنجی کھانسی مین بھی یہہ نسخہ فایدہ مند ہوسکتا ہی +

نسخہ

صاف پانی ——————— ڈیڑہ آنوس
اپی کی-کیوانا-وائین ——————— ڈیڑہ ڈرام
بائی-کار-بونٹ-اف سوڈا ——————— ۱۲- گرین
شیرہ ——————— ۲- ڈرام
لاڈنم ——————— ۴- بوند

سبکو ملاکر بمقدار ایک یا دو ڈرام کی دو دو گہنٹی بعد پلاوین جب اکیوٹ انفلامیشن کا علاج کرنا منظور ہو تو ٹارٹار اسٹک سی کرنا چاہئی اگر اسکے کھانسنی سچہ کمزور ہوجاوی تو اسمین یا تو قدری کمفر مکسچر یا اسپرٹس اف لونڈر یا ٹینکچر اف سنی من ملادی-لیکن اگر ساتھہ اس کمزوری کی پہیپڑی مین سوزش بھی ہوا ور رنگ بچہ کا قدری نیلا پڑہ جاوی تو اوس صورت مین ٹارٹار اسٹک کی ہمراہ قدری ارومٹک اسپرٹ اف امونیا ملادینا چاہئی اگر سینی کی بیماری بہت شدید ہو تو بعضی تکہ ٹارٹار امٹک کا استعمال کرنا چاہئی نہیں تو صرف ٹارٹار اسٹک کا کھلانا ہی کافی ہی اور خاصکر اگر بچہ کمزور ہو تو ہرگز مفید نہین لے سکتی ہین پس اوسحالت مین صرف ٹارٹار امٹک کھلانا چاہئی +

اسکوئل-اس دوا کو پرانی کھانسی مین کھلاتی ہین اور خاصکر اوس وقت دیتی ہین کہ جب بلغم نہایت گاڑھا ہوجاتا ہے اور اوسکے نکالنی مین بیمار کو

سبکو ملاکر بمقدار ایک ڈرام کی دو دو گھنٹہ بعد پلاوین یا اوس سے بہی زیادہ
زیادہ عرصہ بعد پلادین نہین تو نسخہ ذیل کی خوراک کے درمیان پلادین ؛

نسخہ

ابی کے کیوانا ———————— ۱۰ - گرین
کیالومل ———————— ۱۰ - گرین
شکر ———————— ۲۰ - گرین

سبکو ملاکر بمقدار ایک یا دو گرین کے ہر تیسری گہنٹی بعد کہلاوین - اس مرکب کی
ایک گرین مین چوتہائی گرین ابی کے کیوانا اور چوتہائی گرین کیالومل ہی اور
یہہ خوراک ایک برس کے بچہ کے واسطی ہے اور بعد اوس عمر کی دو گرین تک
دی سکتے ہین اور اگر ضرورت ہو تو آدہا یا ایک گرین اوس مین ڈورس یا وڈر
بہی ملا سکتے ہین - غرض کیالومل کو اسی طور پر ابی کے کیوانا کی ساتہہ اسوقت
ملا دیتی ہین - کہ جب علامات سوزش کی ہو دہون لیکن جب یہہ بات نہو تو -
کیالومل کے دینی سی اسلئے ضرر متصور ہی کہ اسکے کہانیسی انٹریون مین خراش
پیدا ہوتی ہے - پس جب انٹریونمین ذرہ بہی خراش پائی جاوی تو پارہ کا
استعمال ہرگز نہ کرنا چاہئے - اور اسبات کو یاد رکہنا چاہئی کہ ہمراہ پہپہری
کی سوزش کے جب معدہ یا انٹریونمین بہی خراش رہتی ہے تو اوس
حالتمین علاج کرنا نہایت مشکل ہوتا ہے کیونکہ اسبات کی ہونیسی پہپہری کی
سوزش بڑہ بہی جاسکتی ہے اس صورتمین ٹارٹار اٹمک نہین کہلا سکتی
اور اگر پارہ کا استعمال کیا بہی جاوی تو نہایت کم مقدار مین اور ہمراہ افیون
کے کہلانا چاہئی لیکن اس حالتمین صرف ابی کے کیوانا کا استعمال کرنا بہتر ہی
مگر یہ کہ اگر اس دوا سے قی نہوئی تو اسکے کہانیسے انٹریون کی خراش

واضح ہو کہ جن دوا کے کھانی سی تے آتی ہے جب اونکو تہوڑی تہوڑی مقدار مین بدا بدا کئی خوراک تک کھلایا جاتا ہے تو فایدہ اکسپکٹورنٹ کا ہوتا ہی بلغم کے نکالنی کے لئی بچونکو اکثر اپی کے کیوانا کھلایا کرتی ہین چنانچہ جو تہائی یا نصف گرین دنمین تین یا چار مرتبہ کھلانے سی زکام اور کھانسی کو بعض دفعہ بالکل آرام آجاتا ہے لیکن شدید برانکائٹس کو صرف اپی کے کیوانا سی فایدہ نہین ہوتا۔ بر بعد فصد اور ٹارٹار امٹک کی استعمال کے جب شدید علامتونکو تخفیف ہو جاوی اور بہت سا بلغم نکلنے لگے تو اوس صورت مین اپی کے کیوانا بہت مفید پڑتا ہی۔ اس دواکو ہمراہ ٹارٹار امٹک بطور عرق کے پلاسکتے ہین یا بطور سفوف کے ہمراہ کیالومل کے دی سکتے ہین۔ اور کھانسی کی شدت کو رفع کرنیکے لئی اور اسلئے کہ معدہ اپی کی کیوانا کو قبول کرلے ہمراہ اوس دوا کے قدری افیون بطور لاڈنم یا ڈورس پاوڈر کے اکثر ملا دیا کرتے ہین۔ لیکن یاد رکہنا چاہئی کہ اگر مقدار افیون کی زیادہ ہوگی تو اس سے نقصان ہوگا کسلئی کہ اُس حالت مین زیادہ افیون کی کہانسی بلغم رُک جاتا ہی اور کھانسی بھی رُک رُک کی آتی ہے جس سے بیمار کو دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے +

نسخہ دافع بلغم

جلایا ہوا پانی	ایک آونس
میوسلج	آدہا آونس
اپی کے کیوانا وائین	۲- ڈرام
شربت لیمو	۱- ڈرام
شربت بوست	۱- ڈرام

کہلانا چاہئی کہ جب معدہ یا انتڑیوین مین خراش موجود ہو اور ہر حالتمین
اس قاعدہ کے پابند رہین کہ جبتک معدہ مین قدری پانی نہٹہری تبتک
اس دوا کو نہ کہلانا چاہئے کیسلئے کہ ایسا دیکہا گیا ہے کہ خلو معدہ مین
اسکو کہلانے سے بچہ کو زہر ہو جاتا ہے پس قبل از کہلانی ٹارٹار ایٹک کی
بچہ کو دودہ یا پانی بلوانا چاہئے یہہ دو نسخہ واسطی کہلانی ٹارٹار اِٹک کی
عمدہ ہین +

نسخہ

ٹپکایا ہوا پانی ——— ڈیڑہ آنوس
ٹارٹار امٹک ——— ایک گرین
شیرہ ——— آدہا آنوس

سبکو ملالین - اس عرق کی ایک ڈرام مین ایک گرین کا سولہوان حصہ
ٹارٹار امٹک ہی پس جبتک قی نہو اس عرق کو ایک دو یا تین ڈرام تک
پلاتے جاوین اور اسلئے کہ ٹارٹار امٹک خطا نہ کہا جاوی اگر اس نسخہ
مین آدہا آنوس اپی کے کیوانا وائین ملادین تو بہتر ہی +

نسخہ

ٹپکایا ہوا پانی ——— ایک آنوس
اپی کے کیوانا وائین ——— آدہا آنوس
سولیوشن اف ٹارٹار امٹک ——— ۲ ڈرام
سرپ اف اسکوئیل ——— ۲ ڈرام

سبکو ملاکر جبتک قی نہو ایک یا دو ڈرام پلاتی جاوین +

ادویات دافع بلغم

ان دواکو انگریزی مین اکسپکٹورنٹ بولتی ہین

شکر مین ملا کر جب تک قی نہو یا ؤ یا ؤ گہنٹے بعد کہلا وین یا اسی طور سے
اپی کے کیوانا وائین بمقدار ۲۰ یا ۳۰ - بوند یا ایک ڈرام کی بلا سکتے ہین
جب بچہ ایک سال کا ہوجاوی تو خوراک مذکورہ بالا دگنا تہوڑے سے
تہوڑے ہی عرصہ بعد کہلا سکتے ہین - ماسوا مقئی فائدہ کے اپی کے کیوانا کی
کہا بینسے دست بند ہوتی ہین اور پسینہ بھی آتا ہی بعد کہلانی اپی کے کیوانا
کے قی کی اعانت کی لئی آب گرم جلد نہ بلانا چاہئے کسلئے کہ اوسکی بلا بینسے
پہلی ہی قے مین دوا نکل جاوے گی اور انکی معدہ کا امتلا جیوں کا تیوں
رہ جاوی گا بلکہ پانی اوس وقت بلانا چاہی کہ جب ایک یا دو مرتبہ قے
ہوجاوی یا جی متلانی لگے جب بچوں کو اپی کے کیوانا سے قے کرانی منظور ہو
تو نسخہ ذیل کے طور پہ کہلا وین +

نسخہ

پانی ———————— ایک آنوس
اپی کے کیوانا وائین ———————— آدہا آنوس
شیرہ ———————— آدہا آنوس

سبکو ملا کر ایک یا دو ڈرام بلانی جاوین جبتک قی نہو ٹارٹار امٹیک یہہ
دوا نیز مقئی ہے لیکن بعض دفعہ اس سی قے نہین بھی ہوتی ہے -
علاوہ ازین اکثر ایسا بھی ہوتا ہی کہ اس دوا کی کہا بینی یا تو پسینہ آجاتا
ہی یا دست لگ جاتے ہین - اسلئی سینہ کی شدید امراض سوزشی مین اس
دوا کو بہتر جانتی ہین - چہوٹی بچوں کی لئے ایک گرین کا سولہوان یا آٹہوان
حصہ کافی ہے - لیکن جب اسکے کہا بینسی بچہ سست ہوجاوی تو اوسے ب
جاننا چاہئے اسکوئیل یا اپی کے کیوانا بہتر ہے ٹارٹار امٹک کو اوسکا [illegible]

مین اہتلا ہو یا وہ عضو کسی غذاء ثقیل سے پر ہو غرض اس حالت مین قی کی
کروانے سے سب علامات فوراً رفع ہو جاتی ہین چنانچہ اگر اوس باعث سی بچہ
کو تشنج یا انگراہٹ ہو یا شکم مین ہاوا بہر جاوے یا درد ہونی لگے یا بچہ کو تے
ہو یا قبض یا دست لگ جاوین تو یہہ سب علامتین مفقود ہو جاتی ہین یاد
رکہنا چاہئے کہ اسہال کے اندر اگر علین ابتدا مین قے کرائی جاوی تب تو
فایدہ ہو سکتا ہی نہین تو معدہ مین سوزش پیدا ہو کر مرض مذکور اور
بہی بڑہ جا سکتا ہی - بچہ نازک اور اسکرافیولس مزاج کو جنکی اشتہا نہایت
تیز ہو مگر طاقت ہاضمہ بہت کم اگر گاہے گاہے کسی ہلکی مقئی دوا سے قے
کرائی جاوی تو معدہ مین اکثر طاقت پیدا ہوتی ہے کسلئے کہ اس ترکیب سے
معدہ مین جسقدر خراب رطوبات جمع رہتی ہین وہ سب نکل جاتی ہین
علاوہ ازین سارے جسم کو بہی فایدہ ہوتا ہے کسلئے کہ قی کے کرنیسی قوائے
دافعہ اور جاذبہ کو تحریک ہوتی ہی اور یہہ دونون باتین ایسی ہین کہ
جن سے مواد اسکرافیولا تحلیل پاجاتا ہی بچہ نکو ہلکی دوا سے قی کرائی
جاہئے چنانچہ اپی کے کیوانا سب سے بہتر ہی ٹارٹار امیٹک بہی خوب
دوا ہی لیکن بغیر کسی اچہے سبب کے اس دوا کو نہ کہلانا چاہئی گو سیرپ
اف اسکوئیل بچہ نکو اکثر دیا کرتے ہین اور یہہ دوا سریع التاثیر بہی ہے
مگر چونکہ اثر اسکا نہایت تیز ہوتا ہے اسلئے اس دوا کو نہ کہلانا چاہئی
جب مرض ہونپنگ کاف بڑہ جاتا ہے اور بچہ کو بلغم دفع کرنی کی طاقت
نہین رہتی ہے تب سلفٹ اف زنک سی قی کروانیسی اکثر بہت فایدہ
ہوتا ہے - اپی کے کیوانا قی کی لئی ایسی ہلکی دوا ہے کہ نہایت چہوٹے
بچہ کو بہی کہلا سکتے ہین چنانچہ نصف یا ایک گرین اس دوا کا لیکر قدرے

ادویات مقئی

ان دواؤن کو انگریزی مین - ایمٹی ٹکس بولتے ہین بچونکو یہہ دوا
اکثر کہلایا کرتے ہین اور خاصکر اوس صورت مین تو یہہ نہایت مفید پڑتے
ہین کہ جب کوئی مرض سوزشی یا بخار کی بیماری شروع ہو گئی ہو غرض
ان بیماریون کے عین ابتدا مین اگر مقئی دوا کہلائی جاوے تو اکثر انمین
تخفیف ہو جاتی ہے اور بعض دفعہ وے رک بہی جاتی ہین اور خاصکر
مرض جدری مین مثلاً چیچک سرخ باد آور سٹرا وغیرہ اس جماعت کی
بیماریون مین جب دانے اچہی طور پر نہ نکلین تو قی کی دوا سے اوسبات
کو بہت مدد مل سکتی ہے لیکن مرض برانکائٹس مین بچونکو ان دوا کی
نہایت ضرورت ہوتی ہے کسلئے کہ اوس حالت مین اُنکی کہانسی سے ہوکی
نالیون مین جو بلغم جمع رہتا ہے وہ بالکل نکل جاتا ہے - اور بچون کے
معدہ مین اس سبب سی بلغم اکثر جمع رہتا ہے کہ وے ہمیشہ اسکو نگل جاتے ہین
غرض قے کی ہونی سے وہ بلغم بہی دفع ہو جاتا ہے اور اُس وقت کہ جب بسبب
اجتماع بلغم کے جیسا اکثر کہانسی اور بخارون مین ہوا کرتا ہی بچہ کا دم گہٹ
جاتا ہی تب سوائے قے کرانیکی بچہ کی جان بچانی کی اور کوئی صورت نہین بلکہ
اور جبہ قی کی دوا سے ہوا کی نالیان کہل جاتی ہین یہہ بات کروپ کی
بیماری مین خوب ظاہر ہی کہ جسمین ایک پردہ کاذب حنجرہ مین پیدا ہو کر
بچہ کا دم گہونٹ دیتا ہی غرض جب اس مرض مین قی کروانیسے ٹکڑے
پردہ مذکور کی نکل آتے ہین - تب بچہ کو نہائیت افاقہ ہو جاتا ہے قی کی
دوا اوس حالتمین نہ کہلانی چاہئے کہ جب دماغ مین کوئی بیماری ہو یا
معدہ بچہ کا بگڑا ہو قی کی دوا اسوقت نہایت مفید پڑتی ہے کہ جب معدہ

وہ زخم خشک ہوجاوی تب اسی مقام پر دوبارہ یا سہ بارہ بعد خشک ہوجانے
زخم کے بلسٹر لگانا بہتر ہی کسلیئے کہ زخم سابق پر اگر تیز مرہم لگاکر مواد جاری
رکھا جاوے گا تو اس زخم کے بڑہ جانیکا اندیشہ ہے اور شاید وہ مقام
مردار ہی پڑ جا سکتا ہی اگر مقام بلسٹر پر خراش زیادہ پیدا ہوا اور سُرخ
نظر آوے اور اُسمین سوزش یعنی انفلامیشن ہو جانے کا اندیشہ ہو تو مرہم
کی پٹی نہ لگاکر اسپر آٹا ۔ یا سفوف کم یا کُلتی اسقدر چہڑک دین کہ وہ مقام
خشک ہوجاوے تب سب علامات خراش کی خودبخود رفع ہوجاوین
گی لیکن بہ تقدیر جب یہہ بات حاصل نہو سکے اور سچ مچ انفلامیشن پیدا
ہوجاوے تو اسمقام پر ایک نرم پولٹس لگا وین یا اسپر روئی کے
پہا ہی پہلا وین کہ جن سے نہائیت فایدہ ہوتا ہے بچونکو رائی کی پٹی لگانے
کا یہہ قاعدہ ہے کہ رائی کی سفوف مین ہموزن آٹا یا روٹی کا گودا ملاکر
اُسکو صرف پانی سے گہول لین اور ایک کپڑی پر بچھاکر لگا دین اگر جلد نہائت
ملائم ہو تو پہلے جلد پر ایک ٹکڑا باریک کپڑا بچھاکر اوس پٹی کو لگا وین
بعد ۱۰ یا ۲۰ منٹ کے جلد سرخ ہوجاتی ہے تب اوس پٹی کو اُتار لین
ان باتون کے محتاط رہین کسلیئے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اوس پٹی کے
لگانی سے جو درد ہوتا ہی بچے اُسکی شکائیت نہین کرتے ہین پس اسلئی پٹی
دیر تک رکھدی جاتی ہے چنانچہ اس غفلتی سے بعض دفعہ اوسمقام
پر زخم پڑ جلتے ہین اور وہ مقام مردار ہی پڑ جاتا ہے ۔ اگر رائی کی
پٹی عقلمندی سے لگائی جاوے تو اون بیماریون مین جو بسبب خراش
کے پیدا ہوتی ہین یا بسبب دب جانی دانہ چیچک کے لاحق ہوتی ہین
بعوض بلسٹر کی وہی کافی ہو سکتی ہے +

ہوا کرتا ہے مثلاً سینہ کی سامنے کی جلد خاصکر نہائیت ملائیم اور نازک ہوتی
ہی پس اس مقام پر اگر پلسٹر صرف دو ہی گھنٹہ تک رہی تب بھی آبلی نکل آوینگی
لیکن برخلاف اسکے اسکا پیولا ہڈی کے نیچے اگر چار گھنٹہ تک بھی پلسٹر
رہے تب بھی شاید آبلی پیدا نہون علاوہ اسکے سر کی جلد بہت ہی پہدی
ہوتی ہے کہ جسپر آٹھہ گھنٹہ تک بھی اگر پلسٹر رہے تو بھی ضرر کا اندیشہ نہین ہے
علاوہ ان باتون کے بعض بیماریان ایسی ہین کہ جنمین جلد کی حالت ایسے بگڑ
جاتی ہی کہ اسپر خراش پیدا کرنے والی دوا کا اثر فوراً ہوجاتا ہے مثلاً
وہی بیماریان جو مرض میزلس کے ساتھہ یا بعد رفع ہو جانے اوس مرض کے
ظاہر ہوتی ہین اور خاصکر وہ نیو-مونیا جو-می-زلس کی ساتھہ پیدا ہوتا
ہے غرض ان حالتو نمین پلسٹر کا زخم مردار ہو جا سکتا ہی اور علاوہ ان
باتون کے بچہ نکو جب پلسٹر لگایا جاتا ہے تب نہایت درد اور بے چینی
ہوتی ہے غرض ان برائیون کے باعث اور بہ سبب اسکے کہ بچہ چونکہ ہمیشہ
حرکت کرتا رہتا ہی تو پلسٹر کی پٹی اپنی جگہہ پر قائم نہین رہ سکتی ہے اسلئی
ننہی بچو نکو پلسٹر نہ لگانا بہتر ہے بلکہ اگر ضرورت ہو تو پلسٹر کا عرق لگا دین
کہ جسکی مقدار کو ہم کم و بیش کر سکتے ہین جب پلسٹر کی پٹی اٹہالی جاوے
تو اسبات کی ضرور احتیاط رکھین کہ آبلی ٹوٹنی نہ پاوین اور جو آبلی بڑی بڑے
ہون اور انکو توڑنا منظور ہو تو انمین چہوٹی چہوٹی سوراخ کر کے مواد کو نکال
دین-نزان بعد لنٹ پر مکہن لگا کر اوس مقام پر باندہ دین مگر گٹہری کی
پٹی اسپر نہ لگا دین کسلئے کہ کپڑا اچھی طور پر چسپان نہین ہوتا ہی-اگر
اوس مقام سے چند روز تک مواد جاری رکہنا منظور ہو تو اسپر کوئی
خراش پیدا کرنے والا مرہم مثلاً ساوین اینٹ منٹ وغیرہ نہ لگا کر جب

اسہال اور ہیضہ اور تشنج اور بیہوشی مین ہوا کرتا ہے علاوہ ازین بلسٹر اوس صورت مین بھی مفید پڑتا ہے کہ جب کسی دیرینہ رطوبت کی بند ہوجانے سے انقلابین پیدا ہوتا ہے چنانچہ بچون کے کانسے اکثر مدت تک پیپ جاری رہتی ہے غرض اس پیپ کے دفعتاً بند ہوجانے سے اکثر کوئی نہ کوئی بیماری اونکی دماغ مین پیدا ہوتی ہے - پس اس صورت مین کان کے پیچھے بلسٹر لگاکر اگر چند روز تک مواد جاری رکھا جاوے تو بیماری دماغ کو فوراً تخفیف ہو سکتی ہے - واضح ہو کہ بعض دفعہ بلسٹر کی لگانیسے اوس مقام کی چارون طرف ایک قسم کے دانے پیدا ہوجاتے ہین اور وے رفتہ رفتہ ساری جسم پر پہیل جاتے ہین بچونکو جو اکثر کم بلسٹر لگایا کرتے ہین تو اسلئے کرتے ہین کہ اوسکے لگانے سے بعض دفعہ اوسمقام پر بہت خراش پیدا ہوتی ہے اور یہہ کہ کبہی کبہی زخم اسپر ہو کر وہ مقام مردار بہی پڑ جاتا ہے پس ان باتونکو یاد رکہین اور بلسٹر ایسی احتیاط سے لگاوین کہ جس مین وہ باتین نہونے پاوین چنانچہ وے احتیاطین یہہ ہین کہ بلسٹر کی مرہم مین نصف چربی ملاوین یا بلسٹر کی پٹی پر ایک ٹکڑا باریک پارچہ کا چسپان کر کے لگاوین اور اس قاعدہ کو بہی یاد رکہین کہ بلسٹر کو ہرگز دو یا چار گھنٹے سے زیادہ دیر تک نہ رکہین یعنے جب جلد سرخ ہو جاوے تب اوسکو اتار لین بعد اسکے آبلے خودبخود نکل پڑتے ہین جب نہایت چھوٹی بچونکو بلسٹر لگایا جاتا ہے تو جاہیے اوس مقام پر جلن پیدا ہو یا نہو ایک ہی گھنٹے کے اندر آبلے پیدا ہو جانے ہین - اور واضح ہو کہ اگرچہ یہہ قاعدہ کہ بچون مین چار گھنٹہ سے زیادہ دیر تک بلسٹر کو نہ رکہین بہت خوب ہے تاہم اسبات کو بہی یاد رکہین کہ بعض مقام بہ نسبت دوسرے کی زیادہ تر نازک اور ملائم

اسکو اگر ساتہہ دانائی کے لگایا جاوے تو نہایت مفید پڑتا ہی - لیکن چونکہ بلسٹر کی لگانیسے خاص اوس مقام پہ اور ساری جسم مین بیچینی پیدا ہوتی ہے تو اسکی نادانی سے استعمال کرنیسے نہایت نقصان متصور ہے - بس شدید انفلامشن کی ابتدا درجون مین بعوض فصد کے بلسٹر نہ لگانا چاہئیے - اور بعد فصد کے بہی اگر خاص اوس مرض اور بخار کو اچھی طرح تخفیف نہو جاوے تب بہی بلسٹر نہ لگانا چاہئیے کسلئے کہ اوس حالتمین بلسٹر دونون باتونکو مضر ہوگا - اور بچہ کی کہانسی اور کروپ کی بیماری مین پہلے ہی بلسٹر کا استعمال نکرین - اور خاصکر مرض کروپ مین - اسبابات کو یاد رکہین کہ تا وقتیکہ علامات شدید رفع نہوجاوین بلسٹر ہرگز نہ لگاوین اور اُسوقت اگر بلسٹر لگاوین بہی تو خود گلی پر نہ لگاکر سینہ کی ہڈی یا گردن پر لگانا چاہئیے - مگر مرض برانکائیٹس اور نیومونیا مین خاص مقام مرض پر بعد قدری تخفیف ہوجانی علامات شدیدہ کے لگا سکتے ہین اس ترکیب بہی بہر صورت فایدہ متصور ہی اور امراض دماغ مین بلسٹر کے لگانیکے اور ہی ترکیب ہے چنانچہ علی ابتدا درجہ سوزش مین یعنی جب علامات شدید موجود ہون تو سر پر بلسٹر لگانیسے اون علامتون کی اور بہی شدت ہوتی ہے لیکن اوس درجہ شدید مین بلسٹر اگر گردن پر لگایا جاوی تو علامتونکو تخفیف ہوتی ہے اور اوس سوزش کی درجہ اخیر مین یعنی جب بیمار بیہوش ہوجاوی اور اوسکی دماغ مین آب خون تراوش پاجاوی تب خود سر پر بلسٹر کے لگانیسے نہایت فایدہ ہوتا ہی اگر بچہ کمزور ہو تو بعوض فصد کے بلسٹر کا لگانا بہتر ہے اور اوسصورت مین بہی یہہ بات موافق پڑتی ہے کہ جب دماغ مین صرف خراش ہو اور اگر انفلامیشن بہی ہو مگر اوسکی تشخیص مین شک رہ جاوے جیسا بعض دفعہ

جو اکثر کمزور ہوتی ہین اونکو خون نکل جانے کی برداشت بہت کم ہوتی ہی بہ نسبت
ابرونکی بچون کے + جن بچہ کا خون بہت زیادہ یا بار بار نکالا جاتا ہے اونمین
یہہ علامتین پائی جاتی ہین چنانچہ بچہ دفعتاً کمزور اور ناتوان ہوجاتا ہی - اور
رنگت اوسکے چہری اور ساری جسم کی بالکل پھیکی پڑجاتی ہے - دست و پا سرد
ہوجاتی ہین - نبض کمزور اور جلد جلد چلنی لگتی ہے - تنفس جلد جلد اور ساتھ خراٹی
کے لیا جاتا ہے - اور بوقت لینی سانس کے بہت ریح اخراج پاتی ہے مزاج بچہ کا چڑچڑا
ہوجاتا ہی اور بی چینی اور بیداری طاری رہتی ہے بعد ظاہر ہونی اِن علامتونکے
بھی اگر خون نکالا جاوے یا علامات مذکورہ بالا کا علاج بذریعہ ادویات انٹی فلوجسٹک
اور سڈیٹیو کے نکیا جاوی تو ساری جسم مین تشنج ہونی لگتا ہی اور بچہ بیہوش ہوجاتا
ہی اور بعد چند لمحہ کے مرغ روح اسکا قفس عنصری سے پرواز کرجاتا ہی اور بعد
مرگ کے اوسکی لاش کو چیرنیسی بطون دماغ مین اجتماع سیرم کا پایا جاتا ہی
غرض اِن علامتونکو یاد رکہنا چاہئی اور بمجرد ظاہر ہونی اونکے خون بند کردینا
چاہیے اور اس قاعدہ کو یاد رکہین کہ جب رنگت چہری کی پھیکی پڑجاوی
تو فوراً خون بند کردین اور حالت غشی کا انتظار نکرین کسلیئے کہ بچونکو غش جلد
نہین آتا اور جب آتا ہے تو اوس حالت سی نجات پانی دشوار ہے - قطع نظر
ازین علامتونکی زیادہ خون نکالنے سے بچہ اکثر کمزور اور چڑچڑا مزاج ہوجاتی
ہین گاہی بیدار اور گاہی غافل رہتی ہین اور کبھی تو اسہال مین مبتلا ہوجاتی
ہین اور گاہے بچہ کو استسقا کی بیماری ہوجاتی ہے +

بلسٹر یعنی آدویات آبلہ انگیز

واضح ہو کہ بچون کی امراض سوزشی مین بلسٹر کا استعمال اکثر کیا جاتا ہے اور

داغ دین بہ نسبت جونکونکی کہینگ گلاس کا لگانا بہتر ہے کسلئے کہ اس ترکیب
سی ٹہیک مقدار خون کی معلوم ہو سکتی ہے اور گلاس کا خون بہی جلد بند
ہو سکتا ہی۔ اکثر گردن کی پیچہے اور پشت پر مابین دونون اسکا بونڈ ہڈی
کی گلاس لوگا یا کرتے ہین۔ کسقدر خون لینا چاہئے یہہ بات شدت مرض پر
موقوف ہی لیکن اسبات کی دریافت کرنے کی بہتر ترکیب یہہ ہی کہ بچہ کو ٹہیلا کر
گلاس لگا وین اور جب دیکہی کہ رنگت رخسار ہی اور لب کی پہیکی پڑ گئی ہے
تب موقوف کرین۔ نبض کا کچہہ اعتبار نہین کسلئی کہ اوسمین اختلاف
پایا جاتا ہے اور جب واسطے رفع کسی مرض دماغ کی گلاس لگا یا جاوی تو ہاتہہ
کی نبض کا خیال نرکہین بلکہ اس صورت مین شرائین دماغ کو دیکہی کہ تڑپ
اونکی کم ہوی یا نہین۔ لیکن عموماً بچون کے خون نکلنے کا یہہ قاعدہ ہی
کہ ایک برس کے بچہ کا ایک آنوس سے تین آنوس تک خون نکال سکتی
ہین یا اوس عمر مین دو یا تین جونکین کافی ہین اور بعد گذرجانی اوس عمر
کی ہر سال کے واسطے ایک آنوس بڑہا وین غرضیکہ عہد طفولیت یعنی آٹہہ
برس تک آٹہہ آنوس سی زیادہ خون نہین نکال سکتے ہین یا بارہ یا
حد ۱۶ جونکون سے زیادہ نہین لگا سکتے ہین اسبات کا ذکر اوپر ہو چکا ہے
کہ بچون کو بار بار کی خون نکالنی سے بڑا نقصان ہوتا ہی اور اس نقصان کی
رفع کرنے کی یہہ ترکیب ہی کہ مقام انفلامیشن پر عوضاً جونکین لگا دین
تاکہ ساری جسم کے دوران خون کو خون نکل جانیکا صدمہ پہنچی اور مقام
انفلامیشن کو بھی اوسکا اثر ہو جاوی۔ بر تقدیریکہ اگر دوسری مرتبہ بہی خون
نکالنی کی تجویز ٹہری تو ہرگز کم از کم بارہ یا ۱۶۔ گہنٹی بعد نہ نکالین۔
اسبات کو یاد رکہنا چاہی کہ غریب کی بچی جنکو اچہی خوراک نہین ملتی اور

ہی بچونکو تکلیف ہوتی ہے خاصکر اوس صورت مین کہ جب اُسکو تکلیف تنفس ہو
خون نکالنے کے لئے جونکو نکا ہی استعمال کرتی ہین اور اکثر مطلب فصد کا
صرف جونکو نکی لگانے سے حاصل ہو سکتا ہے اگر جونک اچھی ہو اور آدھی گھنٹی
تک کسی مقام پر لگی رہے تو اوس مدت مین قریب ایک آنوس کی خون پی
لیگی ہاتھ یا پاؤن مین جونک لگانی بسبب دیگر مقامات جسم کی بہتر ہے کسلئے
کہ دست یا پا مین واسطے بند کرنی خون کے گدّی یا بنڈیج سہجو بی لگا سکتے ہین
گلی یا سینہ مین جونکون کی لگانے سی اکثر یہہ بات دیکھی گئی ہی کہ خون ون مقامات کا
بند نہین ہوا ہی اور بچہ مر گیا ہی اگر واسطے رفع مرض گلو یا سینہ کی جونک لگانی
منظور ہو تو ہنسلی کی ہڈی پر لگا دین اور امراض دماغ مین کنپٹی کی ہڈی کے
مسٹائیڈ پراسس پر کان کی پیچھے لگانا چاہئی کسلئے کہ اون مقامات کا خون
بسبب رہنی ہڈی کے جلد بند کیا جا سکتا ہے - واضح ہو کہ جونکون کے خون بند
کرنیمین اکثر نہایت دقت ہوتی ہے اور بچہ مر بھی جاتی ہین بس حکیم کو چاہئی
کہ جب تک جونکو نکا خون بند نہو تبتک بیمار سی علیحدہ نہو اور بباعث کار
ضروری کے اگر بیمار کی پاس رہنا اوسکا ممکن نہو تو بوقت رخصت کی والدین
کو تدبیر خون بند کرنیکی بخوبی سکہلا دینی چاہئی اور اگر ممکن ہو تو ہرگز اونکو
جونکین نہ لگا دین - اگر جونکین ایسی مقام پر لگائی جا دین کہ جہان بنڈیج
نہین باندہا جا سکتا ہے تو انگلی سے اوس مقام کو دبا رکہین یا آٹا
یا سفوف صمغ عربی یا پھٹکری اوس مقام پر چھڑک دین اور جو ان ترکیبونسی
بھی خون بند نہو تو نایٹریٹ اف سلور کے خوب باریک قلم بنا کر جونک
کی زخم کو داغ دین اور جو یہہ ترکیب بھی کافی نہو تو سوئین یا باریک لوہی
کی تار کو آگ پر اسقدر گرم کرین کہ وہ سرخ ہو جاوی تب اسی زخم کو

اور اُسمین ایک قسم کا پردہ پیدا ہوتا ہی اسلئے فصد کا لینا نہایت ضرور
ہوتا ہی۔ لیکن اس صورتمین قبل ازانکہ فصد کے اسبات کو ضرور دریافت کرنا
چاہئی کہ آیا وہ مرض کروپ حقیقت مین باعث انفلامیشن کی ہی یا یہہ وہ مرض
کروپ ہی جسکو انگریزی مین اسپازموڈک کروپ بولتی ہین اور جو صرف
پٹہون سی تعلق رکہتا ہے۔ کسلئی کہ اسپازموڈک کروپ مین فصد لینی جائز
نہین ہی اور دماغ کی سوزش مین ہی جب سوزش مذکورہ بشدت تا کسی طاقت ور
بچہ مین ظاہر ہو یا جب امراض تشنجی مین غلبہ خون کا دماغ مین پایا جاوی
تب فصد لی سکتے ہین مگر جب انفلامیشن کی شدت زیادہ ہوا اور وہ ہو بہی
کسی کمزور بچہ مین تو اس صورت مین فصد نہین لینی چاہئی کیونکہ اُس انفلامیشن کا
اکثر نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ دماغ مین پانی پیدا ہو جاتا ہے جسکو اصطلاح مین ہائیڈرو
کفلس بولتی ہین انٹریون کی سوزش مین زیادہ خون نکالنا نہ چاہئی اور
قبل از نکالنے خونکی اسبات کو بخوبی دریافت کر لینا چاہئی کہ درحقیقت انٹیریونیز
انفلامیشن ہی یا نہین کیونکہ علامات دست وقی سے گو شکم مین درد بہی موجود
ہو ہم یہہ نہین کہہ سکتے کہ بیمار گوسٹرائٹس یا انٹیرائٹس ہی۔ جن بچونکا مزاج اسکرافیولس
ہوا اونکی فصد نہین لینی چاہئی واضح ہو کہ لڑکون اور نہائیت چہوٹی بچونکی
فصد اکثر کہونی کی رگون سے نہین لیتی ہین کسلئے کہ وہان پر رگ اکثر باریک
اور چربی مین دبی ہوئی ہوتی ہین۔ ایسے بچونکی پشت پا یا پشت دست
کی رگون سے بقدر حاجت خون نکال سکتے ہین اور جو یہہ رگین بہی باریک
ہون تو جوگولر وین کی فصد لے سکتے ہین۔ لیکن جوگولر وین کے فصد مین وقت
مفید پڑتی ہے کہ جب مرض دماغ یا سینہ مین ہوا اور یاد رکہنا چاہئی کہ بعد
فصد کی اس رگ کا خون بند کرنا مشکل ہوتا ہے اور گلی مین بنڈیج کی باندہنی

اچھی ٹانک اور الٹریٹیو دوا ہی یہہ روغن خاصکر اون بچون کو زیادہ مفید پڑتا ہی
کہ جنکا مزاج بلغمی ہے اور جو مرض اسکرافیولا مین مبتلا ہون اسکے کہانیسے طاقت
زیادہ ہوتی ہے اور بچہ بہت جلد لحیم اور شحیم ہوجاتا ہے +

تنقیہ واسطے رفع انفلامیشن یعنی سوزش کے

اول خون نکالنا

واسطے رفع سوزش کے اور ادویات دافع سوزش سے فایدہ حاصل کرنیکے لئے
خون نکالنے کی احتیاج ہوتی ہے کیسلئے اکثر ادویات دافع سوزش کا اثر تبہی
جلد ظاہر ہوتا ہی کہ جب پہلے خون نکالا جاتا ہی۔ خاصکر بچون مین ابتدا انفلامیشن کے اندر خون
نکالنے کی ضرورت ہوتی ہی جب خون نکالنا منظور ہو تب اس قاعدہ کے پابند رہین کہ آیا مریض کو
احتیاج اور برداشت اوس ترکیب کی ہی یا نہین اور یاد رکہنا چاہئے کہ بچونکو
نکر بسہ کر اس ترکیب کی برداشت نہین ہے اور یہہ کہ جب کسی مرض
سوزشی یا بخار مین خون نکالنا منظور ہو تو قبل اوسکے اسباب کو اچھی طور پر
دریافت کر لینا چاہئے کہ اوس ترکیب کی ضرورت ہی یا نہین۔ واضح ہو کہ
جب انفلامیشن کسی عضو کی ساخت مین یا جب کسی سیرس ممبرین مین ہوتا ہی
تب خون نکالنے کی زیادہ حاجت ہوتی ہی بہ نسبت اسکے کہ جب انفلامیشن کسی
میوکس ممبرین مین ہو اور یہہ کہ جب انفلامیشن ایکہی مرتبہ دو مقام مین ہو یعنی
ایک پردہ مین اور دوسرا عضو کی ساخت مین جیسا کہ مرض برانکو نیو۔ مونیا
مین ہوا کرتا ہی تو اوس صورت مین بہی بغیر فصد کے چارہ نہین ہے اور
علی ہذا القیاس کروپ کی بیماری مین بھی گو انفلامیشن میوکس ممبرین مین
ہوتا ہی تاہم بسبب اسکے کہ وہ انفلامیشن ایک معتبر عضو یعنی حنجرہ مین ہوتا ہی

آیئوڈین ——— ۵ گرین
آیئوڈائیڈ۔اف۔پوٹاسیم ——— ۱۰۔گرین
سکوملالین +

ڈاکٹر بوڈ ہلیک صاحب اپنی تجربہ سی یہہ بات ثابت کرتی ہین کہ جب ایک
آنوس پانی مین مقدار آیئوڈین کے ایک گرین کے آٹھوین حصہ سے زیادہ
ہو اور مقدار آیئوڈائیڈ اف۔پوٹاسیم۔کی جو تہائی گرین سے زیادہ
ہو تو وہ عرق معدہ مین خراش پیدا کرتا ہے۔لیکن دیگر حکما کا اثبات پر
اتفاق ہے کہ تمام دن کے اندر چار سال سے سات سال کے بچہ کو ایک گرین
آیئوڈین اور دو گرین آیئوڈائیڈ اف پوٹاسیم کا کھلا سکتے ہین اور
بعد اوس عمر کے دوگنا یا تگنا اوس مقدار کا دے سکتے ہین غرض عرق نسخہ
مرقومہ بالا کا آدہی ڈرام سے ایک ڈرام تک دنمین دو یا تین مرتبہ دے
سکتے ہین۔لیکن ہان ابتدا مین صرف کئی قطرے سے شروع کرنا چاہئے۔صرف
آیئوڈائیڈ اف۔پوٹاسیم کا استعمال زیادہ مقدار مین کر سکتے ہین کس لئے
کہ یہہ مرکب بہت ہلکا ہے آیئوڈائیڈ اف ایرن بھی ایک عمدہ مرکب ہے خاصکر
اوس وقت یہہ دوا بہت مفید پڑتی ہے کہ جب مدت تک بچہ مرض سکرافیولا مین
مبتلا ہو کر کمزور ہوجاوے اس مرکب کا فایدہ اس طور سے بھی حاصل ہو سکتا ہے کہ ٹنکچر اف اسٹیل کا ۲ قطرے سے ۸ قطرے
تک عرق نسخہ مرقومہ بالا کے ہمراہ یعنی ۳ بوند سے ۱۰ بوند مین ملا دین یا کمپاونڈ ٹنکچر اف آیوڈین کے ۲ بوند سے ۱۰ بوند مین ٹنکچر اف اسٹیل کا
۲ بوند سے ۱۰ بوند ملا دینے سے بھی یہی فایدہ حاصل ہو سکتا ہے مرض اسکرافیولا مین کہ جسمین گلے کی گلٹیان
پھول گئی ہون یا انمین پیپ پڑ کر زخم ہوگیا ہو آیئوڈین کے باہر لگانے سے
بھی بہت فایدہ ہوتا ہے ان صورتون مین اکثر آیئوڈین آینٹمنٹ کا استعمال
کرتے ہین لیکن ٹنکچر اف۔آیئوڈین بہتر ہے کاڈلیور آئیل بھی بہت

درجہ اتم پر ہوا اور ساتھہ اسکے کسی طرحکا جریان بہی ہو بعض دفعہ فولاد کے
کہانیسے دماغ مین فتور برپا ہوتا ہے غرض اس علامت کی رفع کرنی کے لئے
کہتے ہین کہ کافور فایدہ مند ہی۔ لیکن کافور مین یہہ ایک بڑا عیب ہی کہ یہہ
دوا بچون کو موافق نہین آتی ہی اور اسکے کہانیسے دم لینے مین تکلیف ہوتی
ہی اور نروس سسٹم یعنی نظام عصبی متحرک ہو جاتا ہے کہ جس باعث تشنج
وغیرہ عصبی بیماری پیدا ہو سکتی ہین بہت عمدہ وقت مرکبات فولاد یا آیوڈین کی استعمال کرنیکا یہہ ہے کہ انکو غذا سے دو گہنٹے بعد کہلا وین کہ جب معدہ
نہ تو بہت بہرا اور نہ بہت خالی رہتا ہے اور یہہ بہی ضرور ہی کہ بعد استعمال
کرنی تین ہفتے یا ایک مہینے کے یا دو ہفتے کے لئے انکو موقوف کرنا چاہی۔ اس
ترکیب سے فولاد کو برسون تک کہلا سکتے ہین چنانچہ اوس حالتمین کہ جب
بچہ کا مزاج اسکرافیولس ہو۔ آیوڈین کو بطور ٹنکچر یا عرق کے ۳ بوند سے
پانچ بوند تک کسی شیرین عرق کے ساتہہ نہایت چہوٹی بچونکو بہی دی سکتے
ہین یاد رہی کہ شکر اسی وقت ملانا چاہیے کہ جب دوا کہائی جاوی نہین تو
اثر اسکا جاتا رہے گا اور یہہ کہ جب عرق آیوڈین کا تیار کراوین تب
ٹپکایا ہوا پانی سے بناوین۔ واضح ہو کہ ٹنکچر اف آیوڈین مین جب پانی
ملایا جاتا ہے تب وہ تہ نشین ہو جاتا ہے لیکن بعد رکہنی چند روز کی یہہ بات
جاتی رہتی ہے باہر لگانیکے لئے بہی یہہ مرکب بہت اچہا ہی۔ آیوڈین کو
جب اندر استعمال کرنا منظور ہو تو ہمراہ۔ آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم
کے نسخہ مرقومہ ذیل کے طور پر دی سکتے ہین÷

نسخہ

ٹپکایا ہوا پانی ——— ڈیڑہ آونس

کسی مرض سوزشی کے فولاد کا استعمال کیا جاوی تب فولاد کو ہمراہ انٹی موفی کی
ملاکر کہلاوین مثلاً دوحصہ انٹی مونئیل وائین اور ایک حصہ اسٹیل وائین ۳
یا ۴ مرتبہ دنکو کہلاوین چہوٹی بچون کے لئی خوراک فرای آمیونیو کلورائیڈم
کی ایک گرین سے دو گرین تک ہی دنمین دو یا تین مرتبہ اور تین سال کے
بچونکو اُس مقدار کا دونا دی سکتے ہین اور خوراک ٹینکچر فرای امیونیو۔
کلورائیڈم کی ۵ بوند سے ۲۰ بوند تک ہی کاربونٹ۔ اف۔ ایرن۔ بہی بہت
ہلکا اور فایدہ مند مرکب ہی اور فایدہ مین برادہ فولاد کی مشابہ ہے مگر اِس کا
فایدہ کِرم کُش نہین ہے جیسا برادہ فولاد کا ہے لیکن ہان اِسمین یہہ خوبی
ہی کہ اِسکے کہانیسے بدبودار ڈکار نہین آتے اور خاصکر امراض تشنجی اور
نوبتی مین یہہ بہت فایدہ مند ہی۔ لیکن یہہ فواید اوس وقت ظہور مین آسکتی
ہین کہ جب یہہ مرکب تازہ بنا ہوا کہلایا جاوے جیسے سٹورا فرائی کمبازیٹا
کے طور پر۔ فرائی۔ کار۔ بوناس۔ کم۔ سِکرو بہی بہت اچہا مرکب ہی
لیکن اِسکو زیادہ مقدار مین کہلانا چاہئی مثلاً ۱۰۔ گرین سے آدہی ڈرام
تک۔ واضح ہو کہ جب کار۔ بونٹ۔ اف۔ ایرن۔ کا استعمال کرنا منظور
ہو تو کئی گرین کسی بائی۔ کار۔ بونٹ۔ دوائی کا اوسمین ملا دینا چاہئی
تاکہ اثر اُسکا قایم رہی۔ سائٹریٹ۔ اف۔ ایرن۔ بچون کے لئی نہایت لذیذ
مرکب ہی خاصکر جب اوسکو شربت لیمہ کے ہمراہ بلایا جاوے سلفٹ۔ اف
ایرن۔ سب مرکبات فولاد سے نہایت تیز مرکب ہی اور اسٹرنجنٹ اور
انتہلمنٹک فایدہ بہی اِسکا سب سی زیادہ ہی۔ لیکن اِسکے کہانیسی معدہ
بگڑجا سکتا ہی باین سبب چہوٹی بچون کو موافق نہین آتا اور جو بڑے
لڑکونکو بہی دیا جاوی تو اسی حالت مین استعمال کرنا چاہی کہ جب کمطاقتی

فولاد کا جسکو فرائی۔ پوٹاسیو ٹارٹر اس۔ اور فرائی ٹار۔ ٹریٹم کہتے ہین بچونکی
لئی نہایت عمدہ مرکب ہے کسلئی کہ یہہ بی ذایقہ اور ہلکا ہی اور دوسری خوبی
اسمین یہہ بہی ہی کہ اسکے استعمال کرنسی پاخانہ قبض نہین ہوتا جیسے دیگر مرکبات
فولاد کی کہانیسے ہوتا ہی اور جب اسکا ملنین فایدہ بڑہانا منظور ہو تب
اسمین روشل سالٹ ملادی سکتے ہین اور ساتہہ اوس ملنین فائدہ کے
یا بعوض اسکے اگر پیشاب زیادہ پیدا کرنا چاہین تو اوسمین بائی ٹارٹریٹ
اف۔ پوٹاش ملادین فرائی پوٹاسیو ٹارٹر اس کو بطور نسخہ مرقومہ ذیل کے
استعمال کرنا چاہئی ÷

نسخہ

فرائی پوٹاسیو ٹارٹر اس ———————— ۲۔ یا ۵ گرین
ارو۔ مشک۔ پاوڈر ———————— ۲۔ گرین
شکر صاف ———————— ۲۔ گرین

سبکو ملاکر دنمین تین مرتبہ کہلا وین۔ وائی۔ نم۔ فرائی بہی بہت ہلکا
مرکب ہی اور بہت چہوٹی بچونکو بمقدار پانچ یا ۱۰ بوند کی دنمین دو یا تین
مرتبہ دی سکتے ہین اور اگر بچہ زیادہ عمر کا ہو تو ایک ڈرام تک بہی کہلا سکتی
ہین۔ لیکن جب بچہ بہت کمزور اور ڈہیلا ہو جاوی تو ٹنکچر۔ اف۔ اسٹیل
بمقدار ۵ یا ۱۰ بوند کی کئی مرتبہ دنکو کہلانا چاہئی کسلئے کہ یہہ مرکب بہ نسبت
مرکبات مذکورہ بالا کے نہایت سریع التاثیر اور تیز ہے اور اسکی ٹنکچر
اف۔ اسٹیل کا فایدہ قابض بہی ہی واضح ہو کہ قبل از استعمال کرنی کسی
مرکب فولاد کی ہلکے جلاب سی اصلاح شکم کرنا ضروری ہی۔ جب یہہ بات منظور
ہو کہ فولاد سی دست قبض اور جسم گرم نہو اور یہہ کہ بجرد رفع ہونی بخار یا

سبکو ملا کر بمقدار ایک یا دو ڈرام کے دنمین ۳-یا ۴-مرتبہ پلاوین-سنکونا بارک
اور مرکبات فولاد بہت عمدہ ٹانک دوائین ہین سنکونا بارک اُس وقت
مفید پڑتا ہی کہ جب بچہ دفعتاً نہایت کمزور ہوجاتا ہے یا اون بیماریون مین
جو نوبت سی ہوا کرتی ہین اور مرکبات فولاد کا اثر چونکہ آہستہ آہستہ نمایان
ہوتا ہی تو ایسی بیماری مین اونکو دینا چاہئیے جو بہت دنون کی ہو اور جب ورے
خون کی بگڑ جانیسی لاحق ہوا ورجب کوئی تشنجی بیماری نوبت بنوبت ظاہر ہو
تب دونون ادویات مذکورہ بالا کا ایک شامل استعمال کرنا بہتر ہی-مثلاً
ایک گرین کونین اور ایک گرین سلفٹ-اف-ایرن کو چند بوند ڈائیلیوٹ
سلفیورک اسڈ مین حل کرکے دو آونس انفیوژن-اف-کلمبا مین ملاوین
اور اس عرق کو بمقدار دو یا چار ڈرام کے دن مین دو یا تین مرتبہ پلاوین
اور وہ مرکب جسکو فرائی ایٹ کوئی-نی-سائیٹراس کہتی ہین اور جسمین
فولاد اور کونین ملا ہوا ہی مطالب مذکورہ بالا کے حاصل کرنیکے لئی بہت
مفید ہی-مرکبات فولاد اور آئیوڈین مین سبب رہنی خاص فایدہ کے مرض
اسکرافیولا مین استعمال کرتی ہین اور اِن مرکبات کو اگر ساتھ احتیاط کے
استعمال کیا جاوی تو اشتہا بہت جلد بڑھتی ہے اور فولاد تو علی الخصوص
خون کو صاف کرتا ہی اور جسم کو طاقت بخشتا ہی بایں سبب کسی ایسی بیماری سے
شفا پانی کے بعد جسمین مریض کا خون کم ہوگیا ہو اور بیمار نہایت کمزور ہوگیا
ہو مرکبات فولاد کا استعمال کرتی ہین مرکبات آئیوڈین کی کہانی سے اشتہا
نہین بڑھتی بلکہ اکثر گھٹ جاتی ہی اور دوسری بُرائی اسمین یہہ ہی ہے
کہ آئیوڈین کے زیادہ دن تک استعمال کرنیسی انٹریون کے میوکس ممبرین
پر خراش پیدا ہوکر بیمار کو درد قولنج مروڑا اور اسہال ہوجاتا ہی-وہ کہیں

لعاب صمغ عربی	آدہا آنوس
روغن تارپین	۳۰ - بوند
عرق لیمو	۴ - بوند
شیرہ	۴ - ڈرام

سبکو ملاکر بمقدار ایک یا دو ڈرام کے بعد تین تین گہنٹی کی پلاوین +

ادویات مقوی

ان دواکو انگریزی مین ٹانک بولتی ہین کسی مرض سے شفا پانی کے بعد یا جب بخار یا امراض سوزشی کی بڑہ جاتی ہے اوس وقت بچونکو مقوی دوا کی اکثر احتیاج ہوتی ہے واضح ہو کہ اِن ادویات کی استعمال مین احتیاط درکار ہے کسلئی کہ انکی کہلانے سے بچونکو زیادہ تحریک ہوتی ہی بہ نسبت جوانون کی بچونکو مقوی دوا کی دینے کا ایک خاص مطلب یہہ ہی کہ اُنکی بہوک کہلے بس جب یہہ مطلب حاصل ہوجاوی تو غذای مقوی سے طاقت آسکتی ہی غرض اِس مطلب کی لئی کوئی ایسی دوا تجویز کرنی چاہیے جو نہایت ہلکی ہو مثلاً چرہتیا یا جنشن یا کوینین وغیرہ لیکن کوینین سب سی بہتر ہی اور اِس دوا کو تہوڑی مقدار مین نہایت ننہی بچہ کو بہی دی سکتے ہین چنانچہ نسخہ ذیل کے طور پر +

نسخہ

ٹپکایا ہوا پانی	ڈیڑہ آنوس
کونین	۲ - گرین
ارومٹک سلفیورک اسِڈ	۲۰ - بوند
ٹنکچر - اف - آرینج	۴۰ بوند
سرپ - اف - آرینج	۳ ڈرام

ایسی اسٹی میولنٹ دوا کا جیسے اروماٹک اسپرٹ اف اموینا یا کاربونٹ
اف اموینا ہین استعمال کرنا چاہئی اور جب بسبب کمال ضعف کے جیسا اکثر زیادہ
تنقیہ سے ہوا کرتا ہے یا بیماری کے زیادہ دن تک رہنی سے لاحق ہوتا ہے
بیقراری اور تشنج ہوجاوی تو اوس حالت مین یہہ ادویات نہایت مفید
پڑتی ہین۔ لیکن جب علامات مذکورہ بالا یعنی بیقراری اور تشنج بہ باعث التہاب
یعنی سوزش کے لاحق ہون اوس حالت مین اسٹی میولنٹ دوا کا استعمال
بطور انٹس پازموڈک کی کرنیسے ادن علامتون کی شدت زیادہ ہوگی +
نسخہ مرقومہ ذیل بطور اسٹی میولنٹ کی بہجونکی لئے مفید ہی +

نسخہ

پی پرمنٹ واٹر ―――――― ویڑہ آنوس
اروماٹک اسپرٹ - اف - اموینا ―――――― آدہا ڈرام
نائیٹرک - ایتھر ―――――― ۱۲ - بوند
کمپاونڈ - اسپرٹ - اف - لونڈر ―――――― ایک ڈرام
شیرہ ―――――― آدہا آنوس

سبکو ملاکر بمقدار ایک ڈرام کے دو دو گہنٹی بعد پلاوین ٹرپن ٹاین یعنی روغن
تارپین بطور اسٹی میولنٹ اور انٹس پازموڈک کی بہجون کی لئے خاصکر نہایت
فایدہ مند ہی مثلاً اس روغن کا ایک یا دو بوند کہلانیسے ریح اور تشنج فوراً رفع
ہوجاتا ہی اور پرانی اسہال مین بہی یہہ روغن مفید ہی اور شکم مین کرم رہنی
سی بہی اسکو کہلاتی ہین روغن تارپین کو نسخہ مرقومہ ذیل کے طور پر کہلانا
بہتر ہے +

نسخہ

عرق سونف ―――――― ایک آنوس

ادویات محرک القلب

ان ادویات کو انگریزی مین اسٹی-میولنٹ-بولتی ہین جنکو اسٹی میولنٹ
دوا کی دینی مین نہایت احتیاط چاہئی کسلئے کہ اثران دوا کا اثر نہایت جلد
نمایان ہوتا ہے اور اسی واسطے بعد نکل جانے اوس اثر کے ضعف زیادہ
ہوجاتا ہی اس قسم کی دوا جنکو اکثر دی جاتی ہے یا تو واسطے دفع ریح کی یا موقوف
کرنی درد یا تشنج کی اور واسطے نکالنے دانہ چیچک کے یا جب بچہ بباعث مرض
سوزش کے خاصکر انتڑیون کی سوزش یعنی تشنج مین کمزور ہوجاوے تو اوس
حالت مین نبض تیز کرنے کی لئی اسٹی میولنٹ دوا کا استعمال کرتی ہین-لیکن اسمین
کمال احتیاط درکار ہی کیونکہ حالات مذکورہ بالا مین جب اسٹی میولنٹ دوا
کو بی احتیاطی سی کہلایا جاتا ہے تب شدت علامتون کی بہت زیادہ ہوجاتی
ہی اور جب کسی اسٹی میولنٹ دوا کی احتیاج ہو چنانچہ اوس ضعف کی رفع
کرنی کے لئی جو اکثر دست وقی مین لاحق ہوتا ہے تب تمام اسٹی میولنٹ
دوا سے امونیا کا استعمال بہتر ہے کسلئے کہ یہہ دوا نہایت سریع التاثیر ہی
اور اثر اسکا تہوڑی ہی عرصہ تک رہتا ہی اور اسکے پینی سے بیمار کی ہوش
وحواس جاتی نہین رہتی ہین اور نہ اثر اسکا بدیر رہتا ہے جیسے مرکبات شراب
کی استعمال سے ہوا کرتا ہے بس اسبات کو یاد رکہین اور ادویات از قسم
ٹینکچر یا وائین کے جنکو ہمیشہ نہ کہلایا کرین کیونکہ انمین شراب موجود ہی
لیکن ہان اروماٹک واٹر مثلاً سنی من واٹر یا پی پرمنٹ واٹر یا روغن
دارچینی یا روغن سونف وغیرہ کا بطور بدرقہ کے استعمال کرنیمین مضائقہ
نہین جب بسبب کم طاقتی یا تشنج کی یا بباعث اجتماع بلغم کے جب اوس بلغم
کو بسبب کمزوری کی بیمار نکال نہ سکے مریض کو دم لینی مین تکلیف ہو تب البتہ

انسیڈ ایل یعنے سفوف کا تیل ——— ۳-بوند
ٹنکچر-اف-کسٹر ——— ۲۰-بوند
کمپاونڈ-ٹنکچر-اف کارڈمم ——— ۲۰-بوند
ٹنکچر اف-اسا-فی-ٹی-ڈا ——— ۱۵-بوند
اسپرٹس-ہیو-لیجائی ——— ۱۵ بوند
لاڈنم ——— ۵-بوند
سبکو ملالین +

دوسرا نسخہ کار-می-نی ٹیو کا یہہ ہی

نسخہ-

کارا-وی-واٹر ——— ایک آنوس
میوسلج ——— آدہا آنوس
کاربونیٹ-اف-مگنیشا ——— آدہا ڈرام
کاجا-پوٹی-ائیل ——— ۴-بوند
سرپ-اف-سافران ——— آدہا آنوس
فلوئڈ اسپرٹ-اف-امونیا ——— آدہا ڈرام

سبکو ملالین + خوراک آدہی ڈرام سے ۲ ڈرام تک دنمین تین مرتبہ
نسخہ اوس حالت مین مفید ہی کہ جب معدہ مین نفخ اور ترشی ہو یا جب اسہال
ساتہہ مروڑے کی ہو اور اگر تکئین منظور ہو تو اس نسخہ مین ایک ڈرام
ٹنکچر-اف-روبرب ملاوین اور اگر انوڈائین فائیدہ چاہین تو چار
بوند لاڈنم ملاوین +

خوشبوداعرق کئی قطرے کسی خوشبودار روغن کے بچون کی دوامین اکثر ملا دیا کرتے
ہین اور یہہ بات تو بعض حکیمون مین اسقدر مروج ہے کہ اونکا کوئی نسخہ ایسا
نہین ہوتا کہ جسمین پی - پر منٹ واٹر یا فنل واٹر نہین پڑتا ہے لیکن جب
ان عرقیات کی ضرورت ہو تب البتہ اونکی ملانے سی نقصان مقصور ہی کسلئے
کہ بعض بچونکو اون عرقیات کی بو سے نفرت ہی - عرقیات خوشبودار مذکورہ بالا
کا عام فایدہ قاطع ریح اور دافع تشنج ہی لیکن انمین سے کسی کسی مین خاص
فایدی بہی ہین چنانچہ منت واٹر کا خاص فایدہ یہہ ہے کہ یہہ عرق معدہ کی
خراش کو رفع کرتا ہے اور سینی من واٹر یعنی عرق دارچینی انٹریون کے
خراش کو رفع کرتا ہے اور بلحاظ فایدی ان عرقیات کے بچونکا کار - می
نی - ٹیو - مکسچر یعنی عرق قاطع ریح واسطے رفع ہیچش و مروڑ او ترشی معدہ و
نفخ اور تشنج کی بنتا ہے - واضح ہو کہ جب علامات مذکورہ بالا کی رفع کرنی کی
لئی کسی - کار - می - نی - ٹیو - مکسچر کا استعمال کرین تو پہلی اسباب کی تشخیص
کرلین کہ آیا ساتہہ اون علامتون کے کسی عضو کا مثلاً معدہ یا انتڑی
وغیرہ کا انفلامیشن یعنی سوزش بہی موجود ہے یا نہین کسلئے کہ اگر انفلامیشن
موجود ہی تو کار - می - نی - ٹیو - مکسچر سی بہر صورت نقصان متصور ہے بہت
معروف و مشہور نسخہ کار - می - نی - ٹیو - وہ ہے جسکو - ڈالبیز - کار - می -
نی - ٹیو - بولتی ہین اور جسکا نسخہ یہہ ہے +

نسخہ - ۱ -

پی - پر منٹ واٹر ———————— ۲ - انوس
کاربونٹ - اف - مگنیشیا ———————— ۴۸ - گرین
پی پر منٹ آئیل - یعنی روغن پودینہ ———— ۱ - بوند

کسلئے کہ جب کوئی کاربونٹ الکلی دوا کہلائی جاتی ہے تو کاربونک اسڈ گیس ہوا اسی
پیدا ہوتی ہے پس حالت نفخ مین اونکی استعمال سے شکم مین اور بہی زیادہ نفخ
ہو جاویگا ایسی صورت مین کسی قطری لائیکوار امونیا یا اروماٹک اسپرٹ اف
امونیا یا فٹنڈ اسپرٹ اف امونیا کے استعمال سے نفخ اور ترشی فورًا دفع
ہوجاتی ہی کسلئے کہ ان تینون دوا کا فایدہ اسٹی میولنٹ اور انٹا سڈ ہے
اور فرض کیجئے کہ اوس حالت مین اگر اسٹی میولنٹ دوا کا استعمال کرنا مناسب
نہو تو بالعوض اونکے مگنیشیا اسٹا کہلاوی واضح ہو کہ خاص فایدہ لائیکوار
پوٹاسی کا یہہ ہے کہ اثر اس دوا کا جلد اور گلٹیون پر نمایان ہوتا ہے
اور اسکی کہلانیسے ان مقامات کی سوزش کم ہوجاتی ہے اور یہہ بات خاصکر
اوسیوقت ہوتی ہے کہ جب سوزش مذکورہ انٹریون کے بگڑ جانیسے لاحق
ہوتی ہے یہہ بات بارہا دیکہی گئی ہے کہ جب گلو اور شکم اور جڑون کی گلٹیان
بڑہ جاتی ہین اور جب بچہ کو مرکبات آئیوڈین کی برداشت نہین ہوتی ہے
تب لائیکوار پوٹاسی کے کہلانیسے وی گلٹیان حل ہوجاتی ہین اور اوس
قسم کی امراض جلدی مین جو بسبب خرابی شکم کی پیدا ہون لائیکوار پوٹاسی
نہایت فایدہ مند ہے یاد رکہنا چاہئے کہ جب الکلی ادویات کا استعمال کرنا
منظور ہو تو انکو یکلخت بہت دنون تک نہ کہلانا چاہیے کسلئے کہ اونکے
زیادہ دن تک استعمال سے معدہ کمزور اور ہاضمہ بگڑ جاتا ہی

ادویات قاطع ریح

جن دواسے بادی دفع ہوتی ہے اونکو انگریزی مین کارمنٹو بولتے ہین بچونکی
علاج مین اور خاصکر جب میوکس ممبرین یعنی بہاری ہوتی ہی تو اکثر ایسی دوا
تجویز کرتے ہین کہ جس مین اسٹی میولنٹ فایدہ پیدا ہو چنانچہ کوئی خوشبودار اسٹی میولنٹ دوا مثلًا

بدبواونکی مرجاتی ہے اور اِن ادویات کو ہوپنگ کاف یا کوئی کہانسی مین
جس مین علامت تشنج کی موجود ہو استعمال کرنیسے بہت فایدہ ہوتا ہی اور مرض
برانکائیٹس مین الکلی دوا کے کہلانیسے بلغم پتلا ہوجاتا ہے اور کہانسی سے
جلد نکل آتا ہی - اِن دوا کے استعمال مین اسبات کا یاد رکہنا ضرور ہی کہ اوائل
انفلامیشن مین انکو نہین کہلانا چاہئی اور جب ان دوا کو استعمال کرین تو پانی
یا میوسیلج مین خوب حل کرکے پلاوین اور ہمراہ افیون کے اگر دیوین تو نہایت
فایدہ مند ہے اور عموماً انکی استعمال کا یہہ قاعدہ ہے کہ جو الکلی دوا کم تیز ہو
اوسکو کہلاوین اسلئے کاربونٹ اف سوڈا بہتر ہی بہ نسبت کاربونٹ اف
پوٹاش کے کیونکہ کاربونٹ اف پوٹاش تیز ہی اور کہلا رکہنے سے گل جاتا ہی
پس بطور سفوف کے اسکو نہین کہلا سکتے ہین لیکن بائی کاربونٹ اف
پوٹاش مین یہہ برایان نہین پائی جاتی ہین نتو یہہ دوا تیز ہے اور نہ ہوا
مین کہلا رکہنے سی یہہ گل جاتی ہے پس اکثر حالتون مین ایسی الکلی کا استعمال
کرنا مناسب ہے - جب معدہ مین بہت خراش ہو تو لائیکوار پوٹاسی یا چونیکا
پانی بہتر ہے اور جو ساتھہ اوس خراش کے قبض بہی ہو تو مگنیشا کا استعمال
کرین اور جب خراش مذکورہ انٹریون مین ہو تو کہریا مٹی بطور ریلوس کرنٹی
کمبانیشن یا کم اوپیو کا استعمال بہتر ہے یا نہین تو بعوض اوس مرکب کی صرف
چاک مکسچر پلاوین - لیکن ساتھہ خراش انٹریون کے اگر معدہ مین بہی خراش
پائی جاوے تو معدہ کہریا مٹی کو قبول نہین کریگا لہذا اس صورت مین پانیو
کاربونٹ اف سوڈا - یا بائی کاربونٹ اف سوڈا - یا بائی کاربونٹ اف
پوٹاش کا استعمال کرنا چاہئے لیکن شکم مین اگر زیادہ نفخ ہو اور ترشی بہی
پائی جاوی تو اس صورت مین کسی کاربونٹ الکلی کا استعمال نکرنا چاہئیے

علاوہ ان احتیاطون کے جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے افیون کو بعض حالات مین استعمال
کرنیکے لئے زیادہ تر احتیاط درکار ہے مثلاً جب بچہ بسبب اگلی کسی مرض یا علاج کے
کمزور ہو گیا ہو اور دماغ کی مرضون مین اور بچہ کو جب شدت سی اسہال
ہو جاتا ہی تب بسبب ضعف دماغ کے وہ اکثر بیہوش ہو جاتا ہے غرض اسحالتین
افیون کو نہایت احتیاط سے کہلانا چاہیے

ادویات القلی یعنی کھار

انگریزی مین ان دوا کو الکلی بولتے ہین اور وے یہہ ہین جیسے امیونیا۔
مگنیشیا۔ سوڈا وغیرہ اس قسم کی دوا خاصکر میوکس ممبرین کی برانی انفلامیشن
مین نہایت فائیدہ مند ہین۔ مثلاً پرانی پیچش یا برانکائیٹس مین انکو کہلانیسی
انفلامیشن رک جاتا ہے اور رطوبت ممبرین مذکور کی یعنی آؤن یا بلغم بہی
کم ہو جاتی ہے۔ اسیواسطے مرض ڈسنٹری مین۔ کاربونٹ اف سوڈا۔ اور
گرم پانی کی پچکاری کیا کرتے ہین اور مرض برانکائیٹس یعنی کہانسی کی دوا
مین بھی کاربونٹ اف سوڈا۔ یا لائیکوار پوٹاسی ملایا کرتے ہین۔ علاوہ ازین
چونکہ اس قسم کی ادویات کا خاص فائیدہ یہہ ہے کہ انکے کہانیسے ترشی دفع
ہوتی ہی اسلئے بچون کی بیماری مین یہہ علی الخصوص مفید پڑتی ہین۔ انتڑیونکے
سوزش مین یعنی پیچش کی بیماری مین تو ہمنے بارہا ان ادویات سے بہت
فائیدہ اوٹہایا ہے معدہ کی خراش انسے دفع ہوتی ہی اور اکثر علامات تکلیف
دہندہ جو مرض پیچش اور اسہال مین پائی جاتی ہین اس قسم کی دوا دینے سے
بہی رفع ہو جاتی ہین درد اور تشنج انتڑیونکا موقوف ہو جاتا ہے اور
حرکت انتڑیون کی حالت اصلی پر آجاتی ہے کہار ادویات کی استعمال سے
مروڑ بہت جلد دفع ہوتا ہے اور ہیئت دستون کی بدل جاتی ہے اور

اور یہہ کہ افیون کے استعمال کرنیسے سوزش دماغ کی بڑہ جا سکتی ہے بچونکو
کہانسی کی بیماری مین جب کہانسی یا دم لینی مین تکلیف یا تشنج ہوتا ہے
تب افیون کے کہلانیسے وہی علامات اکثر ہلکی ہو جاتی ہین اور بعض دفعہ
بالکل رفع بہی ہوجاتی ہین۔ اسیواسطی ہمراہ کہانسی کی دوا کے قدرے
لاڈنم یا ڈورس پاوڈر کی ملا دینی سے فایدہ ہوتا ہے اور حقیقت مین اِس
ترکیب کے کرنے سی معدہ کہانسی کی دواؤنکو قبول بہی کر لیتا ہے۔
جو جو بیماریان معدہ اور انتڑیون کی سوزش سے تعلق رکہتی ہین خواہ وہ
سوزش بباعث ہمدردی عضو دوسرے کے ہو یا نہو اون بیماریونکی لئے افیون
ایک بڑی معتبر دوا ہے اور امراض مذکورہ کے قسم شدیدہ مین جب افیونکا
استعمال کرنا منظور ہو تو اوس مقدار مین دینا چاہئے کہ جسمین اثر اوس کا
کماحقہ نمایان ہو جاوے اور یہہ بات عیان ہے کہ بچونکا اسہال جب
کسی دوا سے رفع نہین ہوتا ہے تب ایک یا دو یا تین قطرہ لاڈنم کا
تین یا چہہ یا بارہ مہینے کی بچہ کو پچکاری کرنیسے اوس بیماری کو فوراً شفا
ہوجاتی ہے جس وقت افیون کا استعمال کرین اوس وقت اسبات کا
خیال ضرور رکہین کہ بچونکو افیون کی برداشت بہت کم ہوتی ہے ہان درباب
استعمال افیون کے ہم اور ایک بات یہہ بتلانا چاہتے ہین کہ بچونکو جب افیون کہلانی
منظور ہو تب کوئی ایسے مرکب کا استعمال کرین جسمین مقدار افیون کے
ٹہیک اور درست ہو مثلاً کمپاونڈ ٹنکچر اف کمفر یعنی پاراگورک اور ٹنکچر
اف اوپیم یا ڈورس پاوڈر ہے لیکن بہ نسبت لاڈنم کے کمپاونڈ ٹنکچر اف
کمفر کا استعمال بہتر ہے کیونکہ یہہ مرکب بہ نسبت اگلی کے تیزی مین کم ہے اور اسکا
کسیقدر غلطی سے زیادہ بہی دیا جاوے تو چندان ضرر متصور نہین ہے

تو نہایت احتیاط اور ہوشیاری سے کرنا چاہئے۔ یہہ بات ظاہر ہے کہ سونا بچون کے
لئے ایسا ہی ضرور ہے کہ جیسا کہانا۔ پس حالت بیماری مین بچہ کو اگر نیند
آجاوے تو اُس وقت اسکو ایک نوع کا آرام آجاتا ہے اور یہہ بات سواء
افیون کے اور کسی دوا سے حاصل نہین ہو سکتی ہے سندت اقسام طرح کی
علامات خوفناک کے مثلاً چیخنا یا تشنج کا ہونا افیون کے کہلانیسے کم ہوجاتی ہی
اور جو سبب اون علامتونکا کسی مقام کی خراش یا سوزش ہو تو اسی دوا سے
وہ بہی رفع ہو سکتی ہے جب اس مطلب کے لئے نارکاٹک دوا کا استعمال
کیا جاوے تو پہلے اوس خراش کے سبب کو دریافت کرکے اوسکے دور
کرنیکی کوشش کرنی چاہئے۔ مثلاً اگر مسوڑون کے پہول جانیسے بچہ چیختا
ہو یا اوسکو تشنج ہو تو مسوڑے کو چیر دینا چاہئیے اور امراض سوزشی مین
یہہ قاعدہ مستمرہ ہے کہ قبل از استعمال کرنے اودیات مسکن کے تنقیہ ضرور
کرنا چاہئے مثلاً بعض دفعہ جب انفلامیشن سیرس ممبرین مین ہوتا ہے۔
یعنی مرض پلوریسی یا پی رٹونائیٹس مین تو بعد فصد کے افیون کا استعمال
کرنیسے انفلامیشن اکثر رک جاتا ہے اور علی ہذا القیاس دماغ کی خراش یا اوسکے
پردہ کی سوزش یعنی مرض می-ننجائیٹس مین بہی بعد تنقیہ کے افیون کا
استعمال کرنے سے بیمار کو آرام و چین آجاتا ہے لیکن اس حالتمین افیونکی
استعمال کرنے مین نہایت احتیاط اور ہوشیاری درکار ہی کسلئے کہ بچونکی
دماغ مین جب خراش ہوتی ہے تو دفعتاً اوس مقام مین سوزش پیدا ہوتی
ہے اور سوزش کے ہونے سے دماغ مین پانی پیدا ہوتا ہے۔ غرض حالت
خراش مین افیون کے کہلانیسے یا تو علامات مرض مذکور بڑہ جاتی ہین
یا وے ایسی مشابہ ہو جاتی ہین۔ کہ انہمین امتیاز کرنا مشکل ہوتا ہے

کرنا چاہئی اور بیتسرے مہینی مین فی خوراک مین آدہا قطرہ لاڈنم کا کہلا سکتی ہین
اور چہہ مہینی کی عمر مین ہر خوراک مین ایک قطرہ لاڈنم دی سکتے ہین اور
بعد گذر جانے ایکسال کے دو قطرہ کہلا سکتے ہین - ٹینکچر کمفوری کمپا نڈیٹا -
جسکو پارہ گوریگ الگزر بہی کہتی ہین بہ نسبت لاڈنم کے زیادہ سڈیٹیو اور
کم نارکاٹک ہی اور ہلکا بہی ہے پس خوراک اسکی بہ نسبت لاڈنم کی تگنی ہے
اور حقیقت مین جب کہانسی موجود ہو تو لاڈنم کا استعمال نکرکے اسی
مرکب کو برتنا چاہئے - ٹینکچر - اوپیائی - امونئی ٹا جسکو اسکاچ پاراگورک
بہی بولتے ہین - اچہا مرکب ہے - مثلاً جب شکم مین نفخ رہے اور اس باعث
درد اور تشنج ہو تب اس مرکب کو ہمراہ کسی کارمی نیٹو مکسچر کے ملاکر استعمال
کرسکتے ہین - خوراک اسکے بہ نسبت لاڈنم کے دگنی ہے بچونکی لئے ڈورس
پاوڈر بہی ایک ہلکا مرکب ہے اور بہ نسبت دیگر مرکبات افیونکی بچونکو اس
مرکب کی زیادہ برداشت ہے - ابتدا سی تین مہینے کی عمر تک فی خوراک مین
جو تہائی یا نصف گرین ڈورس - پاوڈر کا دینا چاہئے اور بعد گذر جانے
ایکسال کے ایک یا دو گرین تک دی سکتے ہین - اسبات کو ضرور یاد رکہنا
چاہئی کہ کمپاونڈ پاوڈر - اف - چاک - ویتہہ - اوپیم - بچون کی لئی بڑی
تیز دوا ہی اسلئی اسکو نہایت ہوشیاری سے استعمال کرنا چاہئے خوراک
اسکی یہہ ہے کہ چہہ مہینے کے بچہ کو آدھی گرین سے ایک گرین تک دینا
چاہئی اور بعد اوس مدت کے دو گرین تین مرتبہ دنکو اور بعد گذر جانے
دو سال کے چار گرین تک دی سکتے ہین - نارکاٹک دوا کو جلد پر بہی مالش
کرنے سی فایدہ ہوتا ہے پر اسبات کو یاد رکہنا چاہئے کہ بچون کی جلد
نہایت ملائم ہوتی ہے - غرض جب کوئی دوا نارکاٹک اسپر مالش کی جاوی

افیونکا اثر جسم پر جسقدر جلد نمایان ہوتا ہے اسقدر سیرپ - اف - وہائیٹ - پاپیز
یا ڈورس - پاوڈر کی کہلانیسے نہین ہوتا اگرچہ خوراک انکی ایکہی ہے - جب
کوئی مرکب افیونکا کہلانا منظور ہوتا ہے تو سیرپ اف پاپیز کو اکثر برتا
کرتے ہین - لیکن اس مرکب مین کئی برائیان ہین ایکتو یہہ کہ اسمین مقدار
افیون کی ٹہیک نہین ہے - دوم یہہ کہ یہہ مرکب جلد بگڑجاتا ہے - سوم یہہ
کہ اسمین اکثر ملاوٹ ہوتی ہے - اگر یہہ مرکب نہایت خالص اور اچہا ہو تو
اوسکے فی آنوس مین ایک گرین افیون کی ہوتی ہے - بس اسکے ۱۱ قطرہ
مین ایک گرین کا سولوان حصہ افیون ہے کہ جو قریب ایک بوند لاڈنم
کی ہے اور اسی مقدار کو ایک خوراک مین پانچ یا چہہ مہینے کی بچہ کو دینا چاہیے
ایک یا دو مہینے کے بچہ کو لاڈنم کی ایک بوند کا آٹہوان یا چوتہا حصہ سے
زیادہ نہ دینا چاہیے - بعض دفعہ تو اسقدر کم مقدار کی کہلانیسے ہی بچہ کو نشہ آجاتا
ہے بہت اچہی اور بلاخطر ترکیب بچونکو افیون کہلانے کی یہہ ہے کہ لاڈنم
کو ساتھہ شیرہ کے ملاکر پلادین نسخہ مرقومہ ذیل کے طور پر - اس نسخہ سے خوراک
مین صحیح مقدار افیون کی بخوبی معلوم ہو سکتی ہے +

نسخہ

ٹپکایا ہوا پانی ——————— ایک آنوس
میوسلج ——————— آدہا انوس
شیرہ ——————— آدہا انوس
لاڈنم ——————— ایک قطرہ

سبکو ملاکر مقدار ایک چمچہ چاے کے جبتک چین نہ پڑے آدہ آدہ گھنٹے بعد
پلادین - جب بچہ دو مہینے کا ہوجاوے تو مقدار مذکورہ بالا کا دونا استعمال

یا کم ہو جاتی ہے اور قبض رہتا ہے یا خانہ سفید آتا ہے جسم لاغر ہو جاتا ہے۔
چہرہ پھیکا پڑ جاتا یا دب جاتا ہے اور آنکھوں کے پپوٹے سرخ اور پھول جاتے
ہین جب ایسے بچونکا علاج کرنا پڑے تب حکیم کو اسبات کا خیال رکھنا چاہیئے
کہ گو عادت مذکورہ بالا مضر ہے پر یہہ ایک ایسی عادت ہی کہ بلا تکلیف اور ضرر
کے اُس عادت کو ایک بیک چھڑا نہین سکتے کیونکہ اسبات سی بچہ کی نظام عصبی
مین شور برپا ہو کر سارے جسم مین تشنج ہو جا سکتا ہے۔ اور بچہ مر بہی جا سکتا
ہے۔ تمام مسکن ادویات سے افیون بہت سریع التاثیر اور تیز دوا ہے خاصکر
جب یہہ دوا اُن بچونکو دی جاتی ہے جنکی عمر صرف کئی مہینے کی ہو۔ پس
اسصورتمین نہایت احتیاط سے اُس دوا کو کہلانا چاہیے لیکن جب اس دوا کے
شروع کرنے کی ٹہیک مقدار معلوم ہو جاوے اور یہہ بہی دریافت ہو جاوی
کہ کسقدر جلد اوس مقدار کا اثر ظاہر ہوتا ہے اور کتنی دیر تک وہ اثر جسم
پر رہتا ہے۔ تب البتہ استعمال افیونکا بی خوف و خطر کر سکتے ہین۔ بعد کہلانے
پہلی ہی خوراک افیون کی یہہ بات کہہ دینی چاہیئے کہ جبتک وہی علامات نہ
لوٹین جنکے رفع کرنیکے لئے افیون کہلائی گئی تہی تب تک دوسری خوراک
افیونکی نہ کہلانی چاہیئے۔ اکثر یہہ بات ہوتی ہے کہ بعد کہلانے پہلی ہی خوراک
کے بچہ فوراً سو جاتا ہے اور چار یا پانچ گھنٹے تک جبتک اثر اوس دوا کا
رہتا ہے بچہ سوتا رہتا ہے بس جس دوا مین افیون ہو اوسکی خوراک کم از
تین یا چار گھنٹے کے بعد نہ دینی چاہیے اور عموماً تو ایسی دوا کا صرف دنمین ۲ یا
۳ مرتبہ دینا کافی ہے لیکن بعض اوقات مثلاً ہیضہ کی بیماری مین افیونکو بعد
ایک ایک یا آدہ آدہ گھنٹے کے کہلانا پڑتا ہے۔ اس صورت مین اسکے اثر کا
خیال رکھنا چاہیئے۔ واضح ہو کہ لاڈنم۔ یا بلوس کریٹا کمپا زیٹیا۔ کم آدہی کی کہلانے

مرض کروپ مین سیماب کا استعمال کرنا اسلیے نہایت ضرور ہی کہ پیدا ہونا لمف کا
موقوف ہو جاوے اور انتڑیونکی سوزش مین بھی سیماب بہت فایدہ مند ہے
پرانی پیچش اور اسہال مین جب علامات سوزش کے بالکل رفع ہو جاوین
تو اوس حالتمین پارہ کا استعمال مضر ہے اور حقیقت مین امراض دماغ مین بھی جمنیز
سیرم یعنی آب خون تراوش پاتا ہے قبل از استعمال کرنے سیماب کراسبات کی
تشخیص کر لینی چاہیے کہ آیا امراض مذکور خاص سوزش کے سبب ہین یا باعث
انکا اسکرافیولا ہی کسلیے کہ اکثر اسکرافیولا کی بیماری مین استعمال سیماب بہی
نہایت ضرر متصور ہے۔ اول تو استعمال ہی نکرنا چاہیے اور جو استعمال کیا بھی
جاوے تو نہایت احتیاط درکار ہے اگر جسم مین آثار مرض اسکروی کی پاے
جاوین۔ تو بہی پارہ نہ کہلانا چاہیے۔ اسکرافیولا کی بیماری مین کہ جس مین
گلو کی گلٹیان پہول جاتی ہین اور انمین زخم پڑ جاتے ہین تو بہت ہی کم مقدار
کروسیو سلیمنٹ کا ہمراہ سارسا پریلا یعنی عشبہ کے کہلانیسے گلٹیان چہوٹی
ہو جاتی ہین اور زخم بہی خشک ہو جاتے ہین۔ جب تک اس دوا کا استعمال رہتا
ہے۔ تبتک پیشاب زیادہ زیادہ آتا ہے اور پیخانہ اکثر سبز رنگ کا نکلتا ہی +

ادویات مسکن

اس قسم کی دوا کو انگریزی مین سڈیٹیو بولتے ہین واضح ہو کہ حالت بیماری
مین جنکا مزاج چڑچڑا اور انکا نروس سسٹم یعنی نظام عصبی ادنی سی
بات مین درہم برہم ہو جاتا ہے اسیواسطے ادویات مسکن کے استعمال سے
اونکو نہایت فایدہ ہوتا ہے۔ جیونکو نارکاٹک یعنی نشہ آور ادویات کا
عادی بنادینے سے اقسام طرح کی برائیان ظہور مین آسکتی ہین چنانچہ جنکا
افیون کہانیکی عادت پڑ گئی ہے اونکی اشتہا یا تو بالکل جاتی رہتی ہے

کیالومل کو ہمراہ ادویات اکسپکٹورنٹ یعنی دافع بلغم کے یا مرکبات انٹی مونی کے ساتھہ دیا کرتے ہین - اور جب سوزش انٹریون مین ہوتی ہے یا جب یہہ خوف ہوتا ہے کہ پارہ بذریعہ دستونکی نکل جاویگا تب کیالومل کو ہمراہ کسی مرکب افیون کے چنانچہ اکثر ڈورس پاوڈر کے ساتھہ دیا کرتی ہین - یا بعوض کیالومل اُن صورتون مین مرکیوری وتیھہ چاک کا استعمال کرتی ہین اور جب سوزش بہت شدید ہوتی ہے یا کسی ایسے مقام مین ہوتی ہے جیسی دماغ یا گلو مین یا جب سوزش مذکورہ بہت دنون کی ہوتی ہے جیسے کرانک ہائیڈروکفلس یعنی استسقا الراس تب ماسوا کہلانے پارہ کی سیماب کی مالش بہی کرتی ہین تاکہ جسم پر پارہ کا اثر جلد نمایان ہوجاوی اور شدید بیماریون مین تو اِس ترکیب کو خاطرخواہ آزمانا چاہئی اگرچہ بچہ نہایت چھوٹا بہی ہوتا ہم کچھہ مضایقہ نہین اگرچہ بچہ کا منھہ نہین آتا ہے پر دہن اوسکا گرم ہوجاتا ہے اِسکا حسّی بہی معلوم کرنا چاہئی کہ اثر پارہ کا جسم پر بخوبی ہوگیا ہے اور یہہ کہ موقوف کرنا یا جاری رکہنا استعمال پارہ کا بھی اسی علامت پر منحصر ہے - واضح ہو کہ اسٹرانگ مرکیوریئل اینٹمنٹ کا ایک اسکروپل سے آدہی ڈرام تک اون بچون مین بخوبی مالش کرسکتے ہین جنکی عمر ایک سال کی ہوچکی ہو مرکیوری وتیھہ چاک کا استعمال خاصکر اوسحالتمین کرتے ہین کہ جب بچہ اسہال مین مبتلا ہو - اس صورت مین خوراک اوسکی حد ایک گرین سے زیادہ نہونی چاہئی یا ہمراہ افیون کے اُس دوا کو کہلانا چاہیے ایسی سوزش مین کہ جہان اجتماع لمف یا سیرم کا اندیشہ ہے بعد تنقیہ کے سیماب کا استعمال کرنے سے نہایت فایدہ ہوتا ہے اور جو سوزش ہوا کی نلیون مین ہوجایا کرتی ہے مثلاً مرض برانکائیٹس سو اسمین اکثر سیماب کی کہلانی کی احتیاج نہین ہوتی لیکن

کاونٹر اریٹی - ڈی بشن - کی کیالومل کہلا کر انٹریون مین سوزش پیدا کرتے ہین اور
جب دست شعص اور بدرنگ آتے ہین تب بہی گاہے پارہ کا استعمال کر کے
اون علامتون کو رفع کرتے ہین - واضح ہو کہ کل مرکبات سیماب سے بچون کی
بیماری مین کیالومل کا استعمال سب سے زیادہ کرتے ہین اور خاصکر امراض سوزشی
مین کیالومل اکثر کہلایا کرتے ہین - بلوپل اگرچہ فایدہ مند ہے پر بچونکو اکثر کم
دیا کرتے ہین اور جب دیتے بہی ہین تو کسی عرق مین گہولکر پلاتے ہین - ہائیڈرار
جیرم - کم - کریٹا - پارہ کا ایک بہت ہلکا مرکب ہے اسیواسطے اور چونکہ اسمین کہریا
مٹی ایک دوا - انٹاسد موجود ہے اسلئے اسکو اوس وقت دیا کرتے ہین کہ جب
دستونمین ترشی پائی جاتی ہے - لیکن واضح ہو کہ مصنف نے اسبات کو بارہا
آزمایا ہے کہ ہائیڈرار جیرائی - کم - کریٹا کے کہانیسے بچونکو ہمیشہ قے ہوا کرتی ہے
اسلئے اوسنے اب اس دوا کو بالکل ترک کر دیا ہے جب دست لانا منظور ہو تو
کیالومل کو بمقدار چوتہائی یا ایک یا حد دو گرین تک کہلا کر اکثر دو یا تین
گہنٹے بعد روغن بید انجیر یا اور کوئی جلاب دیتے ہین اور کیالومل کو جو اکثر دست آور
دوا کے ہمراہ دیا کرتے ہین تو اسی واسطے دیتے ہین کہ اونکا عمل جلد ہو جاوے
اور جب کیالومل کو ہمراہ اسکوئیل یا اپی کے کیوانا یا جیمس پاوڈر کے دیتے
ہین تب واسطے دفع بلغم یا پسینہ لانے کے لئے دیتے ہین ان مطالب کے حاصل کرنیکے
لئے کیالومل کو بمقدار چوتہائی یا نصف یا ایک یا حد دو گرین تک دو دو یا
تین گہنٹے بعد دیا کرتے ہین - اسیطور پر اور اوہنین دوا کے ہمراہ ملا کر امراض
سوزشی مین بہی مطابق مقام اور حسب اشتداد سوزش کے کیالومل کو برتا
کرتے ہین چنانچہ جب دماغ مین سوزش ہو تو کیالومل کو ہمراہ مسہلات کے دیتے ہین
اور جب سوزش پہیپہڑے یا ہوا کی نلیون مین ہوتی ہے تب پانجار سوزشی مین

اِس دواکی کہلانیسے چونکہ بچونکا منہہ نہین آتا اسلئے شدید سوزش کی بیماریونمین
بارہ کا استعمال بلااندیشہ ہم نہین کرسکتے کس واسطے کہ بارہ کی استعمال سے
جب منہہ آتا ہے تو اوس علامت سے ہم یہہ بات معلوم کرسکتے ہین کہ اثر سیما.
کا ساری جسم مین اب کما حقہ ہوگیا لہذا اب اوس دواکو موقوف کردیتے ہین
بس جوانون کے انفلامیشن کی بیماریون مین اونکے روکنے کے لئے بارہ کا استعمال
جس طور سے ہم بیخطر کرسکتے ہین اوس طور سے بچونکو نہین کہلا سکتے کیونکہ
جوانو نمین ایک بات مقرر یہہ ہے کہ جب اونکو منہہ آجاتا ہے تب ہم اِس دواکو
موقوف کردیتے ہین لیکن بچونمین ہماری رہنمائی کے لئے یہہ علامت نہین پیدا
ہوتی ہے - گو یہہ بات درست ہے کہ بارہ کے کہلانیسے بچونکا منہہ نہین آتا
پر یہہ بہی ضرور یاد رکہنا چاہئے کہ مرکبات سیماب کی استعمال سے بچونکی دست کے رنگت اور
مقدار اور ہیئت بدل جاتی ہے اور علی ہذا القیاس پسینہ اور تہوک پر بہی
اوس دواکا اثر نمایان ہوجاتا ہے اسی واسطے مرکبات سیماب کو پسینہ لانے
والی اور بلغم دفع کرنیوالی اور دست آور دواؤنکی ہمراہ استعمال کرتے ہین - واضح
ہو کہ بچہ نمین سب سے زیادہ فایدہ سیماب کا یہی ظاہر ہوتا ہے کہ پیخانہ اونکا
بدل جاتا ہے اور صفرا زیادہ اخراج پاتا ہے - بعض حکیم مسہل کے لئے
بچونکو ہمیشہ کیالومل ہی کہلایا کرتے ہین لیکن یہہ اونکی غلطی ہے کسلئے
کہ اگرچہ کبہی کبہی کیالومل کے استعمال کرنیسے فایدہ ہوتا ہی تاہم اِس دواسے
ہمیشہ انتڑیون مین سوزش پیدا ہوجانیکا خطرہ رہتا ہے اور جو برابر
اسی دواکو کہلایا جاوی تب تو انتڑیونمین ضرور سوزش پیدا ہوکر بچہ کو مروڑے
کی ساتھہ سبز رنگ کی دست آوینگے اور وہ کمزور اور مزاج اونکا چڑچڑا
ہوجاویگا - لیکن ہان بعض دفعہ دماغ کی بیماریونمین بطور امالہ سوزش یعنی

اور یٹ لازمی یعنی ریمی ٹنٹ فیور کو بھی فایدہ ہوتا ہے +

سیماب

امراض صبیان مین مرکبات سیماب نہایت سریع التاثیر ہین اور اگر ساتھہ احتیاط کی استعمال کئے جاوین تو نہایت مفید بھی ہین لیکن بی احتیاطی سے اونکا کہلانا مضر ہے نہایت چہوٹی بچہ کو بھی بلا ضرر بارا کہلا سکتے ہین اور حقیقت مین اس دوا کی برداشت جس قدر بچہ نکو ہوتی ہے اوسقدر جوانون کو نہین ہوتی لیکن یاد رکہنا چاہئیے کہ اس سے یہہ نہین ثابت ہوتا ہے کہ بچونکو جسقدر چاہین پارہ کہلا دیوین کسلئے کہ اگر بے اندازہ پارہ کہلایا جاویگا تو کبہی نہ کبہی اثر بد اوسکا ضرور ظاہر ہوگا ایک عجب بات اس دوا مین یہہ پائی جاتی ہے اور یہہ بات قابل یاد رکہنے کے ہی کہ انکے استعمال سے بچونکا منہہ نہین آتا - فی الحقیقت نہ ہمنے کبہی ایسا دیکہا اور نہ کسی کتاب مین اس امر کا ذکر پڑہا - اور بتجربات ڈاکتر کلارک صاحب سی بہی یہہ بات ثابت ہی کہ تین سال سے کم عمر کے بچونکا اس دوا سی ہرگز منہہ نہین آتا اور تین یا چار سال کے بچونکا منہہ لانا بہی کچہہ آسان نہین ہے - واضح ہو کہ چہہ یا سات سال یا اس سے زیادہ عمر کے لڑکونکو اگر بی اندازہ پارہ کہلایا جاوے تو دفعتاً منہہ شدت سی آجاتا ہے اور خاصکر یہہ بات تبہی زیادہ پائی جاتی ہے کہ جب بخار یا چیچک کے سبب بچہ نہایت دبلا ہو جاتا ہے - شدت سی منہہ کا آنا ایک مہلک بماری ہی جسکو اصطلاح طب انگلشیہ مین کنکرم اورس مرکیوریلی بولتے ہین - مرکبات سیماب کے باربار استعمال کرنیسے یہہ بہی ایک برائی ظہور مین آتی ہے کہ ایام شباب ہی مین وہ شخص لاغر اور دبلا ہوجاتا ہے اور یہہ کہ اوائل عمر مین اوسکے دانت گرپڑتی ہین

دوسری ہلکی غذا تجویز کرکے بچہ کو بار بار پلا وین - حالت کمزوری مین یا جب
بچہ کسی مرض شدید سے آرام پانے لگے تو بعوض ادویات مقوی کے غذا مقوی
کافی ہوسکتی ہے بچونکی بیماری کو تبدیل ہوا سے اسقدر فایدہ ہوتا ہے کہ
مدتون کی بیماری بہی چند روز مین رفع ہوجاتی ہے اور جو تبدیل ہوا کسی
دوسرے شہر کی نہو سکے تو بچہ کو صرف ہواخوری کروانی سی یا مکان کے
کسی اونچی اور ہودار کوٹہری مین نقل کروانے سی بہی اکثر فایدہ ہوتا ہی
درباب ہوا کی ہم یہہ التجا کرتے ہین کہ بچہ کو ایسے مکان مین رکہین کہ جہان
ہوا کی آمد و رفت ہو اور وہ مکان بہی معتدل ہو یعنی نہ تو زیادہ گرم
اور نہ زیادہ سرد اور اسبات کو یاد رکہین کہ جب بچہ کسی مرض دماغ مین
مبتلا ہو یا جب کسی دماغ کی بیماری سے رو بصحت لاتا ہو تو ایسی بچونکو دفعتاً
روشنی اور ہوا مین نکالنے سی نقصان متصور ہے - علاوہ ازین اوسحالتمین
ہواخوری کروانیسی بچہ تہک جاسکتا ہے - پس ہماری یہہ راے ہی کہ جس
مکان مین بچہ ہو اوسمین ہوا اس طور سے داخل کرین کہ وہ مکان
روشن نہو جاوے اور یہہ کہ وہ مکان شور و غل سے بہی محفوظ ہو - اور
بعد پانے صحت کی بہی بچہ کے صرف چند قدم کی ہواخوری پر اکتفا کرین
اور نہ اوس حالتمین سفر دور و دراز کا واسطے تبدیل آب ہوا کی اختیار
کرین - کسلئے کہ اگرچہ بچہ کو صحت ہوگئی ہے پر ہنوز وہ کم طاقت ہی پس
اسحالتمین نقل و حرکت سی بچہ دوبارہ اوسی مرض مین مبتلا ہو سکتا ہے
بعض امراض سینہ مین خاصکر اگر وہی بہت پرانی ہون مثلاً کرانک برانکائیٹز
یعنی پرانی کہانسی یا ہوپنگ کاف یعنی مرض تو اکثر اوقات تبدیل ہوا سے
نہائیت فایدہ ہوتا ہی - علاوہ ازین ہوا کی بدل دینے سے اسہال اور پیچش

اوس سفوف کی ۱۰ گرین سے ہرگز زیادہ نہونی چاہئے اور یہہ کہ جب کوئی
سفوف وزنی اور دیر سے حل ہونیوالا ہو تو اسکو ایسے بدرقہ کی ساتھہ
دینا چاہیے کہ جو اسقدر گاڑہا ہو کہ سفوف مذکور اوسمین تیرتا رہے
اور تہ نشین نہوجاوے تاکہ پینے کے وقت سبکا سب منہہ مین داخل ہوجاوے
یاد رکہنا چاہئے کہ خوراک عرقیات کی ایک ڈرام سے دو ڈرام تک ہونی
چاہئے - اطفال کو اس سے زیادہ خوراک ندینی چاہئے بچونکو ہر بیماری مین
دوا کی احتیاج نہین ہوتی - تبدیل غذا یا تبدیل ترکیب انتظام اُن امرض
کے رفع کرنے کیلئے کافی ہے اور اکثر بیماری کو تو نہایت ہلکی دوا سے
فایدہ ہوجاتا ہے - جو کچھہ اوپر لکھا گیا ہے اگرچہ اکثر مرتبہ راست آتا ہے
پر شدید بیماریون مین ہرگز اس قاعدہ کے پابند نرہنا چاہئے بلکہ مجرب
اور سریع التاثیر دوا کا استعمال کرکے اُن مرضونکو رفع کردینا چاہیے
جب کسی شدید بیماری کا علاج ساتھہ تیزی کے کرنا منظور ہو تو یہہ بات
ضرور ہے کہ اوس علاج مین ذرا بہی دیر نکرے اور اوس دوا کے
موقوف کرنے کے عین اول وقت کو ڈہونڈہتے رہین تاکہ کسی ہلکی دوا
کا استعمال کرسکین یا بیمار کو اپنی طاقت طبعی پر چہوڑ سکین ایام بیماری
مین بچے کی پرورش موافق غذا سے کرنی چاہئے اور بہت دیر تک بغیر غذا کے نرکہنا چاہیے
کسلئے کہ بچہ زیادہ دیر تک بہوکا نہین رہ سکتا ہم التجا کرتے ہین کہ ناظرین
اسبات کو یاد رکہین کیونکہ ہمنے بارہا یہہ دیکہا ہے کہ بچے بسبب نہ پانے غذا
کی مرگئے ہین - بخار اور امراض سوزشی مین بہت ہلکی غذا مثلاً آش جو دینی
چاہئے اور بعض دفعہ اوس حالت مین والدہ کا شیر بہی بعض بچونکو ہضم
نہین ہوتا اس صورت مین یا تو دودہ مین پانی ملاکر پلا دین یا کوئے

اگرچہ یہہ نقشہ عموماً کارآمد ہو سکتا ہے پر صحیح خوراک بچونکی دوا کی تبہی تجویز
معلوم ہو سکتی ہے کہ جب مختلف ادویات بچونکا اثر احتیاط سے ملاحظہ کیا
جاوے چنانچہ جب ایک خوراک کسی دوا کے کہلانی سے مقصد حاصل ہو جاوی
تو فوراً اُسکو موقوف کر دین نہین تو دوبارہ اوسکو کہلا دین تاکہ مطلب
جلد حاصل ہو جاوے اور خاصکر بچونکو جو وقتاً فوقتاً دوا دیتی ہین تو اسی
یہی فایدہ ہے کہ ہر ایک خوراک کا اثر دریافت ہو سکے مثلاً بچونکو جب افیون
کہلائی جاوے تو لازم ہے کہ ہر خوراک کی اثر کو با حتیاط تمام ملاحظہ کر کے
دوسری خوراک دیوین اور انکو جب جلاب دیا جاتا ہے تو اکثر دست
نہین آتے ہین - پس اس صورت مین تہوڑی ہی دیر کے بعد دوبارہ
اُسی مسہل یا کسی دوسرے کو دینا چاہئیے تاکہ جس مطلب کے حاصل کرنیکی
لئے جلاب دیا تہا - اوسمین دیر نہو - واضح ہو کہ بچونکی علاج مین جو دوائین
برتی جاتی ہین وے تعداد مین تہوڑی ہین سوا اِسکے ترکیبین اون
دوا کے کہلانی کی مختلف ہین چنانچہ بچونکو جو دوا دی جاوے اوسکو
یا تو بطور عرق یا سفوف کے طور پہ دینا چاہئیے اور یہہ بات بہی اہم ہے
کہ بچون کی دوا خوش ذایقہ ہو کسلئے کہ بد ذایقہ دوا کے کہلانے سی
بچہ کو تکلیف اور نقصان ہو سکتا ہے - پس اُنکے نسخہ مین ایسی دوا تجویز
کرنی چاہئیے کہ جو بدبو اور بد ذایقہ نہو - سوا اِسکے دوا کے ذایقہ کو
بدل دینے کے لئی اوسمین شیرینی بہی ملانی چاہیے کہ بچونکو شیرینی سے
نہائیت رغبت ہوتی ہے اور یہہ بات بہی ملحوظ رہے کہ جو دوا بچونکو
دی جاوے اوسکی مقدار بہت کم ہونی چاہئیے اور اس قاعدہ کے
پابند رہین کہ جب کسی دوا کو بطور سفوف کے استعمال کرین تو مقدار

ہوتا ہی پس اِس امر کا جاننا کہ کس دوا کا اثر بچو نپر کس مقدار مین اور کس طور سے
ظاہر ہوتا ہے بہ ضرور ہے کسلئے کہ بعض دوا تو ایسی ہین کہ جنکا اثر بچو نپر
نہایت تیزی سے ظاہر ہوتا ہے اور بعض کی تاثیر ہی نرالی ہوتی ہے -
لیکن یہہ قاعدہ سب دوا کے لئے یاد رکھنا ضرور ہے کہ بچون کو ہمیشہ دوا
کم مقدار مین دینی چاہیئے اگر حکیم اسباب کا خیال نرکہیگا تو امراض صبیان
کے علاج مین ضرور دہوکا کہاویگا درباب مقدار خوراک ادویات مختلفہ
کے ڈاکٹر گیبیس صاحب نے نقشہ مندرجہ ذیل تیار کئے ہین - گو یہہ نقشہ
فایدہ مند ہی پر ہمیشہ ہم اسکے پابند نہین رہ سکتے - حقیقت اِس نقشہ
کی یہہ ہے کہ فرض کیجئے کہ کسی دوا کی خوراک واسطے ایک مرد جوان کے
ایک ہی تو چودہ سال کے مریض کو نصف اوس مقدار کا دینا چاہیئے - اور
اگر بیمار کی عمر چار برس کی ہو تو نصف اوسکا یعنی آ - کی چوتہائی چاہیئے
اور دو برس کی عمر کے بیمار کو چوتھائی کا نصف یعنی آ کا آٹھوان حصہ
کہلانا چاہیئے +

نقشہ خوراک ادویہ

خوراک واسطے ایک مرد جوان کے ——— ا فرض کرو ایک ڈرام
تو سات برس کی بچہ کے لئے ——— اہ ایک ڈرام کی ایک تہائی یعنی ۲۰ گرین ہوگے
چار برس کے ایضاً ——— چوتہائی یعنی پندرہ گرین
تین برس کے ایضاً ——— چہٹا حصہ یعنی ۱۰ گرین
دو سال کے ایضاً ——— آٹھوان حصہ یعنی آٹھہ گرین
ایکسال یا اسسے کم کے ایضاً ——— بارہوین حصہ سے پندرہوین حصہ تک یعنے
۵ گرین سے چار گرین تک +

حصہ دوم

قرابادین صبیان

اِس مضمون کے لکہنے سی یہہ مطلب ہی کہ اسمین فائیدہ اور استعمال ورخوراک
اون ادویات کا بیان ہو جو اکثر بچون کی بیماری مین برتے جاتی ہین
اور وجہ لکہنے اِس معتبر مضمون کے بیان کرنی محض فضول ہے کسلیئے کہ سب
حکیم اسبات کو مانتی ہین کہ بیمار بچہ کے لئے نسخہ لکہنا ایک امر نہایت مشکل ہے
اور ایسے بہت ہی تہوڑے حکیم ہون گے جنکو بیمار بچہ کے واسطے نسخہ لکہنے
کی مہارت حاصل ہے اکثر ناتجربہ کار حکیم جب بچہ کا علاج کرتے ہین تب
بوقت لکہنے نسخہ کے مقدار دوا کی یا تو اسقدر تہوڑی لکہتی ہین کہ جس سے
فایدہ ہی نہین ہوتا۔ یا اسقدر زیادہ کہ جس سے بچہ کی جان جاتی
ہے۔ بس مولف نی اِن باتونکو سوچکر اِس مضمون کو کتب معتبر انگلشیہ
مثلاً امراض صبیان ڈاکتر وسِٹ صاحب وڈاکتر ایوان سَن وڈاکٹر مانسل
صاحبان اور ڈاکٹر حبہ جل صاحب اور ڈاکٹر کولی صاحب اور ڈاکٹر ہنری
[illegible] صاحب سے استنباط کرکے اور جو کچہہ اوسنے خود مجربات پایا ہی اوسکو شامل
کر کے لکہنا مناسب سمجہا۔ یہہ بات ظاہر ہے کہ بچونکی مزاج مین اسقدر اختلاف
او[illegible] صورت سے نہین پایا جاتا ہے جسقدر دوا کے اثر سے نمایان

کسلئی کہ یہہ مرض بڑا خوفناک اور بہت جلد مہلک ہو جاتا ہے - اگر اس
مرض کے پہلے ہی درجہ مین حکیم کا علاج کیا جاوے تو بچہ بچ سکتا ہے نہین تو پہر
یہہ موقعہ بیش قیمتی ہاتہہ سے جاتا رہے گا جب ہزار ہوشمندی اور عقلمندی
سے علاج کیجئے شاید ہی فایدہ ہو - امراض صبیان کی دریافت کرنے کیلئے موسم
کا بہی لحاظ رکہنا چاہئے یعنی والدین اگر اسبات کو جانین کہ کونسی بیماری
کس موسم مین زیادہ پہیلتی ہے تو بمجرد شروع ہونی اُس بیماری کی اپنے
بچہ کا علاج کروا سکتے ہین - چنانچہ ابتداء سرما مین بچون کو اکثر زکام اور
کہانسی اور بخار زیادہ ہوا کرتا ہے اور بسنت مین چیچک پن گوٹے اور
سُرخ باد آور گرما اور برسات مین امراض شکم مثلاً اسہال پیچش وغیرہ
کی ترقی ہوتی ہے - ماورا اسبات کی مزاج موروثی بچہ کا بہی لحاظ رکہنا چاہئے
چنانچہ بعض خاندان مین یہہ بات ہوا کرتی ہے کہ جو بیماری باپ کو
ہوتی ہے اور بچے بہی اسمین مبتلا ہو جاتے ہین والدین کو اسبات کی
جاننے سے صرف یہی فایدہ نہین ہے کہ ان امورات کا خیال رکہکر بیماری
ظاہر ہونے کی وے صلاح حکیم کی لیوین بلکہ اس سے یہہ بہی فایدہ ہے
کہ اپنے بچہ کو اون امراض سے محفوظ رکہنے کے لئے حتی الوسع کوتاہی
نکرین - جن جن اسباب عارضی سے مرض موروثی پیدا ہو سکتا ہے
انہین اپنے بچہ کو مبتلا ہونے ندین اور مزاج موروثی جو مایل بطرف اُس
مرض کے ہے اوسکے دور کرنے مین کوشش کرین ؞

حصہ پہلا ختم ہوا

دسوان کہانسی بچہ کی واضح ہو کہ جب بچہ کو زکام ہو جاوے اور وہ کہانسنے لگے اور آواز اوسکی قدرے قلیل بیٹھہ بہی جاوے تب ان علامتونکا خیال رکہین اور فوراً حکیم کی صلاح لین کسلئے کہ صرف زکام کی ہونے سے آواز بیٹھہ نہین جاتی ہے بلکہ یہہ علامت ایک بڑی مہلک بیماری کی ہو سکتی ہے جسکو انگریزی مین کروپ بولتے ہین - یہہ ایک قسم کی کہانسی ہوتی ہے جسمین بچہ کے حنجرہ کے اندر سوزش ہو کر ایک گاڑہی رطوبت کا پردہ بن جاتا ہی کہ جسکے ہونیسے بچہ کو سانس لینے مین کمال تکلیف ہوتی ہے اور بعد تہوڑے عرصہ کے دم بند ہو کر مرجاتا ہے اکثر یہہ مرض شام کے وقت خاصکر اوسرون ظاہر ہوتا ہے کہ جب بچہ کو سردی لگتی ہے اور کئی دن قبل از لاحق ہونے اس مرض کے بچہ زکام مین مبتلا رہتا ہے اور جب یہہ بیماری لاحق ہونیوالی ہوتی ہے تب بچہ کی طبیعت ہنسنے کیطرف زیادہ مائل ہوتی ہی - بہ نسبت روزکے چہرہ اوسکا قدرے سُرخ ہوتا ہی اور گاہے گاہے کہانستا رہتا ہے - بعض دفعہ یہہ بیماری اس طور سے بہی شروع ہوتی ہے کہ سوتی سوتے بچہ دفعتاً کہانس اوٹہتا ہے اور آواز اوسکی کہانسی کی ایسی تیز ہوتی ہے کہ جیسی کسی دہات کی نلی مین کہانسنے سی نکلتی ہے اور سارا گہر گونج اوٹہتا ہی والدہ بچہ کی اگر تجربہ کار ہو تو خواب سے چونک پڑتی ہے اور بچہ کو جب خواب مین پاتی ہے تو یہہ سمجہتی ہے کہ شاید میری سماعت مین فرق پڑگیا ہے - لیکن جب تہوڑے عرصہ وہان توقف کرتی ہے تو بچہ اوسی آواز سی پہر کہانستا کہانستا بیدار ہو جاتا ہے تب اور ایک علامت نئی یہہ ظاہر ہوتی ہی یعنی بچہ کی آواز ایسی بدل جاتی ہے کہ جیسے مرغی کا بچہ چیخ رہا ہے والدین کو علامات مذکورہ بالا سے واقفیت کماحقہ پیدا کرنی چاہئے -

اس کا علاج یہہ ہے کہ بچہ کے ہاتہون کو سرد پانی مین ڈبوین اس ترکیب سے وہ ایک لمبی سانس لے گا اور بعد ازان بدستور دم لیتا جاوے گا - رووتی وقت آنسون کے بہنے سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ بچہ اپنے دلکا حال مثلاً رنج یا غم یا بدمزاجی ظاہر کر رہا ہے کیونکہ جب کسی مرض کی تکلیف سے بچہ روتا ہی تو آنسون نہین نکلتی ہین - اس گریہ کی احتیاط رکہین اور دوسرے قسم کے رونیکو خاطر مین نہ لانا چاہیئے +

بلکنا - یہی ایک قسم کا رونا ہے جس سے بیماری ثابت ہوتی ہے بیان اسکا کچہہ ضرور نہین کیونکہ مہربان والدین اس قسم کے رونیکو خوب پہچانتے ہین - پس والدین کو چاہیئے کہ بچہ کی ہر قسم کے رونیکو ساتہہ غور کی ملاحظہ کرین اور دودہ بچہ کو تبہی پلاوین کہ جب اوسکو بہوکہ معلوم ہو اگر کسی ادنی تکلیف مثلاً پسلی وغیرہ سے بچہ روہی تو اوسکو رفع کرین اور جو باعث رونیکا بیماری ہے تو فوراً حکیم کی صلاح لین +

تواد م لینا بچون کا - بچے بڑی آسانیسی بلا تکلیف دم لیتے مین اور بوقت تنفس کسیطرح کی آواز نہین پیدا ہوتی ہے - لیکن جب پہپڑا یا ہوا کی نلیون مین سوزش ہوجاتی ہے تب سانس بہت جلد جلد اور ساتہہ آواز کے لیجاتی ہے یاد رکہنا چاہئی کہ سینہ کی جتنی بیماریان ہین وہ اکثر بہت خوفناک ہوتی ہین اسلئے جب حالت صحت سے دم لینے مین ذرا بہی فرق پڑجاوے تو فوراً حکیم صلاح لیوین کیونکہ کیسی ہی سخت سینہ کی بیماری ہو اگر عین ابتدا مین اوسکا علاج کیا جاوے تو بالکل رفع ہوجا سکتی ہے - پس یہہ بات اہم ہے کہ والدین بچہ کے صحیح دم لینی کو بخوبی پہچان لین +

یعنے اوسکے رونے کے تئین اوس بچہ کو دودہ پلوایا ہے +

تکلیف کا رونا - یہہ رونا ادنی سبب سے پیدا ہوسکتا ہے مثلاً بچہ اگر
ایکہی کروٹ پر لیٹا لیٹا تہک جاوے تو رویگا یا اوسکا کپڑا کسی مقام
جسم کو اگر دباوے تو اس باعث سے بہی رو سکتا ہی ایسے ایسے اور بہی
ادنی بواعث سے بچہ رو سکتا ہی والدین انکا خیال رکہین اور تکلیف
بچہ کی رفع کردین +

رونا بسبب درد کی - کئی طور سے دریافت ہوسکتا ہی مثلاً
کوئی بچہ جو ہمیشہ کا خوش مزاج ہو اگر بدمزاج ہوکر رونے لگے اور اپنی
انگلیون کو ہمیشہ منہہ کے اندر داخل کرتا رہے تو اس سے یہہ دریافت
کرنا چاہئی کہ کوئی دانت نکلنے والا ہے اور اسکا مسوڑا درد کرتا ہے
اگر کوئی بچہ جسکو ہمیشہ رونے کی عادت نہو برابر روتا رہی تو اس سے
یہہ معلوم کرنا چاہئے کہ ضرور کسی مقام مین اوسکے درد ہوگا تب فوراً
حکیم کو بلواکر تشخیص اور علاج اوس درد کا کراوین - اگر بچہ برابر روتا
رہی تو اوسکی کسی نہ کسی جگہہ درد شدید ہوگا - اگر بچہ بار بار اپنے
پاؤنکو سمیٹ کر روتا رہے تو درد اوسکے شکم مین ہوگا اور جو یہہ درد
خفیف ہو اور بسبب زیادہ دودہ پلانے کے پیدا ہوا ہو تو ہاتھون
کو آگ پر گرم کرکے اوسکے شکم کو آہستہ آہستہ مالش کرنیسی رفع ہوسکتا ہی
اور پستان مین بچہ کا منہہ لگادینی سے نہین رفع ہوگا - لیکن درد مذکورہ بالا
اگر شدید ہو تو اوسکے رفع کرنے کے لئی سواے بلانے حکیم کے اور کچہہ
چارہ نہین - اگر بسبب بدمزاجی کی بچہ چیخین مار مار کر روئیگا تو بعض
دفعہ دم اوس کا رک جاسکتا ہے اور چہرہ نیلگون ہوجاوے گا -

کسی طرحکا اندیشہ نہین ہے +

اٹھوان رونا بچونکا۔ بچون کے رونے سے اونکی ضروریات اور دل کا حال معلوم ہوتا ہی۔ والدین کو اِن دونون قسم کی رونے کی شناخت کامل حاصل کرنی چاہئے چنانچہ جب بچہ کو بھوکھ لگتی ہے تب کسطرح کا رونا روتا ہے اور جب اوسکو درد یا تکلیف ہوتی ہے تب کسطرح کا روتا ہے جس عورت کو اپنی بچہ کی رونے کی شناخت نہین ہے اوسکا یہہ حال ہوتا ہے کہ جب بچہ روتا ہے تب وہ یہہ خیال کرتی ہے کہ اِسکو ضرور بھوکھ لگی ہوگی اور اِس خیال سے بچہ کو خواہ نخواہ زبردستی ہے دودہ پلا دیتی ہے نتیجہ اِس نادانی کا یہہ ہوتا ہے کہ بچہ بیمار پڑجاتا ہی +

بھوکھ کا رونا۔ تھوڑی ہی تجربہ سے پہچانا جا سکتا ہے چنانچہ بعد بیداری کے اگر بچہ کو بھوکھ لگی تو قبل از رونے کے کئی مرتبہ وہ اپنی زبان کو باہر نکالیگا اور پستانونکی تالاش مین سر اِدہر اُدہر ہلاوے گا اور جو اوس وقت اوسکی نظر والدہ پر پڑگئی تو اوسکو دیکھتے ہی اُٹھہ بیٹھیگا اور خوشی خوشی اوسکا دودہ پینے لگے گا۔ اور بر تقدیر اگر والدہ اوس وقت نہ اوٹھی اور اِن علامتونکو کسی نے نہ پہچانا تو بچہ یکسان تب تک روتا ہی گا کہ جب تک اوسکو دودہ نہ دیا جاوے۔ جب بچہ کسی اور باعث سے روتا ہے تو علامات مذکورہ بالا نہین پائی جاتی ہین اگرچہ یہہ بات صحیح ہی کہ جب تم اوسکو پستان دوگی تو وہ لے لیگا اور رونا بھی اوسکا موقوف ہوجاوے گا مگر یہہ ارام تبھی تک رہے گا کہ جبتک منہہ اوس کا پستان سی لگا رہے گا۔ جہان تمنے پستان سے اوسکو علیحدہ کردیا تو فوراً وہ چیخین مار مار کر رونے لگے گا کیسلئے کہ بغیر مانگی اور بغیر دریافت کئے

اور کیونکر نکلتا ہے - مثلاً اگر دستو نمین سدہ یا منجمد دودہ کے ٹکڑے پاخانے وین یا وہ بہت
پتلا ہو یا بالکل سبز یا سیاہ اور متعفن ہو تو اِن سب نشانون سے یہہ معلوم
کرنا چاہیئے کہ بچہ بیمار ہے یاد رکہنا چاہئی کہ تندرست بچون مین پخانہ کیوقت
بہت پیچ اخراج نہین پاتی ہے اور نہ اونکا پاخانہ ساتہہ تکلیف کے آتا ہے مگر
بیماری مین پخانہ کے وقت بچہ کو بہت کونہنا پڑتا ہے کہ جس سے یہہ ثابت
ہوتا ہے کہ اوسکے شکم مین خرابی ہے اسبات کا بہی خیال رکہنا چاہیے کہ
دن اور رات کے اندر بچہ کو کتنے دفعہ پاخانہ آتا ہے جب پخانہ مقدار مین
کم آوے یا بچہ کو قبض ہو جاوے تو سوا روغن بید انجیر کے اور کوئی
جلاب ندین اگر ایسی چیزین جیسے گہتے مین پڑا کرتے ہین یا جلاب سنا
یا املتاس یا شیر خشت ننہے بچہ کو پلایا جاوے گا تو اوسنے بہت ہی نقصان
متصور ہے اسکی کئی وجہین ہین مثلاً جبتک اِن دواکو زیادہ مقدار
مین ندیا جاتا ہے تب تک دست نہین آتے اور جب بچہ کو دوا زیادہ مقدار مین دی
جاتی ہے تب اس سے یہہ نقصان ہوتا ہے کہ اوس دواکی پینے مین بچہ
بہت ہٹ کرتا ہے اور جو جبراً پی بہی جاوے تو اوسکو قی ہو جاتی ہے
علاوہ ازین عمل اُن دواکا بہت دیر سے ہوتا ہے اور یہہ بات مشہور ہی
کہ سناکے پینے سے شکم مین مروڑ یکا درد ہوتا ہے علی ہذہ القیاس املتاس
کا بہی یہی حال ہے اور شیر خشت نفاخ ہے اوسکے پینے سے شکم پہول جاتا ہی
پر روغن بید انجیر یعنی کسٹر ایل اِن برائیونسی بری نہے - خوراک اُسکی
بہ نسبت سنا وغیرہ کے بہت ہی قلیل ہے اور یہہ دوا بہت ہی سریع التاثیر
ہے اسکی پینے سے مروڑ یا نفخ ہرگز نہین ہوتا - اور بہ تقدیر بباعث
اختلاف مزاج کے بچہ کو کسٹر ایل کے پینے سی دست نہ بہی آوین تاہم

مین جہولنا چاہتے ہین اگر اوس حالت مین نیند بہی آجاوے تو بہت ہی ہوتے
آتی ہے - اگر بچہ کے کسی مقام مین درد ہو تو سوتے وقت اوسکے چہرہ سے
نمایان ہوگا مثلاً جو کوئی بیماری اوسکے دماغ مین ہو تو بچہ چین بچبین ہوگا
اور دانت پیسے گا اور شکم مین خلش ہو تو ہنہ سے لبین سکڑ جاوین گی اور
اونکے درمیان سے دانت یا مسوڑے نظر آوینگے ان دونون صورتونمین
بچہ بہت بیقرار ہوگا اور بار بار خواب مین چونک پڑیگا +

ساتوان پاخانہ بہت ہی ننہے بچونکا پاخانہ اکثر سیاہ رنگ کا ہوتا ہے
جو دودہ والدہ کا پہلے پیدا ہوتا ہے اوسمین تاثیر جلاب کی ہوتی ہے
کہ جسکے پینے سے وہ سیاہ رنگ کا پیخانہ جو چوبیس گہنٹے بعد تولد ہونے بچہ
کے نکل جاتا ہے اور جو اوس دودہ سے نہ نکلے تو جلاب روغن بید انجیر
سے وہ بات حاصل ہوسکتی ہے اوس وقت سے تا زمانہ طفولیت یعنی آٹہہ
برس کی عمر تک پیخانہ بچہ کا قدرے زرد رنگ کا ہوتا ہے - بو اسمین بہت
کم ہوتی ہے سدہ یا منجمد دودہ اسمین نہین ہوتا اور بوقت نکلنے اوس
پیخانہ کے تکلیف یا زیادہ ریح اخراج نہین پاتی اور جب تک بچہ تندرست
رہتا ہے تب تک اوسکو دو یا تین یا چار اجابت اسی طرح کے آجاتی
ہین اور جون جون عمر اوسکی زیادہ ہوتی جاتی ہے پاخانہ کم اور سخت آتا ہے
اور رنگت اوسکی میلی ہوتی جاتی ہے - پس جو جو باتین درباب پیخانہ کے
اوپر مرقوم ہوئی ہین اونمین سے کسی مین اگر فرق پڑجاوے گا - تو
اوسکو ضرور بیمار کہین گے چونکہ بچہ کے بیمار ہونے سے بیشتر اوسکے پیخانہ
مین خلل واقع ہوتا ہے اسلئے والدین کو چاہیے کہ اپنے بچہ کا پاخانہ
ہر روز ملاحظہ کیا کرین اور یہہ بہی دیکہین کہ وہ کس رنگ کا آتا ہے

اور کبھی ہہچکا پڑجاوے اور بچہ دفعتاً ہوشیار ہوکر پہر غافل ہوجاوے
اور دم لیتے لیتے رُک جاوی اور پہر لمبی سانسین پہرنے لگے تو یہہ معلوم
کرنا چاہیے کہ مرض تشنج تہوڑے عرصہ مین ہونے والا ہی - واضح ہو کہ مرض
تشنج جسکو انگریزی مین کنولشن کہتی ہین ایک ایسا مرض مہلک ہے
کہ جسمین بچہ کے ساری جسم مین تشنج ہوجاتا ہے - یہہ مرض پاؤ گہنٹے یا آدہ
گہنٹے یا گہنٹے گہنٹے بعد نوبتا سے ہوا کرتا ہے - جب اس مرض کی نوبت
ہوتی ہے تو بچہ کہنچکر سیدہا مانند مینخ کے ہوجاتا ہی ہاتہہ پاؤن مارنے لگتا ہے
اور بالکل بیہوشس ہوجاتا ہی - انگہین پتہرانی لگتی ہین یا اس طور سے
الٹ جاتی ہین کہ صرف اُنکی سفیدی نظر آتی ہے - یہہ مرض اکثر دانت
نکلتے وقت ہوجایا کرتا ہے اس مرض مہلک کا مفصل حال معہ اوسکے
علاج کامل کے حصہ سوم مین بخوبی بیان کیا جاوے گا - والدین کو لازم ہے
کہ اس مرض کی علامات سی واقفیت کما ینبغی پیدا کرین اور بمجرد ظاہر
ہونی اول علامات کی کہ جنکا بیان اوپر ہو چکا ہے -
حکیم کی صلاح لین کسلئے کہ اگر اس مرض کے علاج مین ذرہ بہی دیر ہوگی
تو بچہ ہاتہہ سے فوراً جاتا رہے گا اور والدین دست افسوس ملتی رہ جاوینگے
چہٹا خواب صحیح بچے جب سوتی ہین تو کسی طرح کی تکلیف اونکے بشرہ
پر نمایان نہین ہوتی - بہت ہی ننہی بچے قریب تمام دن سوتی ہی رہتے
ہین اور جون جون عمر اونکی زیادہ ہوتی جاتی ہے نیند بہی کم ہونے
لگتی ہے اور جب سونے کا وقت آتا ہے تو بمجرد لٹیا دینے کی اونکو گہری
نیند آجاتی ہے پر یہہ باتین بیماری مین نہین پائی جاتی ہین - بیمار بچے
پلنگ پر لیٹاتے وقت اکثر ہٹ کیا کرتے ہین اور اپنی والدہ کی آغوش

تشخیص ہو سکتی ہے چنانچہ فرض کرو کہ کسی بچہ کو اسقدر طاقت حاصل ہے کہ
سیدہی گردن کئی بیٹھہ سکتا ہے تو جب وہ بچہ بیمار پڑیگا تو ہرگز سر
اپنا سیدہا نکر سکیگا اور یہہ بات تو اکثر ہوا کرتی ہے کہ دانت نکلنے
کے ایام مین بچے بہت اپنی والدہ کی آغوش مین پڑے رہتی ہین -
اگر بچہ اپنی پاؤن کو سکیٹر کر روتا ہو تو اوس علامت سے یہہ معلوم
کرنا چاہئے کہ اوسکے پیٹ مین درد یا کچھہ بیچینی ہے - شکم کو دبائیو تو درد
زیادہ ہوگا اور جب پاخانہ کو بلاحظہ کیجئے تو اوسکی رنگت وغیرہ کے
بدل جانیسے بیماری شکم مین مطلق شک نرہیگا - تندرست بچے اپنے
ہاتہونکو اکثر منہہ کے اوپر نہین لیجاتی ہین لیکن جب اونکی سر مین کسی
طرحکی بیماری یا درد ہوتا ہے تو ہمیشہ اپنے ہاتہونکو سر اور چہرہ پر پہیرا
کرتے ہین - دفعتاً چونک پڑنا سونے یا جاگنے مین یہہ بہی ایک علامت سر
کی بیماری کی ہے چنانچہ یہہ علامت قبل از شروع ہونے مرض تشنج کی پائی
جاتی ہے اور ہمراہ اس علامت کے اگر بچہ اپنے انگوٹہے کو ہتہیلی پر رکہہ کر
دوسرے انگلیونسی اسقدر دباوے کہ مٹہی اوسکی بمشکل کہل سکے اور یہہ
بات اگر انگشت پا مین بہی پائی جاوے اور پشت پا و دست پر قدری
قلیل اماس بہی ہو اور پاؤن اور ہاتہون کے پہنچے نیچے کی طرف مڑی
ہون تو تشخیص اوس مرض کی کامل ہو جاوے گی - ماورا علامات مذکورہ
بالا کے مرض تشنج مین یہہ باتین بہی پائی جاتی ہین کہ سر سختی سے
پیچھے کو کہچ جاتا ہے اور کسی جانب کا بازو بیحرکت ہو جاتا ہے اور اگر
علامات مفصلہ ذیل ظاہر ہونے لگین مثلاً بچہ کو نیند بخوبی نہ آوے اور
بلاوجہ چیخین مارمار کر روئے اور مزاج چڑچڑا ہو جاوے چہرہ کبہی تو سرخ

یعنی سوزش ہوجاتی ہے اس حالت مین چہرہ کی رنگت بدل جاتی ہے۔
آنکھین پتھرانے لگتی ہین بچہ سانس جلد جلد اور ساتھہ تکلیف کے لینے لگتا ہے
اور بوقت تنفس بچہ کے سینہ کو ملاحظہ کرنیسے سینہ بی حرکت نظر آویگا
اور شکم ہردم کشی کے وقت زیادہ پھولتا معلوم ہوگا۔ یاد رکھنا چاہئے
کہ قبل از ظاہر ہونے مرض تشنج یعنی کنولشن کے بھی چہرہ بدل جاتا ہے
مثلاً اوپر کی لب کھنچ جاتی اور نیلگون ہوجاتی ہے آنکھین توچشم خانہ مین
گھومتی رہتی ہین یا بچہ ترچھا دیکھتا ہے چہرہ کبھی تو سرخ اور کبھی ہلکا
پڑجاتا ہے بعض دفعہ مرض مذکور کے ظاہر ہونیسے کئی گھنٹے یا کئی روز
بیشتر سے یہہ علامتین ظاہر ہوتی ہین۔ بس بیجرد ظاہر ہونے کے اگر اِن
علامتونکا علاج کیا جاوے تو وہ مرض بالکل ہونے پاویگا +

چہارم آنکھون کا ملاحظہ ہمیشہ کرنا چاہئے حالت صحت مین تو وے
صاف اور مجلا معلوم ہوتی ہین پر بیماری مین سست ہوجاتی ہین۔
صحیح بچونکو جب روشنی مین نکالا جاتا ہے تو اونکی نگاہ اکثر مختلف چیزون پر
پھرتی رہتی ہے۔ وجہ اوسکی یہہ ہے کہ نگاہ کو کسی خاص چیز پر لگانا عقل
سے تعلق ہے۔ بس جن بچون کی عمر اسقدر ہو کہ اونکو وہ عادت کسی خاص
چیز پر نگاہ ٹھہرانیکی حاصل ہوگئی ہو۔ اگر وہ بچے اوس عادت کو فراموش
کرجاوین اور اپنی نگاہ کو کسی خاص شئے پر قایم نکرسکین تو اس علامت
سے یہہ معلوم کرنا چاہئے کہ اوس بچہ کو کوئی بیماری دماغ کی ہونے
والی ہے +

پنجم حرکات بدنی۔ صحت مین تو بچے بخوبی حرکت کرسکتے ہین
لیکن بیماری مین ایسا اختلاف پڑجاتا ہے کہ جس سے خاص اوس بیماری کی

اگر مرض مذکور پیدا ہو جاوے تو آنکھین تہرلانے لگین گی سر گرم ہو جاویگا اور بچہ اپنے سر کو یا تو والدہ کی آغوش پر رکھہ دیگا یا بالش پر اودہر اودہر مارتا رہے گا خواب مین دانت پیستا اور خوف کہا کر اوٹہہ بیٹہتا اور چیخین مارنی لگتا ہے چہرہ اور خاصکر رخسارے سرخ نظر آتے ہین اور ہاتہہ اسکے گرم اور پاؤن سرد محسوس ہوتے ہین - پاخانہ یا تو قبض یا تہوڑے تہوڑے بدرنگ اور متعفن دست جاری رہتے ہین +

دوم اگر بچہ کی لبین کہلی ہون کہ دانت اور مسوڑے نظر آوین تو اس علامت سے درد شکم معلوم کرنا چاہئے مگر یہہ علامت اوس وقت پیدا ہوگی کہ جب بچہ کو اوس درد سے بہت تکلیف ہوگی - پس اگر اسبات مین کچہہ بہی شک ہو کہ درد ہے یا نہین تو شکم کو دباوین اور وقت دبانے کے چہرہ کو ملاحظہ کرین - جب درد شکم بباعث تداخل یا بدہضمی کے ہوتا ہے تو نوبت سے ہوا کرتا ہے اور چہرہ کی علامات مذکورہ بالا کا پایا جانا اور نہ ہونے یا ہونے ایسی درد شکم کے منحصر ہے - ایسے دردونکو تہوڑے ہی علاج سے فایدہ ہو جاتا ہے - لیکن جب وہ درد بباعث انفلامیشن یعنی سوزش کے ہوتا ہے تب بشدت اور یکسان رہتا ہے چہرہ بچہ کا پہیکا اور بیٹہہ جاتا ہے اور پاؤن کو سمیٹ کر بچہ چت لیٹا رہتا ہے - زبان میلی ہوتی ہے اور بچہ صرف سینہ کے حرکت سے دم لیتا ہے شکم کو بالکل حرکت نہین ہوتی +

سیوم اگر دم لیتے وقت ناک کے نتہنی جلد جلد حرکت کرین اور پہیل جاوین تو اوس علامت سے درد سینہ ثابت ہوتا ہے اور یہہ علامت اکثر بہی پائی جاتی ہے کہ جب پہیپہڑی یا ہوا کی نلیون مین انفلامیشن

بچہ کے جسم کو ملاحظہ کرنے سے یہہ بات پائی جاویگی کہ کل اعضا جسم کے بہری ہوئی
گول گول گویا سانچے مین ڈہلے ہوی ہین - دست وپلکے دبا نیسے یہہ معلوم
ہوگا کہ وے مضبوط ہین - حالت صحت مین بچونکی زبان ہمیشہ سفید رہتی ہے
اورہ اُنمین زخم یادانی بالکل نہین ہوتے جلد سرد - اور آنکہین مجلّا - رنگت
صاف اور سر سرد معلوم ہوگا - شکم بہت نکلا ہوا نہین ہوتا - اور سانس لینے
مین بالکل تکلیف بہی نہین معلوم ہوتی - جب بچہ سوکر اوٹہتا ہے - تو
چست وچالاک اور خوش مزاج ایسا کہ گویا اب ہنس پڑے گا معلوم
ہوتا ہے اور فوراً طرف کہیل کے مایل ہوجاتا ہے سونے مین ایسا نظر آتاہی
کہ اوسکو بالکل آرام وچین ہے اور چہرہ پر خوشی کا نور برس رہا ہی +

فقرہ - ۲ - آثار مرض +

اگرچہ یہہ بات صحیح ہے کہ جو جو علامتین صحت کی بیان کی گئی ہین اُنمین
سے کسی مین اگر ذرہ بہی اختلاف پایا جاوے تو اوسکو مرض کہین گے
بہر واسطے فہمایش کے ہر یک نشان بیماری کا ہم علیحدہ علیحدہ بیان کرتے ہین

بشرہ - صحت مین تو سواء امن چین اور خوشی کے چہرہ سے دوسری
بات نہین پائی جاتی ہے - لیکن جب بچہ بیمار پڑجاتا ہے تب اوسکی بشرہ
سے ہم یہہ کہہ سکتے ہین کہ اس بچہ کے فلانہ عضو مین بیماری ہے مثلاً اگر
درد سر مین بچہ مبتلا ہو تو چین بجبین ہوگا - اگر والدین اس علامت کو
بر وقت پہچان لین اور اوس کا علاج بہی بر وقت کرواوین تو بچہ اُس
مہلک بیماری سے محفوظ رہ سکتا ہے جسکو انگریزی مین - ہائیڈروکفلس
اور عربی مین استسقا الراس کہتے ہین - لیکن اس علامت کی احتیاط نکرنیسے

مرض بچون کا پہچانا جاسکتا ہے والدین اپنے بچونکو ہاتھ سے کہو دیتے ہین
اور یہہ کہ جب بیماری احاطہ شفا سے گذر جاتی ہے تب اوس کا علاج
کرواتے ہین اسلئے بندہ نے لکھنا اس مضمون کا نہایت مناسب سمجھا جو
جو باتین اس مین لکہی جاتی ہین - اگر والدین اونکے محتاط ہون تو وہ اُس
رنج وغم مین جو اونکی لخت جگر کی مرجانیسے ہوتا ہے مبتلا نہون گے -
بچونکی بیماری کا کچھہ ٹہکانا نہین کبہی تہرت پہرت مار ڈالتی ہین اور کبھی
مدت تک پوشیدہ رہکر بچہ کو ہلاک کرتے ہین - ان مرضونکو کسی حالت مین
ہیچ نہ سمجھنا چاہئے - بچہ کی بیماری کیسی ہی کیون نہ خفیف ہو اوس کا
علاج فوراً کرنا چاہئے اور ایسا نکرنا چاہئے کہ جب بیماری بڑہکر مہلک
ہو جاوے تب اوسکا علاج کرواوین کسلئے کہ اس وقت علاج سے
فایدہ نہوگا - جو جو نشان قبل از ظاہر ہونے مرض کے بچون مین پائی
جاتے ہین والدین کو چاہئے کہ اونسے واقفیت کماحقہ پیدا کرین اور جب
اونمین سے کوئی بہی ظاہر ہو تب فوراً حکیم کی صلاح لین اور اپنی
عقل کو دخل ندین - واضح ہو کہ جبتک حالت صحت معلوم نہوگی تبتک
بیماری نہین پہچانی جاسکتی ہے کسلئے کہ بیماری کی تشخیص کامل تبہی
ہوسکتی ہے کہ جب اوسکا مقابلہ حالت صحت سے کیا جاوے اسلئے ہم
پہلے تندرست بچہ کا حال لکھتے ہین +

فقرہ - ۱ - آثار صحت صبیان

صحت مین کُل اعضا جسم کے اپنا اپنا کام باقاعدہ کیا کرتے ہین - اشتہا
حسب دستور نہ زیادہ نہ کم ہوا کرتی ہے اور بول و براز کا بھی باقاعدہ

اسلئے جب بچہ بیمار ہو تو اوسکو کسی ایسی جگہہ رکھین کہ جہان شور و غل نہو اور دوسرا فایدہ اسبات کی کرنیمین یہہ بہی ہے کہ اگر بچہ کسی مرض متعدی مین مبتلا ہو تو اوسکے علیحدہ مکان مین رہنے سے دوسری بچون مین وہ مرض نہین پہیل سکتا ہے - امراض صبیان مین صفائی ہوا کی بہی بہت ضرورت ہی - کیونکہ متعفن ہوا کی سونگہنے سے بیماری بڑہ جاتی ہے - اسلئے یہہ بات ضرور چاہیئے کہ جس مکان مین بچہ ہو اوس مکانمین ہمیشہ تازی ہوا کی آمد و رفت ہوتی رہے اور یہہ کہ بو ترا پا یا پیخانہ اوس مکان سے کسی دوسری جگہہ واسطے امتحان حکیم کے رکہہ دینا چاہیے خویش و اقارب کی کثرت اوس مکان مین نہونی چاہیئے کسلئے کہ ہمیشہ اوس مکان مین اونکے رہنے سی ہوا خراب ہو جاتی ہے اور یہہ کہ انکی گفتگو سے بچہ کو تکلیف ہوتی ہے ایسے قسم کی اور بہی بہت سی باتین ہم لکہہ سکتے ہین کہ جنسے ہم صاف ثابت کر سکتے ہین کہ بیمار بچہ کے لئے والدین کی بڑی احتیاط ضرور ہے مگر انشا اللہ تعالے اونکو ہم اون بیماریون کے ساتہہ بیان کرین گے کہ جنمین اونکا لحاظ کرنا ضرور چاہیئے

مقالہ دوم

آثار امراض صبیان

چونکہ اپنے اور دیگر حکماؤن کے تجربہ سے مولف کو یہہ بات ثابت ہو گئے ہی کہ بسبب ناواقفیت اِن نشانون کے کہ جنکے وسیلہ سے عین ابتدا مین

اوسکو محبت اور شفقت سے رفع کرین نہ کہ بیمار بچہ کو سخت و سست سنا کر اوسکی مزاج کو درہم و برہم کر دیا کرین حکیم کے حکم کی صرف تعمیل ہی ضرور نہین ہے بلکہ یہہ بات بہی ضرور ہے کہ جب وہ تشریف لاوین تو بغیر بڑہائے گہٹائے مفصل حال مرض کا راست راست اونکو کہہ دینا چاہیے کسلیے کہ اگر اسباب مین ذرا بہی فرق ہوگا تو حکیم کچہہ کا کچہہ سمجہہ کر مرض کی تشخیص اور علاج مین غلطی کہا جاوے گا۔ حکیم کو اسقدر فرصت نہین ہوتی ہے۔ کہ بہر ون بیمار کے پاس بیٹہکر مرض کی مختلف علامتونکو دیکہہ سکے۔ یہہ بات اہم ہے کہ والدین جو آٹہون پہر بچہ کی خبرداری مین مصروف رہتے ہین بیماری کی علامتون کو دیکہین اور جب حکیم تشریف لاوین تو ہو بہو کہہ سناوین۔ حالت بیماری مین بسبب بے اعتدالی غذا کے بچہ کو بڑا نقصان ہو سکتا ہے اور احتیاط غذا کی ضرورت صرف اسی واسطے نہین ہے کہ بیماری رفع ہو جاوے بلکہ بعد رفع ہو جانے بیماری کے واسطے تندرستی کامل کے بہی غذا کی بڑی احتیاط چاہیے مثلاً فرض کیجیے کہ کسی بچہ نے ابہی کسی مرض سے صحت پائی ہے مگر ہنوز وہ ضعیف ہے اس حالت مین اگر غذا کی بے اعتدالی ہو تو وہی بیماری پہر لوٹ سکتی ہے یا کوئی دوسری بیماری لاحق ہو سکتی ہے۔ فی الحقیقت سواء بے اعتدالی غذا کے مریض کے حق مین شفاء کلی کے لئے اور کوئی بات رخنہ انداز ایسی نہین ہے۔ ایسا سمجہنا ایک بڑی غلطی ہے کہ مرض کے رفع کرنے کے لئے صرف دوا ہی کافی ہے۔ اگرچہ بعض دفعہ صرف دوا ہی سے بچہ کی جان بچ جا سکتی ہے مگر امراض بچون مین تدابیر کی بہی بڑی ضرورت ہے مثلاً

جس مکان مین بیمار بچہ ہو اوسکو شور و غل سے محفوظ رکہنا چاہیے اسلئے

بچہ کے دشمن ہوئے - فریب سی بچہ ہرگز قابو نہین آسکتا اور فریب
کے کرنیسے یہہ بڑا نقصان ہوتا ہے کہ بچہ کی دل مین حکیم کی طرف سی اسقدر
وحشت سما جاتی ہے کہ جب وہ حکیم کو دیکھتا ہے تب ہی اسقدر چیخین مارتا ہی
کہ مرض کی خاص علامت یا تو بڑہ جاتی ہین یا بچہ اونکو چھپا لیتا ہے کہ
جس سے حکیم اپنی تشخیص مین غلطی کہا جاتا ہے والدین کو فریب سے
دوا پلانی نہ چاہئے بلکہ اپنی حکومت سے دوا پلایا کرین - مخفی نرہے کہ
ایسی مرضونکو جو بہت شدید اور مہلک ہوتی ہین دواسی تبہی فایدہ ہوتا ہی
کہ جب اوس دوا کا اثر ہمیشہ جسم پر موجود رہے کیونکہ اگر تہوڑی ہی عرصہ
کے لئی اوسکا اثر ملتوی رکہا جائیگا تو بیماری ہلاک کر ڈالے گی حکیم کے علاج
سے بچہ کو اوسی وقت فائدہ ہوتا ہے کہ جب والدین حکیم کے حکم کی تعمیل
ساتہہ احتیاط اور ہوشمندی اور عقلمندی کے کرین کسلئے کہ اگر تعمیل
حکم حکیم مین غفلت ہو یا اوس حکم کا صرف تہوڑا ہی تعمیل ہوا تو کیونکر
اوس سے فایدہ ہوسکتا ہے اور جو اوسکے حکم مین کسی بیوقوف اور متعصب
دوست نی دخل دیدیا ہے تو ہرگز فایدہ نہین ہوینگا جو جو باتین اوپر لکہی
گئی ہین وہ باتین خاصکر امراض بچون ہی کے لئی راست آتی ہین کسلئے
کہ ان بیماریون کا یہہ قاعدہ ہے کہ یہہ دفعتاً ظاہر ہو بڑہتی ہین اور آناً
فاناً بڑہ جاتی ہین - لہذا اگر انکا علاج بہی فوراً نہو اور جو دوا حکیم بتلا
جاوین اُسکو باقاعدہ نہ کہلایا جاوے تو تہوڑی ہی عرصہ مین بیمار ہاتہہ
سے جاتا رہے گا - والدین کی احتیاط سی بچہ کی بہت تکلیف رفع ہوسکتی
ہے اسبات کی ہمیشہ پیش بینی چاہئے کہ فلانی وقت بچہ کو فلانی بات کی
احتیاج ہوگی اور بچہ مین جو بسبب بیماری کے ہٹ پیدا ہو جاتی ہے

نصیب نہین ہوتا۔ تہوڑی شکایت کے رفع کرنے کے لئے ایک دن کی غذا کم کردینی اور دیگر تدابیر خانگی کی احتیاط رکہنی کافی ہے۔ لیکن جب ان تدبیروں سے کچھہ نہو سکے اور بیماری بعوض تنزل کے روز بروز بڑہتی جاوے تو والدین کو لازم ہی کہ فوراً حکیم کی صلاح لیوین تاکہ بیماری بڑہکر کچھہ سے کچھہ نہو جاوے بمجرد بیمار پڑنے بچہ کے خواہ اوس بیمار کا سبب یافت ہو یا نہو گہر کی تدبیروں پر اکتفا نکرنا چاہئے اور جب حکیم صاحب تشریف لاوین تو جو صلاح وہ دیوین اُس سے سرمو فرق نکرنا چاہئے کیونکہ جب تمنی اونکو بلایا تو اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اونپر تمہارا اعتقاد تہا اسلئے تمنی اونکو تصدیعہ دی۔ پس عقل یہی تقاضا کرتی ہے کہ جو وہ فرماوین اوسکو یقین جانکر اونکی رائے کے بموجب کرنا چاہئے۔ یہہ بڑی افسوس کی بات ہی کہ بعض اوقات کسی دوست کا ذب کے ورغلانی مین آکر حکیم جو کہتا ہے اوسپر عمل نہین کرتے ہین اور اپنی دوست کی باتونکو مان لیتی ہین۔ کبہی دوست صادق بہی والدین کے دل سے حکیم کی اعتقاد کو تلادینی مین کوتاہی نہین کرتے ہین۔ حکیم پر یہہ بڑی بے انصافی اور بیمار کے لئے گویا سامان موت کا ہے۔ بعض اوقات ایسا بہی ہوتا ہے کہ جو صلاح حکیم دیجاتے ہین اوسپر عمل نکرنے کی باعث ایک ادنی بیماری بڑہکر مہلک ہوجاتی ہے۔ اس صورت مین یہہ بات ہوتی ہے کہ جو نسخہ حکیم دیجاتے ہین اوسکو یا تو بباعث غفلت والدین کے یا بسبب اسکے کہ بچہ کو پلانے مین دقت ہوتی ہے نہین برتتی ہین اور یہہ اونکی بڑی بےانصافی ہے کہ اگر بچہ کے ہٹ کو اسباب کا خوف دلاکر رفع کرین کہ اگر تو دوا نہ پئیگا تو حکیم صاحب تجکو ایسا یا ویسا کرینگے گویا حکیم صاحب وحشت ہی

باب دوم

انتظام بچون کا حالت بیماری مین

مقالہ اول

احتیاط والدین امراض صبیان مین

تدابیر مفصلہ ذیل کے اگر والدین محتاط ہون تو اونکے بچونکو جلدتر صحت حاصل ہوا کرے - بعض والدین اپنے بچونکو ہمیشہ دوا پلاتے رہتے ہین گویا اونکے معدہ کو عطار کی دوکان بنا دیتے ہین - ہمیشہ وہ یہی خیال کرتے ہین کہ بچہ کو کسیطرح کی شکائیت ضرور ہے اور گو وہ شکایت کیسی ہی ہو مسہل پر مسہل دئیے جاتے ہین یہانتک کہ اوسکو حقیقت مین بیمار ڈالدیتے ہین تب اوس مرض کے علاج کے لئے جو اونکے قصور سے پیدا ہوا ہی حکیم بلائے جاتے ہین - پس یاد رکھنا چاہئیے کہ بدون صلاح حکیم کے بچہ کو کوئی بھی دوا دینی حقیقت مین بیمار پیدا کرنے کا باعث ہوتا ہے - ایسے ناسمجھ والدین کے بچے نکا امواج آفات عہد طفولیت سے پار اتار ہونا نہائیت ہی مشکل ہے اور بدبختی ایسے بچونکی یہہ ہوتی ہے کہ ثمرہ شباب کا اونکو

عہد طفولیت سے قایم نہ کی جاوے گی وہ ساری عمر تک اِن باتون کا عادی
نہین ہو سکتا ہے اور جب ایک دفعہ بچپن مین انکا قیام ہو چکا پہر جوانی
مین وہ شخص ہزار گناہ کرے اِن عادتون کا ہرگز زوال نہین ہو سکتا
ہے چہوٹے بچونکی تعلیم کے وقت اونکے دل مین خدا کی قدرت کا خیال
ڈالنا چاہیئے مثلاً جس وقت باغون کی سیر کراوین اوسوقت اشجار اور
گلون کی اونکو خوبصورتی جتلاوین اور خدا کی تعریف کرین کہ جس نے
اپنی حکمت کاملہ سے اونکو پیدا کیا ہے اسی طور پر اونکو اور اور مثالین
دین - ہان اِس عمر مین مذہبی تعلیم کی بہی بنیاد بچے کے دل مین قایم کرنی چاہیئے
خدا کا خوف اوسکے دلمین ڈالنا چاہیئے رسول کی متابعت اوسکو کرانی
چاہیئے یہہ عمر ایسی ہوتی ہے کہ اِس عمر مین جیسی عادت ڈالیئے گا جوانی
مین بہی وہی عادت قایم رہے گی +

باب پہلا ختم ہوا

اور جون جون اوسکی تعلیم بڑہتی جاتی ہے اور دنیا کا علم اوسکو ہوتا جاتا ہی
یہہ باتین اوسکے اخلاق کے لیئے آلات زبردست ہوتے جاتے ہین جوان
آدمی مین تو یہہ بات ہوتی ہے کہ جسوقت حرص یا رشک دامنگیر ہوتا ہی
اوسوقت اس کہاوت سے اپنے دل کو سمجھا لیتا ہے کہ دنیا فانی ہے۔ اور
اس طور سے ان عادات کو روکتا ہے بچہ کو اتنی سمجھہ کہان کہ وہ اپنے
دل کو اسطور سے سمجھا وین پہلے پہل انمین رشک نہین پایا جاتا ہے
بلکہ انمین غیرت ہوتی ہے کہ جس سے بنیاد رشک کی قایم ہوتی ہے۔
پس رحم اور شفقت کو درمیان لاکر اونکی غیرت کو طول پکڑنے نہ دینا چاہیئے
علاوہ اسکے بچہ مین حرص نہین ہوتا بلکہ انمین پاس عزت کا خیال
بہت ہوتا ہے کہ جو بنیاد حرص کی ہے غرض اس عادت کو بہی بچہ کے دلمین
شفقت اور رحم پیدا کرکے روکنا چاہیئے مثلاً بچہ کو یہہ بات جتلا دیوین
کہ اگرچہ کہیلنے یا پڑہنے لکہنے مین رشک کرنا منع نہین ہے تاہم رحم اور شفقت
اپنے بہائیون اور کہلواڑیون کی طرف ہرحالت مین اسبات کے مانع
ہین کہ اوس رشک کو بقدر بڑہنے ندینا چاہیئے کہ جس سے اونکا جسم یا
دل مجروح ہو جاوی۔ اس ترکیب سے بچہ کی عادات جبلی کو درست
رکہ سکتے ہین جتنی عادات ہین سب سی اس عادت نیک کا سکہلانا
بہ ضرور ہے کہ جس سے بچہ کی سمجھہ مین دوسرے کی حقوق آجاوین۔
اور اعلان فیضان سے وہ خبردار ہو جاوے فیضان وہ شے ہے کہ جب
انسان کوئی بات نیک کرتا ہے تب وہ اوسکے دل کو بشاش کر دیتا ہی
اور جب اوس شخص سے کوئی کار بد سرزد ہوتا ہے تب فیضان اوسکو
نہایت شرمندہ اور غمگین کر دیتا ہے بچہ مین بنیاد ان عادات کی جبتک

چاہئے کیونکہ جنکو عادات بچونسی واقفیت ہے وہ اسباب کو خوب جانتے ہین کہ پیدایش کے روز سے اونکی مزاج مین عضہ اور محبت پائی جاتی ہے سب سے پہلے عضہ پیدا ہوتا ہے زان بعد شرم و رشک اور تب رحم اور محبت برادرانہ ظاہر ہوتی ہے یاد رکھنا چاہئے کہ یہہ جتنی باتین اخلاق کے ہین ابتدا مین انکا اصل منشا بہلائی کا ہوتاہے مثلاً عضہ ایک آلہ بہلائی کا اس طور سے ہوتا ہے کہ اس سے کسی کی زیادتی اور بے انصافی پیش نہین چل سکتی۔ پس عضہ کو ہمیشہ بُرا نہ قیاس کرنا چاہئے کیونکہ ہماری مزاج مین اگر عضہ نہوتا تو بے انصافی اور گناہ کی طرف سے ہمکو نفرت نہوتی کہ جو بات واسطے بہبودی صحبت باہم دگر کے نہایت ضرور ہے عضہ سے برائی تبہی ظہور پاتی ہے کہ جب اسکو بری باتون کی طرف مائل کیا جاتا ہے اسی طور پر خدا تعالیٰ نے دیگر ہوا و ہوس بہی ہماری خلقت مین واسطے بہلائی کے پیدا کئے ہین پس بچہ کی تہذیب اخلاق سے ہمارا مطلب یہہ ہونا چاہئے کہ اوسکی ہوا و حرص کو زایل کرنے کی تدبیر نکرین بلکہ ایک دوسرے کے باہم بہلائی کی کوشش کرین۔ یہہ بات کیونکر حاصل کرنی چاہئے کہ جتنے اخلاق اچہے ہین اونکو ترقی دین اور اونکے وسیلہ سے اورون کی شدت کو جنکے زیادہ بڑہ جانے سے برائی متصور ہے روکین مثلاً جس وقت بچہ عضہ مین آوے اوس وقت والد کو عضہ ہونا نہ چاہئے بلکہ شفقت پدرانہ ظاہر کرکے بچہ کی مزاج کو ٹہنڈا کر دینا چاہئے اور جن اسباب سے عضہ پیدا ہوتا ہے اونکو بچہ کے نزدیک نہ آنے دینا چاہئے ورنہ اس طور سے عضہ کی عادت بڑہ جاوے گی اور جو اخلاق نیک ہین اونکی بنیاد قایم نہ ہونے پائیگی جون جون بچہ کی عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے نئے نئے اخلاق کا ظہور ہوتا جاتا ہے

پہچان رفتہ رفتہ آگئی اور ہقادیر کے دیکھنے کا شوق پیدا ہوگیا تو ہر روز
علم کے حاصل کرنیکی طرف طبیعت اوسکی زیادہ تر مائل ہوتی جاوے گی
حتی کہ اگر ہم اسکو تہوڑا تہوڑا سبق بہی مقرر کردوینگے تو اوسکو وہ
شوق سے یاد کرلے گا۔ **بسم اللہ** خوانی کے لئے ٹہیک عمر مقرر کرنا دشوار
ہے کیونکہ یہہ بات بچہ کی طاقت پر موقوف ہے لیکن چہہ برس کے ادہر
مکتب کرانا نہ چاہئے کتنے وقت تک بچہ کو ہرروز پڑہنا چاہئے یہہ بہی
بات ایک اہم ہے چنانچہ بچہ کو اسقدر نہ پڑہنا چاہئے جس مین وہ تہک
جاوے اور بچہ ہن یعنی آٹہہ برس کی عمر تک ہرروز دو گہنٹہ سے زیادہ
نہ پڑہنا چاہئے اور ابتدا مین ایسی باتونکو نہ سکہلانا چاہئے کہ جو بچہ کی
سمجہہ مین نہ آوین مثلاً یہہ طریقہ تعلیم کا نہایت برا ہے کہ بچہ کو کریما
حفظ کرانا یا اور کوئی کتاب شعر اشعار کی کیسلئے کہ اس سے اُنکی حافظہ
کو تکلیف ہوتی ہے بلکہ اوسکو اشیاء مختلف کی خاصیتین سکہلانی چاہئین
اور انمین آپس کے اندر کیا منشابہت ہے اسکو بتلانا چاہئے اس ترکیب سے
اوسکے ذہن مین مطالب مفیدہ جمع ہونگے جو آئندہ اوسکے کام مین
آئینگے ۔ اس بات کو یاد رکہنا چاہئے کہ آٹہہ برس کی عمر تک بچہ کی
نوشت وخواند مین ہرگز وزیادہ روز نہ لگانا چاہئے بلکہ رفتہ رفتہ بطور
کہیل کے ان باتون کی بنیاد اوسکے دل مین جمانی چاہئے ۔ اب ہم خاص
تہذیب اخلاق کے باب مین لکہتے ہین ۔ درحقیقت تہذیب اخلاق بچہ
مین نہایت ننہے پن سے شروع ہوتا ہے اور در اصل اخلاق بد یا
نیک کی بنیاد عہد طفولیت یعنی آٹہہ برس سے بیشتر ہی بچہ کے دل مین
مستحکم ہوجاتی ہے پس تربیت اخلاق کے بچہ کو عین ابتدا سے دینی

بردیکهتا ہے غرض یہہ علم اوسکو دو حواس کے مقابلہ سے آتا ہے ایک تو بینائی
اور دوسرا لمس اور یہہ بات بہی اوسکو بہی حاصل ہوتی ہے کہ جب سے وہ
اپنی منہہ اور ہاتہہ کو والدہ کی پستانونکے پاس فورا لے جا سکتا ہے بعد
تہوڑی عرصہ کے باہر کی چیز و انکا ادراک اوسکو اسقدر حاصل ہوجاتا ہے
اور حافظہ اوس کا مطالب سے اسقدر ربط ہوجاتا ہے کہ اوسکو مختلف آدمیونکی
پہچان آجاتی ہے اور اپنی والدہ اور دائی مین فرق کر سکتا ہے اب یہہ
ایک بڑا بہاری سوال درپیش ہے جسکا حل کرنا ایک امر نہایت نازک ہے
وہ یہہ ہے کہ کس عمر مین بچہ کو تعلیم اخلاق مین بہلانا چاہیے کیونکہ اسبات
کو ہم بہت جلد شروع کردین تو اوسکی صحت مین خلل ہوتا ہے اور جو
دیر کردین تو اوسکی عادات جسمی کو جو ہمیشہ طرف کہیل کود کی مائل رہتی
مین روکنا ہمکو نہایت مشکل ہوجاتا ہے. بچونکے سامنے کتابین اور تصاویر
جب ہوتی ہین تو اونکو وسے نہایت خواہش سے دیکہنے لگتی ہین غرض
اونکا خیال انمین لگا دینا اور خاصکر تصویرون کی طرف رجوع کرنا دماغ
کو واسطے ایسا کرنا ہے جیسا جسم کے واسطے بچہ کو کسی باغ یا میدان مین
واسطے کہیل کود کے چہوڑ دینا ہے کہ جب وہ کتابون اور تصویرون کے
دیکہنے سے تہک جاوے گا. تب خود بخود چہوڑ دے گا اصل امر مین تو یہہ بات
ہوتی ہے کہ بچہ از خود پہرنے اور دوڑنے سیکہ جاتا ہے اور جو لڑکون اوسکے
ہاتہہ اور پاؤن مین طاقت ہوتی جاتی ہے تو دن دن زیادہ تر ریاضت
مین مشغول ہونا چاہتا ہے مثلاً جہولنا گہوڑے پر چڑہنا تیرنا وغیرہ اور
اوس امر کا یہہ فایدہ ہے کہ بچہ کو خود بخود حروف شناسی اور چیزون
اور دیگر اشیا کی شکل کی پہچان آجاتی ہے. پس جب اسکو حروف کی

بچہ مین ریاضت بدنی کی عادت نہین ڈالی جاتے ہین تبتک اوسکی تہذیب بہی
نہین ہو سکتی چنانچہ اسیواسطے ریاضت بدنی کا ذکر پہلے کیا گیا ہے۔ پس والدین
کو اسبات سے مطلع ہونا چاہیئے کہ بدن کی ریاضت اور اخلاق کی تہذیب
اپنے بچونکو عین ابتداء عمر ہی سے سکہلانا چاہیئے۔ واضح ہو کہ بچہ کو پیدائش
کے بعد نہائت کم ادراک ہوتا ہے اور بعض حواس اوسکے اوس وقت غیر مکمل
ہوتی ہین اور سارے حواس کا یہہ حال ہوتا ہے کہ بسبب بانی تربیت کے انکا
اثر بچہ کے دلپر درست نہین ہوتا اور اوسکا حافظہ خالی از مطلب ہوتا ہی اور
حقیقت مین سارے اعضا اوسکے مانند پرزہ ہاے کل کے کام پر مستعد ہوتے
ہین پر اوس کل کے حرکت دینے کے لئے بچہ مین ہنوز طاقت نہین ہے مگر رفتہ رفتہ
ادراک شروع ہونے لگتا ہی چنانچہ حواس خمسہ پر چیزون کا اثر پیدا ہونے
لگتا ہی مثلاً آنکہونکو روشنی کی پہچان آجاتی ہے بعد ازان جو چیز آنکہونکے
سامنے پڑتی ہے بچہ اوسکو دیکہنے لگتا ہے علی ہذا القیاس کانونکو آوازکی پہچان
اور جسم کو چیزون کا حس ہونے لگتا ہے بعد ازان بچہ کو یہہ بات حاصل
ہوتی ہے کہ جن چیزون کا اثر اوسکے حواس خمسہ پر ہوتا ہے انکی مختلف
اثرون کو ایک دوسرے سے مقابلہ کرکے اوس کا نتیجہ حاصل کر لیتا ہی
مثلاً بچہ پہلے ہی اپنی والدہ کی چہاتیونکو پہچان لیتا ہے اور حقیقت مین سب
سے پہلا علم اوسکو یہی ہوتا ہے کہ انہین چہاتیون مین میری غذا موجود
ہے۔ اور اگر عین ابتدا مین ہم بچہ کی حرکتون کو ملاحظہ کرین تو ہمکو یہہ بات
[illegible] ہوگی۔ کہ اگرچہ چہاتیون کو وہ پہلے ہی دیکہہ لیتا ہے اور اونکی فایدہ
[illegible] وہ ماہر ہوجاتا ہے تاہم اوسکو اسبات کا علم نہین ہے کہ جسم
کے کونسی حصہ مین چہاتیان ہوتی ہین یعنے جب اونکو وہ اپنے جسم کی مقابلہ

لہذا یہہ ضرور ہوا کہ بکے دانت تعداد مین زیادہ اور دودہ کے دانت سے بڑے پیدا ہون علاوہ برین جب ہم بچہ اور جوان کی غذا کا خیال کرنے مین تبہی ہمکو ان بکے دانتون کی ضرورت معلوم ہوتی ہے +

واضح ہو کہ بکے دانت اکثر ساتوین برس مین ظاہر ہونے لگتے ہین اور اوسوقت دودہ کے دانت گرنے لگتے ہین اور اکیس برس کی عمر تک پورے بتیس دانت نکل آتے ہین - عوام الناس اسبات کو نہین جانتے کہ ان دانتون کے ٹہری بینکے نکلنے سے چہرہ کس قدر بدصورت ہو جاتا ہے اور تکلم اور تلفظ مین کتنا فرق پڑجاتا ہے اور یہہ کہ اوس صورت مین غذا بہی اچہے طور پر چبائی نہین جاتی ہے کہ جس باعث بدہضمی اور درد قولنج وغیرہ امراض شکم مین بچہ مبتلا ہو جاتا ہے پس جب دیکہین کہ ان بکے دانتون مین سے کوئی بہی ٹہرا نکلنے والا ہے تب اوسکے درست کرنیکے لئے حکیم کی صلاح فوراً لین اور جب یہہ دانت نکلنے لگین تب بچہ کے منہہ کو ہر روز اچہے طور پر ملاحظہ کرین اور تاکہ وے مضبوط رہین اوسکے منہہ کو ہر روز کسی اچہے منجن سے صاف کرایا کرین اور ہر غذا کے بعد منہہ کو اچہے طور پر دہلایا کرین +

مقالہ ششم

تعلیم و تہذیب صبیان

واضح ہو کہ ریاضت بدنی اور تہذیب اخلاق مین اسقدر لگاؤ ہے کہ جب تک

یا بدڈول نکلنے سی بچہ کا چہرہ کیسا بدصورت ہوجاتا ہے اور اوسکے منہہ سے الفاظ پورے نہین ادا ہوتے پس ہم چند نکتے اس امر مین بتلاتے ہین جن سے بچے دانت اچھی طور پر نکلین اور مضبوط رہین - واضح ہو کہ بچّے دانت اکثر ساتوین برس کی عمر مین نکلنے شروع ہوتے ہین لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ پانچوین سال مین نکلنے لگتے ہین اور کبھی اس قدر دیر سے نکلتے ہین کہ بچہ کی عمر ساڑھے آٹھہ برس کی ہوجاتی ہے - پہلے ہم اسبابات کو لکھ چکے ہین کہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اوسکے جبڑدن مین دونون قسم کے دانت کی جڑین موجود ہوتی ہین - ساتوین برس کی عمر تک تو دودہ کے دانت بچہ کے کارآمد بخوبی ہوتے ہین - لیکن بعد اوس مدت کے وے ناکاری ہوجاتی ہین کسلئے کہ اوس عمر کے غذا کے لئے نتو وے تعداد مین مکتفی ہوتے ہین نہ انکی ساخت مضبوط اور دیرپا ہوتی ہے اور نہ خدمت چبانیکی اونسے انجام پاسکتی ہے - اگر سات برس کی بچہ کے منہہ مین دیکھین تو معلوم ہوگا کہ دودہ کے دانت بسبب بڑہنے اور پہیل جانے چہرہ کے بکہر گئے ہین - پس یہہ بات ضرور ہوئی کہ مسوڑہون کے خالی مقام بہر جاوین لیکن والدین ہمسے یہہ سوال کرسکتے ہین کہ جون جون اور مقامات جسم کے بڑہتے جاتے ہین اوس طور پر دانت کیون نہین بڑہتے اور جو نہین بڑہتے تو اسکی وجہ کیا ہے +

جواب - وے اس سبب سے نہین بڑہتے کہ خدا تعالی نے دانتون کو ایسی خدمت سپرد کی ہے کہ جسکے انجام کے لئے یہہ بات ضرور ہے کہ اونکی ساخت خوب ٹھوس اور ایسی ہو کہ جو آئندہ بڑہنے کی قابل نہون چنانچہ اسیواسطے قبل ظاہر ہونے کی پوری مقدار کے دانت مسوڑہون مین موجود ہوتے مین - پس جبکہ یہہ بات ہوئی تو بچہ کے دودہ کے دانت جو اسکے منہہ کے برابر کیونکر ہوسکتے ہین

ظاہر ہے کہ اگر والدہ کا انتظام اچھا ہو تو دانت نکلنے کی تکلیف بالدرفع ہو سکتی
ہے اور بچہ والیونکو ہم اسباب سے آگاہ کر دیتے ہین کہ حتی الوسع اپنی بچہ کو کسی
اور کا دودہ نہ پلاوین اور غذا مصنوعی سے بہی اوسکی پرورش نکرین کیونکہ
جو بچے صرف اپنی ماہی کے دودہ پر پرورش پاتے ہین اونکو دانت باآسانی
نکلتے ہین البتہ دودہ پلانے مین بہتیری تکلیفین ہوا کرتی مین لیکن والدہ کو
اس کا انعام بہی بڑا ملتا ہے کیونکہ اوسکا بچہ ہمیشہ صحیح اور تندرست رہتا ہی
اور دانت نکالنے مین اوسکو تکلیف بہی نہین ہوتی +

اور یہہ کہ جو لڑکا کسیقدر یا بالکل سوا شیر مادر کے کسی اور غذا سے پرورش
پاتا ہے ہمیشہ اوسکو دانت نکلتے وقت تکلیف ہوا کرتی ہے - واضح ہو کہ بعض
اوقات ایسا بہی ہوا کرتا ہے کہ دانت نکلتے وقت کانون سر چہرہ اور دیگر مقامات
جسم پر دانے نکل آتے ہین اگر وے خفیف ہون تو علاج کی کچھہ ضرورت نہین
ورنہ حسب مناسب علاج سے اونکو رفع کرین اور ایسا بہی ہوتا ہے کہ گلے کی
گلٹیان دانت نکلنے کے ایام مین پہول جایا کرتے ہین - اب ہم چند اشارات در باب
پکے دانتون کے بتلاکر اس مقالہ کو ختم کرتے ہین +

فقرہ - ۲ - پکے دانت +

جب دودہ کے دانت گر جاتے ہین تب والدین کو پکے دانتونکا بالکل خیال ہی
نہین ہوتا چاہئے وہ جب طرح پر نکلین اسبات کی اونکو ذرہ بہی پرواہ نہین ہوتی
اور جب دودہ کے دانت گر گئے تب بچہ کے منہہ کے اندر کبہی بہولے سے بہی اونکی
نگاہ نہین پڑتی ہے +

جائے افسوس ہے کہ وہ اس بات کو بالکل نہین سمجھتے کہ ان پکے دانت کو بیقاعدہ

دست شدت سے لگ جاوین تو علاج مناسب سی اوسکو روکین۔ علامتون کے شدت کے وقت بچہ کو باشوا کرا دین جسم کو اوسکے پارچہ گرم سے ملفوف رکہین لیکن سر کو ہمیشہ سرد رکہنا چاہئے +

چہارم بچہ کے سر کا خیال رکہین کیونکہ دانت نکلتے وقت چونکہ خون کا غلبہ سر کیطرف ہو جاتا ہے اسلئے سر بچہ کا ہمیشہ گرم ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ اسی باعث ایام دانت نکلنے مین سارے جسم مین تشنج بہی ہو جاتا ہے پس بچہ کے سر کو صبح اور شام لتّا یا اسفنج آب سرد مین تر کر کے پونچہہ دیا کرین اور اوسکو ہر روز آب سرد یا گرم سے مطابق اوسکی مزاج یا موسم کی غسل دیا کرین اور اس ایام مین سوا باریک ململ کے ٹوپی کے سر پر اور کچہہ نہ دہرین اور بچہ کو ہواخوری کرا دین اور ایسے مکان کے اندر اوسکو رکہین کہ جس مین ہوا کی خوب آمد رفت ہو +

پنجم تشنج اگر بچہ کو تشنج ہو جاوے کہ جو اکثر دانت نکالنے کی تکلیف سی ہو جایا کرتا ہے تو فوراً اوسکو کمر تک آب گرم مین بٹہلا دین اور سرد پانی مین کپڑا تر کر کے سر پر رکہین اور جب وہ گرم پانی مین بیٹہا ہوا ہو اوسوقت اوسکے چہرہ پر سرد پانی کے چہینٹے دیوین اور اوسکے مسوڑون کو بخوبی دیکہین اگر انمین سے کوئی بہی پہولا یا تنا ہوا معلوم ہو تو اوسکو فوراً چیر دین جسکی ترکیب یہہ ہے کہ بچہ کو کہلائی کی گود مین رکہکر اوس کہلائی کو ایک کرسی پر بٹہلا دین اور دوسری پر آپ بٹہین تب بچہ کے سر کو اپنی گہٹنون سے پکڑ کر بائین ہاتہہ کی انگلیون سے اوسکا منہہ چیرین اور دہنے ہاتہہ مین نشتر لیکر مسوڑہ کو چیرین یہہ عمل ایسا آسان ہے کہ والدہ خود اسکو کر سکتی ہے اور اوسکے فایدہ مند ہونے کے باب مین ہم یہہ کہتی ہین کہ ہمنے بارہا ایسا دیکہا ہی کہ بمجرد چیرنے مسوڑون کے تشنج رفع ہو گیا ہے پس اوپر کے بیان سے صاف

کرنا ہرگز نہ چاہیئے حکیم کو لازم ہے کہ بچہ والی کو اس عمل کے مطلب سے بخوبی
آگاہ کردے تاکہ ایسا نہو کہ شاید وے علامات بہر جلد لوٹ پڑین اور دانت
بہی نہ نکلے تو اوس وقت اس عمل کی ناحق بدنامی ہوگی بچہ کے دانت نکلتے وقت
والدہ کو اپنی طرف سے کیا کیا کرنا چاہیئے جس سے اوسکے دانت نکلنے کی تکلیف
کم یا بالکل رفع ہو جاوے اب ہم اون باتونکا بیان کرتے ہین سچنانچہ
اول اوسکو بچہ کے دہن کا خیال رکہنا چاہیئے یعنی گاہے گاہی بچہ کی منہہ کو
اچہی طور پر دیکہہ لیا کرے کہ وہ کس حالت پر ہے اور اگر کوئی مسوڑا بہولا ہوا
نظر آوی تو فوراً اوسکا علاج کرادے اور علامتون کے پیدا ہونیکا انتظار
نکرے پر اسبات کی پہچان کے لئی کہ جب مسوڑا بہولتا ہے تو اوسوقت کیا
کیا باتین پائی جاتی ہین اونہی واقفیت پیدا کرنی چاہئی کہ جو کچہہ مشکل امر نہین
ہے کیونکہ جب مسوڑے بچہ کی بہولتے ہین تو اوس وقت منہہ سے رال
زیادہ بہتی ہے اور منہہ گرم ہو جاتا ہے علاوہ ازین بچہ کے دانت نکالنی
کی عمر کا اور اسبات کا بہی خیال رکہنا چاہئی کہ اگرچند دانت نکلے ہین تو
اور بہی نکلنے والے ہین +
دوم دانت نکلتے وقت بچہ کی غذا + جس بچہ کو دانت نکلتے وقت تکلیف
ہو اوسکی غذا کم کردینی چاہیئے مثلاً اوس وقت اگر بچہ سواء دودہ کے
اور بہی کچہہ کہاتا ہو تو اوسکو نہ کہلاوین اور اگر وہ صرف کہانا ہی کہاتا ہو
اور ماکا دودہ نہ پیتا ہو تو دودہ مین پانی ملا کر پلاوین سواء اوسکے کچہہ ندین +
سیوم بچہ کا شکم - اسبات کا خیال اچہی طور پر رکہین کہ بچہ کو ہرگز
قبض نہونے پاوے اور جب کبہی قبض ہو بہی جاوے تو کسی ہلکی مسہل سے
اوسکو رفع کرین اگر تہوڑا اسہال جاری رہے تو اوسکو نہ روکین لیکن جب

اور منہہ سے کثرت سے رال بہتی ہے شدت سے بخار اور تشنگی ہوتی ہے بچہ کبہی
تو بے چین اور چڑچڑا ہوجاتا ہے اور بعض دفعہ کئی نیند ٹوٹ ٹوٹ جاتی
ہے اور وہ بار بار چونک پڑتا ہے پس خاص علامات تکلیف سے دانت
نکلنے کی یہ ہین پر کبہی تو شدت انکی اتنے بہی کم اور کبہی زیادہ ہوتی ہے
علاج اسکا یہی ہے کہ مسوڑہ ونکو لمبے طور پر چیر دین کیونکہ یہ علامتین
بسبب زیادہ تن جانے مسوڑہ ونکے پیدا ہوتے ہین تو اونکو چیر دینے سے
جب وہ تناو رفع ہوجاتا ہے تب درد بہی دفع ہوجاتا ہے۔ بعض والدین
کو مسوڑہ ونکے چیر دلانے مین انکار ہوتا ہے کیونکہ وے یہہ سمجہتے ہین کہ ایسکے
کرنے مین بچہ کو بہت درد ہوتا ہے اور یہہ کہ اگر دانت بہت نزدیک نہو تو
مسوڑونکے چیرنے سے وہ زیادہ تر تکلیف سے نکلتا ہے پہلی بات کا تو جواب
یہہ ہے کہ مسوڑہ ونکو نشتر سے اسقدر جلد چیرتے ہین کہ اسمین درد ہونا ممکن
نہین کیونکہ اگر اِس عمل سے بچہ کو درد معلوم ہوتا ہے تو بجرد چیرنے
مسوڑونکے اکثر وہ کیون ہنس پڑتا ہے حالانکہ قبل اسکے وہ درد سے
چلاتا ہے ہو اور دوسرے عذر کا جواب یہہ ہے کہ جب کسی مقام کا زخم
خشک ہوتا ہے اور وہان نیا چمڑا بطور داغ کے پیدا ہوتا ہے تو وہ بہ نسبت
اصلی چمڑے کے بہت باریک ہوتا ہے پس مسوڑون کے زخم کا بہی یہے
قاعدہ ہے پہر اونکو چیرنے سے دانت کو نکلنے مین کیونکر زیادہ تکلیف ہوسکتے
ہے اور ثبوت اسبات کا کہ یہہ عمل بہت فایدہ مند اور بے خطر ہے روزمرہ
ہمارے تجربہ مین پایا جاتا ہے کہ جب ہم مسوڑے چیرتے ہین تو اِس سے
سوا فائدہ کے کسی طرحکا بہی نقصان نہین ہوتا اور بعض دفعہ تو مسوڑہ ونپر
صرف بچہنا لگانا ہی کافی ہوتا ہے پس والدہ کو اِس عمل مین عذر اور اندیشہ

سی اصلاح شکم کرین اور اِس ایام مین اگر کسی قدر اسہال بہی جاری رہے تو بہتر ہے آب سرد مین کپڑا یا اسفنج بہنگو کر بدن کو ہر روز پونچہہ دیا کرین اور بارچہ پشمینہ سی اوسکے ساری جسم کو آہستہ آہستہ گرڑ دیا کرین دودہ بار بار مگر تہوڑے تہوڑی عرصہ تک پلا دین کہ جس سے تشنگی رفع ہو مسوڑے تر اور ملایم رہین اور اونکے درد کو افاقہ اور معدہ بہی پُر نہونے پاوے +

والدہ کو بہی اِس ایام مین اپنی صحت اور غذا کی احتیاط رکہنی چاہئی چنانچہ کوئی شے گرم کا استعمال نکرے دانت نکلتے وقت چونکہ مسوڑونکو دبانے سی درد کو افاقہ ہوتا ہے اسلئے بچہ کو چوسنے کے لئی ہاتہی دانت یا مونگے یا ملٹہی کی لکڑی کی چُسنے دیدین یا اپنی انگلیون سے اوسکے مسوڑون کو آہستہ آہستہ سہلا دین +

دوم - انتظام اون بچون کا جنکے دانت تکلیف سے نکلتے ہون +

پوشیدہ نرہے کہ جو بچے یا تو کسی قدر یا بالکل غذا مصنوعی ہی سے پرورش پاتے ہین یا وی جو ضعیف الجسم یا اپنے والدین سے کسی مرض کا ورثہ حاصل کرتے ہین مثلاً آتشک یا سل وغیرہ اونکو دانت نکلتے وقت اکثر تکلیف ہوا کرتی ہے - اِس صورت مین جو علامات پیدا ہوتی ہین وی بہ نسبت حالت اول کے زیادہ شدید ہوتی ہین - والدہ کو اِن سے بہی واقفیت پیدا کرنی ضرور ہی تاکہ علاج شروع ہی مین وہ انکو بہجا نکر حکیم کی صلاح لیوئے وی علامات یے ہین کہ مسوڑے پہولکر سرخ اور گرم ہو جاتے ہین اور شدت سی درد کرنے لگتے ہین اور اونکو ذرہ بہی ہاتہ لگنے کی برداشت نہین ہوتی اور بسبب اسکے کہ سر کی طرف خون زیادہ رجوع ہوتا ہے رخسارے پہولکر سرخ اور گرم ہو جاتے ہین آنکہین سرخ اور اونسے آشوب جاری رہتا ہے

جوڑی نکلا کرتے ہین اور بہ نسبت اوپر کے نیچے کے جبڑے کے دانت بیشتر نکلتے ہین
پہلا دودہ کا دانت اکثر چھٹی یا ساتوین مہینے مین نکلا کرتا ہے اور سب کے اخیر
کا بیسوین سے بتیسوین مہینہ کے عرصہ مین نکلتا ہے بس دودہ کے دانت ڈیڑہ
برس سے دو برس کی عمر تک نکلتے رہتے ہین اور چونکہ دانت جب پہلے نکلنے لگتے
ہین تو بچونکو اکثر تکلیف ہوا کرتی ہے اسلئے بچہ والی کو اسبات کا جاننا کہ وہ
تکلیف کیونکر کم یا بالکل رفع ہو سکتی ہے بہ ضرور ہے پہلے ہم اون بچونکا انتظام
بتلائین گے جنکے دانت بلا تکلیف نکلتے ہین اور بعد ازان اونکا جنکو دانت
نکلتے وقت تکلیف ہوا کرتی ہے چنانچہ

اوّل انتظام اون بچونکا جنکے دانت بلا تکلیف نکلتے ہین +

واضح ہو کہ جو بچہ تندرست ہوتا ہے اور صرف اپنی ماہی کے دودہ پر پلتا ہے
اوسکے دانت آسانی سے نکلتے ہین اور اوسکا انتظام بہی سیدہا اور آسان
ہے - اس صورت مین تہوک زیادہ پیدا ہوتا ہے مسوڑے بہولکر گرم
ہوجاتے ہین اور بعض اوقات رخسارے بہی سرخ ہوجاتے ہین بچہ اپنے
انگلیان یا کسی اور چیز کو جو اوسکے ہاتہہ لگے بار بار منہہ مین ڈالتا ہے
تشنگی زیادہ ہوتی ہے دودہ بار بار پیتا ہے لیکن مسوڑون کے درد کے
سبب تہوڑے ہی دیر کے بعد چھوڑ چھوڑ دیتا ہے بچہ بیقرار اور مزاج اوسکا
بگڑا رہتا ہے دفعتاً چیخ پڑتا اور خواب مین گاہے گاہے چونک پڑتا ہے
طبیعت اوسکی قے کی طرف مائل رہتی ہے اور بعض دفعہ اوسکو دست بہی
لگ جاتے ہین - اِن علامتونسے بہت سی علامت اکثر کئی ہفتے بیشتر نکلنے دانت کی
شروع ہوجایا کرتے ہین - علاج ایسے بچہ کا اسقدر آسان ہے کہ حکیم ضرورت
بہی نہین پڑتی چنانچہ بچہ کو کہلی ہوا مین ہوا خوری کرادین روغن بنفشہ اخیر

اجازت دین کیونکہ جسقدر وہ عادی اسبا تکا ہو جائیگا اوسیقدر اوسکو مختلف آب و ہوا کی برداشت ہو جاوے گی - ریاضت کے باب مین بچون کو اونکی طبیعت پر چھوڑ دینا چاہئے کیونکہ وہ اسی قسم کے ریاضت پسند کرتے ہین جس مین اونکو طاقت ہوتی ہے اور اونکا نشو و نما ہوتا ہے +
بچہ اگر اسقدر کمزور ہو کہ بہ بیادہ چلنے پھرنے یا ریاضت کرنے مین اوسکو تکلیف ہوتی ہو تو اوسکے لئے گھوڑے کی سواری بہتر ہے اس سے بچہ کی طبیعت بھی خوش ہوتی ہے اور جسم کے ہر عضلے کو اس قدر ریاضت ہوتی ہے کہ جسمین وہ تھک بھی نہین جاتا - تیرنا جھولنا اور کشتی بھی عمدہ ریاضت ہے بشرطیکہ ساتھہ احتیاط کے کی جاوین +

مقالہ پنجم

انتظام بچون کا دانت نکلتے وقت

فقرہ - ۱ - دودہ کے دانت +

اگرچہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تب اوسکے منہہ مین کوئی بھی نشان دانت کے نہین ہوتے یعنے وہ بالکل پوپلا ہوتا ہے تاہم جبڑون کے اندر دو قسم کے دانت کی جڑین ہوا کرتی ہین یعنے ایک تو دودہ کے دانت جو پہلے نکلتے ہین اور دوسرے وہ جو بعد گر جانے دندان شیر کے نمایان ہوتی ہین پہلے یعنی دودہ کے دانت تعداد مین ۲۰ ہوا کرتے ہین اور وے اکثر

کرا اوسکو ساعد پر چیت لٹا کر اسی ہاتھہ سے اوسکے چوتڑ اور ران اونکو پکڑ لین
اور اُسکے سر اور جسم کو اپنی چھاتی اور بازو کے سہارے پر رکھین بچہ کو اسی طور
کے ریاضت تین مہینے تک کرنی چاہئی کہ جبتک وہ خود بیٹھنے کے قابل ہو جاوے
اور جب دو یا تین مہینے کا ہو جاوے اور دنکو کم سونے لگے تب اوسکو نرم
فرش پر چھوڑ دین تاکہ اپنی مرضی سے ہاتھہ پاؤن مارا کرے اس ریاضت
سے بچہ کی عضوؤن مین طاقت ہوتی ہے اور وہ جلد چلنے پھرنے سیکھ جاتا ہی۔ بچہ
کو چلنا پھرنا سکھانے کی ضرورت نہین پڑتی ہے کیونکہ وہ خود آپ ہی سیکھہ
لیتا ہی چنانچہ پہلے تو وہ رینگنے لگتا ہے کہ جس ریاضت سی ہر عضلہ جسم کو طاقت
ہوتی جاتی ہے اور بچہ اس سے تھکتا ہی نہین۔ بعد چند روز کے کرسی یا کوئی
اور شئے کو پکڑ کر کھڑے ہونیکی کوشش کرتا ہی اور باوجودیکہ وہ گر گر بھی پڑتا
تاہم اپنی ہمت نہین ہارتا۔ اور بار بار کھڑا ہونے چاہتا ہے اس ترکیب بھی
پہلے تو وہ اپنے تئین زمین سے اٹھاتا ہے اور بعد ازان کسی چیز کو پکڑ کر
کھڑا ہو جاتا ہے اور جب اسکی کثرت وہ خوب طرح کر لیتا ہے تب بدون
سہارے کے لڑکھڑاتا ہوا کھڑا ہو کر بشیحت کی ساتھہ اور ہنس ہنسکر لوگونکو
یہہ دیکھلاتا ہے کہ اب مین بھی خود بخود کھڑا ہو سکتا ہون لیکن قدم
بڑہانے مین چونکہ خوف کرتا ہے اسلئے کسی چیز کو پکڑ کر سنبھل سنبھل کر
دو چار قدم بڑہاتا ہے اور جب روز بروز اسبات کی کثرت کرتا ہے اور
اپنے تئین اسمین کامل پاتا ہے تب تنہا دوڑنے لگتا ہی بس دیکھا چاہئے
کہ یہ ساری باتین بتدریج ہی ہوا کرتی ہین نکہ جبرًا اور خلاف اوسکی مرضی کے
بچہ کے ہاتھہ پکڑ کر پھرانیسے حاصل ہوتی ہین جب بچہ کو اس سے زیادہ تر
ریاضت کی طاقت ہو جاوے تب اوسکو کھلی ہوا مین ورزش کرنے کی

اور جسم لاغر ہوا کرتا ہے اور برخلاف اسکے گشت کار لوگ جو ہمیشہ تازی ہوا
کہاتے ہین کیسے قوی الجسم اور اونکے چہرہ پر کیسی رونق اور سرخی ہوتی ہے
لہذا چونکہ تازی ہوا کا معنوی اثر بچون پر بہی ایسا ہی ہوا کرتا ہے اسلئے
اونکو ہمیشہ صبح اور شام تازی ہوا مین ہوا خوری کرادین پر اسمین بچہ کی
طاقت اور موسم کا خیال ضرور رکہین یعنی کمزور بچہ نکو جاڑے کے موسم مین
سردی کے وقت باہر نہ لیجانا چاہئے اور جاہی بچہ کمزور ہو یا نہو بارش کے
دنونمین کہ جب ہوا نہایت مرطوب ہوتی ہے بچہ کو ہرگز باہر نہ نکالنا چاہیے
اسمین کہانسی اور زکام اور سل کی بیماری کا اندیشہ ہے اور کہلائی جسوقت
بچہ کو باہر لیجاوے اوس وقت اوسکو اسبات کی تاکید کردین کہ بچہ کو
لیکر ادہر اودہر بیہودہ گشت نکیا کرے کیونکہ اسمین دو نقصان ہین ایکتو
یہہ کہ شاید اس عورت کا دل کسی سے لگ جاوے اور دوسرا یہہ کہ
اسمین ہوا زدگی کے سبب بچہ کی صحت مین خلل پڑ سکتا ہے +
ریاضت بدنی - مثل ہوا خوری کے ریاضت بدنی ہے بچہ کی قیام
صحت کے لئے بہ ضرور ہے چونکہ نہایت ننہی بچونکی پہلی ریاضت کہلائی کے
ہاتہو نپر ہوا کرتی ہے اسلیے ترکیب بچونکے لینے کی ہمکو بتلانے عین مناسب ہے
یاد رکہنا چاہئے کہ تیسرے مہینے سے بیشتر بچہ کی کمر پشت اور گوشت مین اسقدر طاقت
نہین آتی ہے کہ جسمین وہ بلا ضرر کے سیدہا بیٹہہ سکے پس جبتک اسقدر
طاقت اسمین نہ آوے تبتک بچہ کو بلا سہارے کے ہرگز بیٹہنے ندین - بلکہ یہہ
کام کرین کہ جب وہ کئی دنونکا ہو جاوے تب بستر سے آہستہ اوسکو اٹہا کر دن مین
دو یا تین دفعہ نرم فرش پر چت لٹا دین اور زچہ خانہ کے اندر پہرا دین
اور بعد تیسرے یا چوتہے ہفتہ کر اپنی کلائی پر اس ترکیب سے لیکر پہرا دین

موسم مین بچہ کو طاقت کی موافق اوسکو گرم کپڑا پہناوین چنانچہ جب بچہ طاقت ور ہوتا ہے
تب تو زیادہ کپڑون کی ضرورت نہین ہوتی ہر کمزور اور ضعیف الجسم بچونکو
سر سے پاؤن تک پارچہ گرم مین ملفوف رکھنا چاہئے اس موسم مین پشمینہ
یا اونی کپڑے کا استعمال کرین لیکن نمبہ دار کپڑونکی اجازت ہم اسلئے
نہین دیتے کہ انکے دہونی مین دقت ہوتی ہے ۔ نہایت ننہے بچونکو پشمینہ کا
کن ٹوپ اور کرتہ پہناوین اور نیچے کی دہڑ کو پشمینہ کی چادر یا روئی
کے بالاپوش سے ڈہکا رکہین جب بچہ کی عمر تین یا چار سال کی ہوجاوے
تب اوسکو اپنے دیس کی رسم کی موافق پشمینہ یا اونی کپڑے کی پوشاک
پہناوین بچونکی پوشاک ڈہیلی ڈہالی ہونی چاہئے تاکہ کوئی خاص حصہ جسم
پر اوسکا دباؤ نہ پہنچے کہ جو اوسکی کہیل کود کا مانع ہو اور جس سے خون
رک رک کر چلے اور بچون کو ایسے کپڑے بنواوین جو جلد پہنا سکیں اور
اتار بہی سکین تاکہ پہنانے اور اتارتے وقت اونکو تکلیف نہو +

فقرہ ۔ ۵ ۔ ہواخوری اور ریاضت بدنی +

بچہ کے مکان کے اندر تازی ہوا کی آمد و رفت کا ہونا جیسا کہ ضرور ہے
اسباب کو ہم اسی مقالہ کے ابتدا مین بیان کر چکے ہین اب ہم فایدہ تازی ہوا مین
ہواخوری کرنے کا بیان کرتے ہین ۔ چنانچہ جب ہم کسی بڑی شہر کے لوگونکو
جو بند مکان اور گلیون مین بند رہا کرتے ہین اور اون باشندگان دیہ
کو جو ہمیشہ اور ہر ساعت کہلے میدانون اور باغون مین واسطے کشتکاری
کے پہرا کرتے ہین دیکہتے ہین تب ہمکو اسبات کی تصدیق ہوجاتی ہے کہ
تازی ہوا کسقدر صحت بخش ہے بس اسیواسطے شہر کے لوگونکا رنگ اکثر زرد

نہین ہوتی اسلیے اونکا کہانا پینا عیش وخوشی سب چہوٹ جاتی ہے +

بچون کے پوتڑے - چونکہ بچونکا بول وبراز بار بار نکلتا رہتا ہے تو اونکی پوتڑونکو بہی بار بار بدلنا چاہیے اور کہلائی کو لازم ہے کہ وہ بچہ کو یہہ بات ضرور سکہلاوے کہ جب اسکو پاخانہ یا پیشاب کی حاجت ہو تو اسیوقت وہ اشارہ سے تبلادیا کرے اور اسکی یہی عادت ڈالنی چاہیے کہ اوسکو بول وبراز کی حاجت کسی وقت معمولی پر ہوا کرے - جب ایسی عادت بچہ پن مین پڑ جاتی ہے تو وہ ساری عمر تک رہتی ہے جس سے وہ شخص تندرست رہتا ہے - جون جون بچہ کی عمر دراز ہوتی جاوے صفائی کے باب مین انہین قواعد کے پابند رہنا چاہیے - چنانچہ ہر روز اوسکے بالونمین کنگہی پہیرا کرین اور منہہ ناک کان اور انگہونکو دہلا دیا کرین اس سے بچونکو جلد کی بیماری نہین ہونے پاتی ہے جو کہ اکثر ان بچونکو ہوجایا کرتی ہے جو میلی کچیلی رہتی ہین +

فقرہ - ۴ - پوشاک +

چونکہ ننہی بچونکون کو سردی کی برداشت بہت ہی کم ہوتی ہے تو اونکی جسم کو ہمیشہ کپڑونسے ڈہکا رکہنا بہ ضرور ہے - جسم کی حرارت اصلی کو قایم رکہنے کے لئے کس قدر اور کس قسم کا کپڑا پہنانا چاہیے یہہ بات موسم اور بچہ کی طاقت پر منحصر ہے چنانچہ نہایت ننہے بچونکو گرما کے اندر صرف ململ یا مین سوکہہ کا کرتہ اور سر کے لئے ہلکی ایک ململ کی ٹوپی کافی ہے پر اس پوشاک کو کم سے کم دن مین دو دفعہ ضرور بدلنا چاہیے اور جب بچہ کی عمر چار یا پانچ سال کی ہوجاوے تب اوسکو ململ یا نین سوکہہ کا انگہہ یا کرتا اور لٹہی یا چہینٹ کا پاجامہ اور ہلکی ٹوپی پہناوین اور سردی کے

صفائی کے باب مین جتنا کیجئے وتنا ہی تہوڑا ہے کیونکہ صفائی قیام صحت کے لئے نہائیت ضرور ہے - چند ہفتہ کی عمر تک بچہ کو ہر روز ایک دفعہ آب گرم سے نہلا وین اور جب وہ کئی مہینہ کا ہو جاوے اور موسم بہی گرمی کا ہو تب رفتہ رفتہ اوسکو آب سرد سے نہانیکی عادت ڈالین - ہر غسل کے وقت زیادہ تکلّف نکرین - لیکن بچہ اگر کمزور اور لاغر ہو تو اوسکو آب سرد سے ہرگز غسل نکراوین - بعد غسل کے بچہ کے جسم کو اچہی طور پر پونچہکر خشک کر ڈالین ترکیب جسکی یہہ ہے کہ فلالین کے کپڑے سے بچہ کے جسم کو جلد جلد اور کسیقدر زور زور سے رگڑکر پونچہین اس ترکیب سے جسم مین طاقت آتی ہے اور اس بات کا خیال رکہین کہ بچہ کے بغل چڈے اور جوڑ بخوبی پونچہے جاوین کیونکہ ان مقامونمین پانی کے جمع رہنے سے زخم پڑ جانے کا اندیشہ ہے اور جس وقت بچہ کو غسل دلاوین یا کپڑے پہناوین اوس وقت اوسکے ساتہہ نہائیت محبت سے پیش آوین اور اوسکی طبیعت کو کہیل کود اور تماشہ سے بہلاتے رہین تاکہ غسل کرنا اور کپڑا پہننا اوسکو بار نگذرے کیونکہ بچہ ان باتونکو تکلیف سمجہکر اکثر رونے اور ضد کرنے لگتے ہین - فایدہ اس وقت محبت کے کرنے اور بچہ کی طبیعت کے بہلانے سے یہہ ہے کہ اوسکو تکلیف کی برداشت کرنیکی عادت پڑ جاوے اور یہہ عادت اگر بچپن مین پڑ جاوے گی تو اسکا فایدہ جوانی مین یہہ نظر آویگا کہ جب اوس شخص پر کسیطرح کی آفت پڑیگی یا کسی بات سے تکلیف یا رنج ہوگا اوس وقت ان باتونکا اثر اسپر چندان نہین ہونے پاویگا اور سبکو وہ جہیل لیگا آدمی مین اس صفت کا ہونا غنیمت شمار کرنا چاہیئے کسلئے کہ اکثر لوگون کا یہی قاعدہ ہے کہ جب انپر کسی طرح کی آفت آتی ہے تب چونکہ اونکو ان باتونکی برداشت کی طاقت

نیند نہ پڑے اور وہ بےچین ہو تو فوراً اوسکو کسی دوسرے بستر پر کسی اور عورت کی
ساتہہ سلادین اور پہر خوب صبح کے وقت اوسکی والدہ کے پاس دودہ پلانیکے
لئے لادین کیونکہ والدہ کی نیند مین اگر خلل پڑے گا تو دودہ اوسکا بگڑ جاے گا
جس سے بچہ کا نقصان متصور ہے - جب بچہ کی عمر ایک مہینہ یا چہہ ہفتہ کی ہوجاوے
تو اوسکو الگ بستر پر سلا سکتے ہین لیکن اسباب کی احتیاط رکہین کہ اوسکے
پاس کپڑے کافی ہون اور جس مکان مین وہ ہو وہ مکان بہی گرم ہو نہین تو
سردی لگ کر بچہ بیمار پڑ جاے گا - دو برس کی عمر تک بچہ کو پرون یا روئی کے بستر
پر سلادین لیکن بعد چہہ مہینے کی عمر کے تکیہ اوسکا کہوڑے یا بہیڑی کے بالونکا
ہونا چاہئے کیونکہ وہ عمر دانت آنیکی ہے جسمین بچہ کے سر کو سرد رکہنا چاہئے
بچہ کے کپڑے اور بستر کو صاف ستہرا رکہین اور بار بار اوسکو دہوپ اور ہوا دکہلاوین
سونا دو برس سے آٹہہ برس کی عمر تک + جب بچہ اس عمر کو پہنچے تو دن کی وقت
اوسکو دو یا تین گہنٹہ سلا رکہین اور شام کے وقت پہر سات آٹہہ بجے سلادین
تاکہ رات بہر وہ سوتا رہے اور پہر علی الصباح اٹہہ بیٹہے اور جب صبح کے وقت
وہ اوٹہے تو پہر سونے ندین اس ترکیب سے سویرے اٹہنے کی اوسکو عادت
پڑ جاویگی - بچہ کو نیند آجانے تک نہ اٹہانا چاہئے کیونکہ اس سے دماغ کو صدمہ
پہنچتا ہے اور قلب زیادہ دہڑکنے لگتا ہے اور اگر یہہ بات بار بار کیجاویگی
تو انہیمین دماغ کی بیماری کا خطرہ ہے بچہ کو کبہی زیادہ بڈہون یا بیمار آدمیونکے
ساتہہ نہ سونے دین - بلکہ اگر ممکن ہو تو اوسکو علیحدہ سلاوین اور اگر توفیق
ہو تو کئی بچہ نکو ایکہی کمرے کے اندر نہ سلاوین +

فقرہ - ۳ - غسل اور صفائی +

بچہ کی صحت اور تندرستی مین بڑا خلل پڑجاتا ہے۔ بچونکا بدن کپڑا اور بستر ہ
چونکہ ہمیشہ صاف ستھرا ہونا چاہئے تو اسباب کو یقین جانین کہ جب تک کہلائی
کی مزاج مین صفائی نہوگی تبتک یہ باتین اُسّے ہرگز نہین ہونے کی +
کہلائی کا صرف صبح کے وقت اُٹھکر مُنہہ ہاتھہ دھونا کافی نہ سمجہین بلکہ ہر روز
یا ہر دوسری روز اوسکو غسل کرادین اور اوسکو علی الصباح اُٹھنا چاہئے تاکہ بچونکے
اُٹھنے سے پیشتر ہی مکانکو صاف ستھرا اور ہوادار کر دیوے لیکن تاکہ کہلائی اِس قاعدہ
کے پابند رہے اوسکو سویرے سونیکی اجازت دینی چاہئے اور یہہ بات کہلائی
کے ذہن نشین کردین کہ جب بچہ کی طبیعت کسی طرح بگڑ جاوے یا اوسکو چوٹ
لگ جاوے تو والدین کو اسکی اطلاع فوراً دیوے کیونکہ اس ہمانداری سے
صدہا بچونکی جان بچ جاتی ہے +

فقرہ - ۲ - سونا پیدائش سے ۲ برس کی عمر تک +

بعد پیدائیش کے تین یا چار ہفتہ تک بچہ شب و روز سوتا رہتا ہے صرف اُسی
وقت اُٹھتا ہے کہ جب اوسکو بھوک لگتی ہے اور بعد اوس عمر کے سونا اسکا
کم ہونے لگتا ہے - پہلے چند ہفتہ تک تو بچہ کی نیند کو خراب نکرنا چاہیے - مگر
بعد اوس ایام کے اوسکے سونیکے وقتونکا کچھہ انتظام کرنا چاہئے نہین تو دنکو
زیادہ سوکر رات کے وقت لوگونکو ستائیگا - غذا کے بعد ہی فوراً اوسکو
نہ سلادین کیونکہ ہاضمہ کے وقت نیند اوسکے خراب ہوجاوے گی - اور جس مکان مین
بچہ سووے اوسکو اندھیرا اور شور و غل سے محفوظ رکھنا چاہئے اور جبتک والدہ
زچہ خانہ مین ہو یعنی ایک مہینہ تک بچہ کو تبتک اپنے ساتھہ سلانا چاہئے کسلئے کہ اُس
عمر کے بچونمین حرارت غریزی کم پیدا ہوتی ہے اگر ایسا ہو کہ کسی رات اوسکو

اونکی تعلیم و تربیت مین کسیقدر دخل ہوا اور ایسا ہرگز نہ سمجہین کہ کہلائی کو
بچونکی بہلائی یا برائی کا اختیار صرف عہد طفولیت ہی تک ہی نہین بلکہ
اوس عورت کو اوس بچہ کی ساری عمر کی بہلائی یا برائی کا اختیار ہے
کیونکہ جیسی عادت وہ بچہ پن مین ڈالی گی ویسی ہی عادت اوس بچہ کی جوانمین
بہی رہیگی پس جس عورت کو اتنا بڑا اختیار ہے کہ اگر وہ چاہی تو بچہ کو سارے
عمر خوشی یا رنج مین رکہہ سکے اوسکے نوکر رکہنے سی پیشتر والدین کو کسقدر اندیشہ
اور احتیاط چاہیے - اب ہم اس عورت کی بہی مختصر تعریف کرتے ہین جنا نچہ
کہلائی کو خوش مزاج ہونا چاہیے اسکا اثر بچہ کی صحت اور عادت پر بڑا ہوتا ہی
کسلئے کہ کیا ہی ننہا بچہ ہو جب وہ اپنے نوکر دنکا چہرہ دیکہتا ہے تب
اوسکو اونکی دلونکا حال فوراً معلوم ہو جاتا ہے - اگر کہلائی چست و چالاک
خوش و خورم اور خوش مزاج ہو اور محبت سے پیش آوے اور بچہ کی
اشارات کی باتون کو جلد سمجہہ لے تو ایسی عورت اوس بچہ کو بہی خوش
مزاج بنا سکتی ہے لیکن باوجود ہونے خوش مزاج کے اگر وہ بودے اور
بیوقوف ہو تو ہرگز بچونکی قابل نہین ہو سکتی ہے اور اگر وہ بی پرواہ غافل
اور غصہ ور ہو تو اس سے صرف بچہ کا مزاج ہی نہین بگڑتا بلکہ اوسکی صحت مین
بہی خلل واقع ہوتا ہے اگر ممکن ہو تو بچہ ایسی عورت کے سپرد نکرین جسمین کوئی
بیماری نقص تولیدی ہو مثلاً اندہے لولے لنگڑے اور خاصکر بدصورت
یا اگر وہ ترش رو بہی ہو یا اوسکے زبان مین لکنت ہو نہین بلکہ آواز بہی
اوسکی اگر کڑی اور سخت ہو یا اگر اوسکے میلے رہنی کی عادت ہو تو بہی وسکو
بچہ کا ذمہ نہ دینا چاہیے +

کہلائی کی مزاج مین صفائی کا ہونا بہ ضرور ہے کیونکہ اسباب کی ہونیسے

اور دروازہ ہونے چاہئین اور صبح اور شام جب بچے باہر نکلین تب اوس مکان کے
ساری دروازونکو کہول دین تاکہ متعفن ہوا اس سے نکل جاوے اور تازی
ہوا کا اوسکے اندر گذر ہو جاوے ÷ اوس مکان کے اندر نہ تو کہانا پکانا چاہئیے
اور نہ میلے بوتڑے وغیرہ دہونے چاہئین بچون کے رہنے کا مکان غیر نشین ہونا چاہئی
جسکے دیکہنے سے طبیعت بچہ کی جو ہمیشہ خوش و خرم اور چست و چالاک ہوا کرتی ہے
مکدر ہو جاوے پس اسلئے اوس مکان کی دیوارون پر خوبصورت تصویرین
لٹکا رکہین جنکے دیکہنے سے بچہ کی طبیعت خوش ہو جاوے اور اوس مکان کے
صحن پر اگر توفیق ہو تو قالین کا ملائم فرش کر دین تاکہ بچہ اگر گر بہی پڑے
تو اوسکو ضرب نہ پہنچے اور اوسکے اندر کوئی فالتو اسباب رکہکر جگہہ نہ روکین
کیونکہ بچون کی کہیل کود کے لئے جگہہ فراخ چاہئی اور جو چیز بچون کی چہونیکے
قابل نہو اوسکو اوس مکان کے اندر نہ رکہین ÷ چہوٹے بچونکو رنگدار کہلونی
ہرگز ندین کیونکہ خاصکر جب دانت آتے ہین تو وے اونکو چوستے ہین جسکی
رنگ اون کہلونون کا بچہ کہا جاتا ہے - اسمین یہہ نقصان ہے کہ رنگ کے
اندر سفیدہ جو ایک سیسہ کا مرکب ہی ہوا کرتا ہی غرض جب یہہ چیز معدہ مین داخل
ہوتی ہے تو قولنج کا درد پیدا ہوتا ہے ÷

بچہ کی کہلائی - والدہ کو اسبات سے آگاہ کرنا بہ ضرور ہی کہ اگرچہ بچہ کی تعلیم
و تربیت و تہذیب اخلاق کی مالک وہی ہے تاہم کہلائی کا بہی ان باتونمین
بڑا ذمہ ہوتا ہے کیونکہ والدہ ہمیشہ اور ہر ساعت اپنی بچونکے پاس نہین رہ
سکتی لیکن کہلائی اونکے ساتہہ ہر ساعت ہوا کرتی ہے چنانچہ شب و روز
بچے اسکے پاس رہتے ہین اور وہ اونکا کہانا پینا پہننا کہیلنا کودنا سونا اور
مکان وغیرہ سبکی نگہبانی کرتی ہے پس یہہ بات ضرور ہوی کہ اوسکو بہی

مقالہ چہارم

عام انتظام بچونکا دوسرے سالکی عمر تک اور دوسرے سے آٹھوین برس کی عمر تک

فقرہ-۱- بچہ کی خدمتگار اور مکان +

چونکہ ایک عرصہ دراز تک بچے کسی خاص مکان مین رہتے ہین اور خاص لوگونکے سپرد کئے جاتے ہین اسلئے اوس مکان کی تعریف اور اون خدمتگارون کی عادات سے والدین کو واقفیت ضرور پیدا کرنی چاہئے +

اول تعریف مکانکی

جس مکان مین بچہ ہو اوسکو فراخ اور ہوادار ہونا چاہئے-عوام الناس اسبات کو نہین جانتے کہ تنگ اور بند مکان مین بود وباش کرنیسے کیا ضرر پیدا ہوسکتا ہے پس واضح ہو کہ اگر مکان بند ہو اور بذریعہ کہڑکی ودروازو انکے اسمین ہوا کی آمد ورفت کا بندوبست نہو تو اسمین یہہ نقصان ہوتا ہے کہ آبرگدے دم کی ہوا جو ہمیشہ میلی اور کثیف ہوتی ہے وہ اوس مکان مین بند رہتی ہے اور دم کشی کی ہوا جسکو ہمیشہ صاف ہونا چاہئے اوسکا گذر اوس مکانکے اندر نہین ہوسکتا پس اسصورت مین بچہ وہی کثیف اور میلی ہوا جو اوسنے دم برآمد گی کے وقت چھوڑی تہی پہر دم کشی کیوقت اندر کہینچ لیتا ہے جس سے خون اوسکا بخوبی صاف نہین ہونے پاتا اور چہرہ اوسکا زرد اور وہ خود لاغر ہوکر بیمار پڑ جاتا ہے-پس بچہ کے مکان مین ہر طرف سے کہڑکیان

بعینہٖ سرپستان کے طرح ہوتی ہے اوس گردن کے درمیان ایک سوراخ ہوتا ہے۔
اور اوسکے اوپر جمڑا یا انڈیا ربر کی ایک ٹہنی لگا دیتے ہین کہ جسکے وسیلہ سی بچہ اپنی
غذا کو چوس لیتا ہی۔ بعد غذا کے اس بوتل کو گرم پانی سی خوب دہو ڈالنا چاہئی
کیونکہ اگر میلی بوتل مین غذا کہلائی جاوی گی تو اوسکے بگڑ جانے کا اندیشہ ہے
اور بگڑی ہی غذا کے کہلانے سی بچہ ضرور بیمار پڑ جاوے گا۔ کس مقدار اور کتنی کتنی عرصہ
بعد غذا مصنوعی بچہ کو کہلانی چاہئے۔ یہہ بات بچہ کی عمر اور اوسکی طاقت ہاضمہ پہ
موقوف ہی مثلاً بعد ولادت کئی ہفتہ تک مقدار غذا کی چہہ چہہ سے آٹہہ تک
ہونی چاہئی اور مابین ہر غذا کے عرصہ بہی دراز نہونا چاہئی بعد ازان جون جون
بچہ کی عمر دراز ہوتی جاوے مقدار غذا کی بہی بڑہانی جاہئے۔ تہوڑی ہی تجربہ سے
بچہ کی والدہ کو یہہ بات حاصل ہوسکتی ہی۔ جب بچہ کی عمر ایک ماہ کی ہو جاوے
تو بعد چار چار گہنٹے کے اوسکو غذا کہلانی چاہئی۔ غذا کے اس ترکیب سی کہلانی کا
فائدہ یہہ ہی کہ بچہ کو اوسکے ہضم کرنے کا وقت بخوبی مل جاتا ہے اور جو اس قاعدہ
کی تقلید نکی جاوے گی تو بچہ کے ہاضمہ مین فرق پڑ جاویگا اور اوسکو بیماری ہو جاوے
اسبا تکو یاد رکہنا چاہئی کہ جو بچے مصنوعی غذا سے پرورش پاتی ہین وہ جب کبھی
بیمار پڑتی ہین تو بی اعتدالی غذا ہی کے باعث بیمار ہوتی ہین۔ غذا کے وقت بچہ
کو کس قاعدہ پر رہنا چاہئے۔ لٹاکر ہرگز بچہ کو غذا نہ کہلانی چاہئی ہمیشہ غذا کے
وقت بچہ کا سر دائی کے ہاتہہ پر اونچا رہنا چاہئے کیونکہ اس ترکیب سی غذا
کے حنجرہ مین جانے کا بالکل اندیشہ نہین رہتا بعد پلانی غذا کے قریب آدہی
گہنٹہ تک بچہ کو لٹا رکہنا چاہئے اوس وقت اسکو پالنے یا گودی مین ہلانے سی
نہ رہ مقصور ہے کیونکہ یہہ بات علم فزیولوجی سے ثابت ہی کہ بعد از غذا آرام
کرنے سی وہ غذا جلد ہضم ہو جاتی ہی +

چاول کا استعمال کرنا چاہئے اور جب انمین سے کسی کا استعمال کیا جاوے تو لازم ہے
کہ اوسمین قدرے دودہ کی ملائی آمیز کردیوے مثلاً اگر ۲ - چہٹانک ساگودانہ
یا ارارروٹ یا چاول ہو تو اسمین بمقدار ۳ ماشہ کے ملائی ملانا چاہئے اور ساتہہ اسکے
قدرے نمک اور شکر ملانا بہی ضرور ہے جو بچے ایسی اغذیہ مصنوعی سے پرورش
پاتے ہین اکثر انکے عضلے ڈہیلے ہو جاتے ہین اسلئے بعد چند مہینہ کے اونکی غذا سے
ملائی کو موقوف کردینا چاہئے اور اوسکے عوض ہمراہ ساگودانہ یا دودہ کے آب یخنی
ملا دینا چاہئے لیکن اس طرح کی اغذیہ تیار کرنے مین کمال احتیاط اور ہوشیاری کا
ہے کیونکہ اسبات کا ہمیشہ لحاظ رکہنا چاہئے کہ قبل از نکلنے دانت کے بچے دودہ کے اور کسی
قسم کی غذا کا دینا کچہہ قاعدہ مقرر نہین ہے بلکہ ایک ستثنا ہے کسواسطے کہ جب
کوئی غذا اے سوا دودہ کے بچونکو قبل از نکلنے دانت کے دی جاتی ہے تو بلا جاری دی
جاتی ہے اور کچہہ اسلئے نہین کہ وہ اغذیہ اوس عمر طفولیت مین دودہ سے زیادہ
مفید ہین - اسبات کو یاد رکہنا چاہئے کہ جب ایسی مصنوعی اغذیہ پلائی جاوین تو قبل از
پلانے کے اونکو بہت باریک صافی سے چہان لینا چاہئے +

ترکیب غذا مصنوعی کہلانیکی - اس غذا کے کہلانیکی دو ترکیب ہین ایک
بذریعہ چمچہ کے دوسرے بوسیلہ سکنگ باٹل یعنی دودہ پلانے کی بوتل سے جو بازارون
مین اکثر بکا کرتی ہین - ترکیب اول سے دودہ نہ پلانا چاہئے کیونکہ بچونکو اوس
ترکیب سے غذا ہضم نہین ہوتی - ترکیب دوم سے غذا کہلانی اسلئے بہتر ہے کہ اس
ترکیب سے بچہ کو چوسنا پڑتا ہے لہذا تہوڑا ہی تہوڑی غذا معدہ مین جاتی ہے
اور یہہ کہ چوسنے سے بچہ کے منہہ مین تہوک پیدا ہوتا ہے اور تہوک کا ساتہہ
غذا کے ملکر معدہ مین جانے سے وہ غذا جلد ہضم ہو جاتی ہے یہہ فایدہ ہے +
واضح ہو کہ سکنگ باٹل ایک قسم کی بلور کی بوتل ہوتی ہے کہ جسکی گردن

جزو کم ہوتا ہے اور بعد گذرنے دس روز کے ہمو زن گائی دودہ اور پانی ملانا چاہیے
اور بعد اوس مدت کے یعنی جب بچہ کی عمر چھہ مہینے کی ہو تب گائی کا دودہ خالص پلانا
چاہئے۔ مخفی نرہے کہ جسطرح کی احتیاط گدہی کے دودہ کی تیار کرنی مین چاہئے ویسی ہے
احتیاط گائی کے دودہ کے تیار کرنے مین بہی درکار ہے۔ بکری یا بہیڑی کا دودہ
اگر پلانا منظور ہو تو عہد طفولیت کے ابتدا مین اوس دودہ مین پانی اور شکر ملانی
چاہئے کیونکہ ان دونون حیوان کے دودہ مین دہنیت اور جبنت زیادہ ہوتی ہے
الغرض بید ایش سے دودہ کے دو یا تین دانت نکلنے تک اگر عورت کا دودہ میسر
نہو تو بچہ کو حیوانات کے دودہ سے پرورش کرنا چاہئے اور قاعدہ دودہ کے پلانیکا
یہی ہے کہ ابتدا مین دودہ کو بہت تپلا پلانا چاہئے بعد ازان جون جون بچہ بڑا ہوتا
جاوے پانی کا جزو دودہ سے کم کرتا جاوے۔ یاد رکہنا چاہئے کہ اگر غذا مصنوعی کی
ضرورت ہو تو ابتدا عمر مین شیر حیوانات کے سوا اور کوئی مصنوعی غذا بہتر نہین ہے
اور یہہ محض غلط فہمی اون عورات کی ہے جو یہہ بات سمجہتی ہین کہ صرف دودہ
مین اسقدر طاقت نہین ہے کہ بچہ پرورش پاسکے اور اس لحاظ سے جو دہ ننہی
بچونکو ساگو دانہ یا اراروٹ یا شوربا پلاتے ہین تو بچہ بیمار پڑجاتا ہے ان غذیہ
سے اوس عمر کے بچونکو بڑی تکلیف ہوتی ہے حتی کہ درد شکم اور اسہال شروع
ہوجاتا ہے اور بدہضمی کا ہونا تو ایک ادنی سی بات ہے کیا معنے کہ بچہ کو وہ
غذا ہرگز ہضم ہی نہین ہوتی اور ہر وقت اور ہر ساعت دوا کی ضرورت
پڑتی ہے لیکن جس ترکیب سے شیر حیوانات کا پلانا اوپر بیان ہوچکا ہے اگر اوس
ترکیب سے ننہی بچونکی پرورش کی جاوے تو بیماری کی کیا معنی بچہ روز بروز
ترو تازہ ہوتا جاوے گا کبہی کبہی ایسا بہی ہوتا ہے کہ کسی قسم کا دودہ بچہ
کو موافق نہین آتا اوس وقت مجبوراً اوپر بتلا جاری اراروٹ اور ساگو دانہ یا

چاہئے چینی کا ملانا اِس دودھ مین کچھ ضرور نہین کیونکہ شکر اسمین کافی ہے جیسا کہ بالا سے
صاف ظاہر ہے بعد دس روز کے دو تہائی گدہی کے دودھ مین صرف ایک تہائی
پانی کا ملانا کافی ہے اور جب بچہ کی عمر دو چار ہفتہ کی ہوجاوے تب گدہی کا دودھ خالص اُسے
پلانا چاہئے مخفی نرہے کہ بچہ کے پینے کا دودھ اسقدر گرم ہونا چاہئے کہ جسقدر ماں کا دودھ
ہوتا ہے یعنی تہرما میٹر کے ۹۷ یا ۹۸ - درجہ تک کی گرمی اوس دودھ مین ہونے
چاہئے اور یہہ اسطور سے ہو سکتا ہے کہ وقت پلانے کے دودھ مین کہولتا ہوا پانی ملا
دیوے اور جب شیر گرم ہو جاوے تب اوس دودھ کو پلا دیوے - جب خالص
دودھ پلانا شروع کرے تب اوس دودھ کو آب گرم پر رکھکر گرم کرلیوے موسم
گرما مین اسبات کا خیال رکھنا چاہئے کہ دودھ بگڑ نجاوے اور بہتر تو یہہ ہے کہ
مجرد دوہنے کے گرم رہتے رہتے وہ دودھ بچہ کو پلا دیا جاوے اور جو دودھ مین پانی ملانا
منظور ہو تو اوسی وقت ملاوے کہ جب بچہ کو پلانا ضرور ہوا اور وہ پانی بہی
اوسیقدر ملانا چاہئے کہ جسقدر بچہ پی سکے اور جو باقی دودھ اور پانی بچے اُسکو
پہینک دینا چاہیے کیونکہ بچہ کے پینے کا دودھ ہمیشہ پلانے ہی کے وقت تازہ تیار کرنا
چاہئے - اگر یہہ بات ممکن ہو تو بچہ کے لئے ایک گدہی گہر مین رکہنی چاہئے اور اوسکے
بچہ کا منہہ باندہ دینا چاہئے اور اوس گدہی کی خوراک کی بہی بڑی احتیاط
کرنی چاہئے ورنہ اوسکا دودھ بچہ کے موافق مزاج نہوگا - اور جو یہہ بات ممکن نہو
تو صبح اور شام ایک گدہی کو گہر مین منگاکر اوسکا دودھ دوہ لیوے - عہد طفولیت
کی اوائل مین بچہ کو گائے کا دودھ نہ پلانا چاہئے کیونکہ زیادہ چکنیت کے باعث وہ دودھ
بچہ کو ہضم نہوگا - بالغرض اگر ضرورتاً گائے کا دودھ پلایا جاوے تو دس روز
کی عمر تک اوس دودھ کی ایک تہائی مین دو تہائی آب گرم ملانا چاہئے اور
اوس دودھ مین قدرے چینی بہی ملانی چاہئے کیونکہ گائے کے دودھ مین چینی کا

مقدار متناسبہ اقسام دودہ حیوانات کے
سو حصہ مفروضہ مین نقشہ ذیل سے معلوم ہوتی ہین

نقشہ

اجزا دودہ کے	دودہ				
	بکری کا	بہیڑی کا	گائی کا	گدہی کا	عورت کا
کزین یعنی جبنیت	۴،۰۲	۴،۵۰	۴،۴۸	۱،۸۲	۲،۵۰
بٹر یعنی دہنیت	۳،۳۲	۴،۲۰	۳،۱۳	۰،۱۱	۵،۱۸
شوگر یعنی شکر	۵،۲۸	۵،۰۰	۴،۷۷	۶،۰۸	۶،۵۲
اقسام طرح کے نمک	۰،۵۸	۰،۶۸	۰،۶۰	۰،۳۴	۶،۵۲
واٹر یعنی مائیت	۸۶،۸۰	۸۵،۶۲	۸۷،۰۲	۹۱،۶۵	۸۵،۸۰

نقشہ صدر سے صاف ظاہر ہے کہ بہیڑی اور بکری کا دودہ عورت کے دودہ کے جیسا مشابہ ہے اتنا اور کسی حیوان کا دودہ نہین ہے مگر انمین یہہ قباحت ہے کہ عورت دودہ کی نسبت انمین جبنت زیادہ ہے کہ جسکے باعث دودہ ثقیل ہوجاتا ہے اور بچہ کو ہضم نہین ہوتا علاوہ ازین بکری کے دودہ سے ایک قسم کی بدبو آتی ہے کہ جسکو بچہ پسند نہین کرتا اور گائی کے دودہ کی نسبت بہی یہی قباحت عائد ہوسکتی ہے مگر چونکہ اسمین دہنیت کم ہے اسلئے اس دودہ مین قدرے پانی ملاکر بچہ کو پلانیسے وہ قباحت رفع ہوسکتی ہے۔ بسبب اور اجزا کے گدہی کا دودہ عورت کے دودہ کے بہت ہی مثل ہے۔ لہذا عہد طفولیت کے ابتدا مین گدہی کا ہی دودہ بچہ کو پلانا چاہئے۔ بس جب گدہی کا دودہ استعمال کیا جاوے تو بچہ کی دس روز کی عمر تک اوس دودہ مین نصف آب گرم ملانا

زیادہ فرق نکرین اور اگر غذا اوسکی بدلنی منظور ہو تو بتدریج بدلین۔ شراب وغیرہ گرم چیزونکی کچھہ ضرورت نہین ÷

مقالہ سوم

غذاء مصنوعی واسطے بچون کے

پوشیدہ نرہے کہ شیرخوارہ طفلون کے موافق مزاج وہی غذاء مصنوعی ہوتی ہے کہ جو شیر مادر کے بہت ہی مشابہ ہو چنانچہ حیوانات کا دودہ مثلاً گدہی یا گائی یا بہیڑی یا بکری کا دودہ تمام حیوانات کے دودہ کے اجزا ایکہی ہین مگر انکے مقدار مین فرق ہے اور اِس تفریق کو جاننا بہ ضرور ہے اسلئے کہ جب آدمی کا دودہ میسّر نہو تو ہم سب دودہ سے ایک ایسی حیوان کا دودہ واسطے پرورش بچہ کے انتخاب کرسکین کہ جو ماکے دودہ کے بہت ہی مشابہ ہو۔ عموماً ہم یہہ بات کہہ سکتے ہین کہ ہر حیوانکی دودہ مین جتنے اجزا ہین وے اوس حیوانکے بچے کی پرورش کے لئے کافی ہین۔ مثلاً دودہ کا ایک جزو وہ ہے جسکو انگریزی مین کیزین بولتے ہین اور عربی مین جبّن کہتے ہین کہ جس سے پنیر بنتی ہے اور دودہ کی اسی جزو سے پرورش اور بالیدگی بچہ کی ہوتی ہے دوسرا جزو دودہ کا وہ ہے کہ جسکو انگریزی مین بٹر بولتے ہین یعنی چکنائی اسی جزو سے شحم یعنی چربی پیدا ہوتی ہے۔ تیسرا جزو دودہ کا شکر ہے کہ جس سے بچہ کے جسم کی حرارت قایم رہتی ہے۔ چوتہا اقسام طرح کے نمک کہ جن سے نظام عظمی یعنی بچہ کی ہڈیان بنتی ہین ÷

بچہ فوراً ماندہ پڑ جاتا ہے برعکس اسکے بعض دفعہ ایسی بہی دائی مل جاتی ہے
جو بیوقوف اور بودلی ہوتی ہے اور جسکے پستانون مین بہت سا دودہ ہوتا ہے -
اس دائی کا ایسا ہی خیال ہوتا ہے کہ بچہ کو خوب فربہ کردیجئے بہ اینخیال اوسکو
وہ ساری دن دودہ پلاتی رہتی ہے اور ما سوا اسکے کوئی اور چیز بہی چہپا کر
کہلا دیتی ہے نتیجہ جسکا یہہ ہوتا ہے کہ بسبب امتلا کے بچہ ماندا پڑ جاتا ہی اور اوسکو
دست و قی لگ جاتے ہین اور بعض دفعہ ایسا بہی ہوا کرتا ہے کہ چند روز کے بعد
دائی کو حیض آنے لگتا ہے جس سے مقدار دودہ کی گہٹ جاتی ہے اور خاصیت
اوسکی بگڑ جاتی ہے اگرچہ دایان اسبات کو خوب جانتی ہین تاہم جان بوجہکر
اسکو چہپانا چاہتی ہین - اس صورت مین حیض کی تاریخ کو دریافت کرین اور
یہہ بات اگر عین ابتدا دودہ پلانے مین ہو جاوے اور بچہ بہت چہوٹا ہو تو
اوسکو اس دودہ سے ضرور نقصان پہنچے گا پس اوس دائی کو بدلنا چاہئی
لیکن حیض اگر بعد ساتوین یا آٹہوین مہینے کے آجاوے تو اوس صورت مین چونکہ
بچہ کو چندان ضرر نہین پہنچتا تو ایسا کرین کہ جبتک دائی کو حیض آتا رہی جہانتک
ممکن ہو بچہ کو اُسکا دودہ نہ پلادین بلکہ اوسکی عوض مین اوس ایام تک
غذا مصنوعی سے اوس بچہ کی پرورش کرین +

دائی کو ہرگز اسبات کا اختیار ندین کہ جب اوسکا جی چاہے وہ بچہ کو دوا پلا
دی اور والدہ کو اسباتسے آگاہ ہونا چاہئے کہ اپنی آرام اور نیند کیلئی دائیان بچہ کو
اکثر افیون کہلا دیتی ہین تاکہ وہ رات کو وقت ضد نکر سکے - اگر دائی رات کی
جاگنے سے تہک گئی ہو تو دن کے وقت ایک یا دو گہنٹہ اوسکو سونی کی اجازت
دین اور اوس وقت تک بچہ کو کہلائی کے سپرد کردین + دائی کی غذا کے
باب مین ہم یہہ کہتے ہین کہ جس غذا کی اوسکو پہلے سی عادت تہی اس سے

جنکا بیان نیچے کیا جاتا ہے کرنا نہایت ضرور ہے یعنی دائی کی عادتین اور خصلتین کیسی ہین آیا وہ فحش ہے یا صاحب تمیز اور عزت والی ہے اگر دائی فحش اور بدتمیز ہو اور ہمیشہ میلی کچیلی رہے اور بچہ بہی اسکو محبت نہو تو ہرگز اسکا دودہہ بچہ کو نہ پلاوے کیونکہ یہہ بات ظاہر ہے کہ دائی کی عادتین اور اسکی خصلتین اور مزاج وغیرہ بچہ کو سرائیت کر جاتی ہین +

فقرہ - ۲ - چند اشارات درباب انتظام دائی دودہ پلائی کے +

صبح و شام دائی کو ہواخوری کرادین اس سے دودہ اوسکا بڑہے گا اور تازہ ہو جاوے گا ورنہ گہر کے اندر بند رکہنے سے دودہ بگڑ جائیگا - تیسرے دن اوسکو غسل کرادین جس سے اوسکو طاقت ہوگی اور جسم اوس کا صاف ستہرا رہے گا + دائی کو علی الصباح اٹہنا چاہئے اور گہر کے کاروبار مین بہی کسیقدر مصروف ہونا چاہئے کیونکہ صرف بچہ کی خدمت اوسکی طبیعت کو درست رکہنے کے لئے کافی نہین ہے - بچہ کو جب دائی کے سپرد کرین تو اوسکی والدہ کو لازم ہے کہ چند روز تک دائی کی نگران حال رہے اور اوسکو روزبروز ہدائیت کرین اور بیچ بیچ مین سے بچہ کے کمرے مین جاکر دیکہین کہ دائی اون ہدائیتون کی تعمیل کرتی ہے یا نہین اور مزاج مین اوسکے خوشی اور محبت کے آثار پائے جاتے ہین یا نہین + اس موقعہ پر ہمکو دو باتین بہی یاد آتی ہین جو ان فرقون کے لوگون کے حسب حال ہین وہ یہ ہین کہ یہہ بات ممکن ہے کہ بعد ایک یا دو مہینے کے دائی کا دودہ کم ہو جا سکتا ہے اگر وہ عورت ایماندار نہو تو بچہ کی والدہ سے اس امر کو پوشیدہ رکہے گی (کیونکہ اوسکو اپنی نوکری کا خیال ہوگا) اور بچہ کو کوئی شئے خراب طور سے پوشیدہ تیار کرکے کہلا دیوے گی جس سے

ہوجائے گا کیونکہ اس وقت دودہ پتلا ہوتا ہے اور اسمین مائیت یعنی پانی اسقدر زیادہ اور دہنیت یعنی چکنائی اسقدر کم ہوتی ہے کہ اس دودہ سے تین یا چہہ مہینے کے بچہ کی پرورش نہین ہوسکتی بس اس عمر کے بچونکو ایسی دائی کا دودہ پلانا چاہیے کہ جسکے لڑکی کی عمر اس بچہ کی عمر کے قریب ہو اور دائی کے مقرر کرنے مین اسبات کا بہی خیال رکہے کہ وہ بڑہیا نہو چنانچہ اسکی عمر ۲۰ یا ۲۱ برس سے ۳۰ سال تک ہونی چاہیے اور اگر وہ ایک یا دو لڑکے کی ما ہو تو بہت خوب ہے کیونکہ ایسی عورتونکا دودہ بہت ہوتا ہے اور بچونکی پرورش مین وے خوب تجربہ کار ہوتی ہین +

پنجم - ایام دودہ پلانے مین دائی کو حیض ہوتا ہے یا نہین + اگر دائی کو دودہ پلانے کے ایام مین حیض ہوتا ہے تو اسکو ہرگز مقرر نکرین اور اسبات کو دریافت کرنا کچہہ بہی مشکل نہین ہے کیونکہ دائیونکا اکثر یہہ قاعدہ ہے کہ جب اُنسے حیض کے بات پوچہیے تو وہ فوراً کہہ دیتی ہین کہ ہان ہمکو ایام دودہ پلانے مین حیض ہوتا ہے اسلئے کہ وے سمجہتے ہین کہ اس وقت حیض کے آنیسے دودہ انکا بڑہتا اور تازہ ہوجاتا ہے اور انکی سمجہہ مین یہہ دودہ ننہی بچونکے لئے بہت مفید ہے لیکن حقیقت مین یہہ انکا خیال خام ہے چہوٹے بچونکو وہ دودہ ہرگز ہضم نہین ہوتا اور اسکے پینے سے انکو سبز رنگ کی پتلی دست آتی ہین +

ششم - دائی کا لڑکا کس حالت پر ہے - اس لڑکے کو بہر صورت تندرست ہونا چاہیئے اور اسکے جسم پر کوئی مرض جلدی نہونا چاہیئے اسلئے اس لڑکے کا سر اور گلا اور دانتون کے مسوڑون کو بغور امتحان کرنا چاہیئے اگر ان باتون مین جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے دائی اور اسکے لڑکے کو کامل پاوے تو بیشک حکیم اس دائی کو قابل دودہ پلانے کے سمجہہ سکتا ہے اور حکیم کے سوای بچہ کے والدہ کو بہی دائی کا امتحان ان باتو نمین کہ

نہو نا چاہئے بلکہ انمین پستان کی اصلی ساخت کا زیادہ ہونا ضرور ہے کہ جسکی دبانے سے پستان سخت اور گرہ دار معلوم ہوتے ہین اور اگر بسبب چربی کے بڑے ہون تو ڈہیلی اور لٹک جاتے ہین اور انکی بٹہنیان خوب نکلی ہوئے ہون۔ سیوم۔ دائی کا دودہ اچہا ہے یا نہین۔ اسکی یہہ شناخت ہی کہ اگر دودہ اچہا ہوگا تو وہ پتلا ہوگا اور رنگ اسکا سفید اور تہوڑا نیلا اور ذائقہ اسکا شیرین ہوگا اور جب اس دودہ کو چند عرصہ کے لئے رکھہ دیا جاوی تب اسپر ملائی تیرنے لگے گی اور اس دودہ کو پانی مین ڈالنے سے وہ پانی قدری گدلا ہوجاوے گا اور وہ دودہ پانی مین ڈالتے ہی دفعتاً پانی کے نیچے نہین بیٹہہ جاوے گا +

چہارم۔ بچہ کی عمر کسقدر ہونی چاہئے + اگر بچہ ہنوز چہٹی سے باہر نہین نکلا ہے تو اسکو دودہ ایسی دائی کا پلانا چاہئے کہ جس کا بچہ تین یا چار ہفتہ سے زیادہ عمر کا نہو اور اسبات کا ہمیشہ خیال رکہنا چاہئے کہ دائی کی لڑکی کی عمر اس بچہ کی عمر کی جتنی قریب ہوگی اتنا ہی بہتر ہے کیونکہ بعد وضع حمل کے تہوڑی ہی مدت تک دودہ پتلا رہتا ہے اور بعد اسکے گاڑہا ہوجاتا ہے۔ پس اگر بہت ننہی عمر کے بچہ کو دودہ پلانے کے لئے کوئی ایسی دائی مقرر کی جاوے کہ جسکے لڑکے کی عمر تین یا چار مہینے کی ہو تو اسکا دودہ ہرگز اس بچہ کو موافق نہوگا۔ کیونکہ دودہ اس دائی کا گاڑہا ہوگا اور چونکہ بچہ بہت چہوٹا ہے اسلئے اُسکو وہ گاڑہا دودہ ہضم نہوگا اور نتیجہ اسکا یہہ ہوگا کہ بچہ بیمار ہوجائے گا اور برعکس اسکے اگر بچہ کی عمر ۴۔ یا ۵۔ مہینے کی ہو اور اسکو کسی ایسے دائی کا دودہ پلایا جاوی کہ جسکو لڑکا جنے تہوڑے ہی روز ہوئے ہون تو وہ بچہ کمزور اور بیمار

مقرر کرنے کسی دائی دودہ پلائی کے اس عورت کو بنظر تدقیق وتحقیق خوب امتحان کرنا چاہیئے کہ وہ قابل دودہ پلانی کے ہے یا نہین تاکہ پیچھے اپنی لحت جگر کے غم مین خون جگر پینا نہ پڑے اور خصوصًا حکیم کو قابلیت دائی دودہ پلائی کی سی واقفیت کماحقہ پیدا کرنی بہ ضرور ہی کیونکہ اسکو اکثر اپنی رائے اسبات پر دینی پڑتی ہے اور خدانخواستہ اگر اسکی رائے ناقص ہوئی اور بچہ کو دودہ سے نقصان ہوا تو اس بچارہ کی مٹی خراب ہے بوقت امتحان دائی دودہ پلائی کے ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے +

اوّل یہہ دیکھین کہ اس عورت کو سبطرح سے صحت ہے یا نہین +

دوّم اسکے پستانوں کا حال دریافت کرین +

سیوم - اس کا دودہ اچھا ہے یا نہین +

چہارم - عمر دائی کے بچہ اور بچہ کی دریافت کرین +

پنجم ایام دودہ پلانے مین دائی کو حیض ہوتا ہے یا نہین +

ششم - دائی کا بچہ کس حالت پر ہے +

اوّل - یعنی دائی کو سبطرح سے صحت ہے یا نہین + اگر وہ عورت موٹی تازی ہو اور اسمین مرض اسکرافیولا - یا اور کوئی موروثی مرض مثلاً تپ دق یا کہٹیا یا آتشک وغیرہ کا اشتباہ نہ ہو اور زبان اسکی صاف ہو اور ہاضمہ مین کسی طرح کا خلل نہو اور دانت اور مسوڑے اسکے مضبوط ہون اور اسکو کوئی مرض جلدی بہی نہو اور اسکے تنفس سے بدبو نہ آتی ہو تو اس دائی دودہ پلائی کو تندرست کہین گے +

دوّم - یعنی دائی کے پستان کا حال + دائی کی پستان سخت اور بڑی اور ابھرے ہوئے ہونی چاہین لیکن بڑاپن انکا بہ سبب زیادہ چربی کے

شکم کرین اگر تشنگی کا غلبہ ہو تو پانی کم پلا وین بلکہ پانی سے صرف کلی ہی کرا وین
تاکہ دہن تازہ ہو جاوے یا دو چار دانے انگور کی یا دو چار قاشین رنگترہ
کی کہلا کر تسکین بخشین اور جو پستانون مین دودہ کا غلبہ ہو یا دے
پہول کر تن جاوین اور انمین بہت درد ہونے لگے تو وہ دودہ دوہکر
پہینک دین اور پانچ سے ۱۰ منٹ تک چار چار یا پانچ پانچ گہنٹہ بعد روغن فیل
کی مالش کرین +

نسخہ

کمپا ونڈ سوپ لینی منٹ ———— ڈیڑہ آنونس
لاڈنم ———— ۲ ڈرام
دونون کو ملا لین +

مقالہ دوم

+ خدمت دائی دودہ پلائی کی +

فقرہ - ۱ + تعریف مرضعہ یعنی دائی دودہ پلائی کی +
واضح ہو کہ احتیاج دودہ پلائی دائی کی تبہی ہوتی ہے کہ جب والدہ بچہ کی
بسبب مرض یا کسی اور باعث اپنی شیر خواری کو دودہ پلانے سے معذور ہو
ہی اور یہہ بات بارہا دیکہنے مین آتی ہے کہ دودہ پلائی دائی کے ناقص ہونی
کے باعث سیکڑون بچون کی جان بن آئی جاتی ہے اور انہین دائیون کی
طفیل سے ہزارون کو ایسی ایسی سخت مرض ہو جاتی ہین کہ ایام شباب سے
بیشتر ہی وے مسافر راہ عدم کے ہو جاتی ہین - بس یہہ بات ضرور ہوی کہ بوقت

پلانا پڑتا ہے لیکن ہم یہہ ایک قاعدہ عام بتلاتے ہین کہ جس صورت مین بچہ اور بچےوالی
دونون تندرست ہون اوس حالت مین ۹ مہینے سے کم اور ایک برس سے زیادہ
بچہ کو دودہ نہ پلانا چاہئے اور یہہ کہ جب بچہ اور اوسکی ما دونون تندرست ہون اور
بچہ کی کئی دانت بہی نکل آئے ہون اور اوسکو کسی قدر عادت مصنوعی غذا کی
بہی پڑی ہو تو نوہی مہینہ سے بتدریج دودہ چہڑانا شروع کردین اور برعکس اسکے اگر
بچہ کمزور اور لاغر ہوا اور دانت اوسکی دیر سے نکلین اور ما اوسکی تندرست ہو اور
دودہ بہی اوسکا خوب زیادہ ہو اور خاصکر اگر وہ موسم جاڑے کا ہو تو کئی مہینے
اور بہی دودہ پلانا بہتر ہے - اس صورت مین دانت کا نہ نکلنا دلیل اس بات کی ہے
کہ بچہ ہنوز سواے شیر مادر کے کسی اور غذا سے پرورش پانیکے قابل نہین ہوا ہے
- دودہ بڑہائی اوس وقت ہرگز نکرین کہ جب بچہ کی دانت نکلتی ہون اسمین
معدہ کے بگڑ جانے اور تشنج کی ہونیکا خوف ہی اور جو بچہ ایسی عورت کی شکم کا ہو
جسکو سل کی بیماری ہی اور وہ بچہ کسی تندرست دائی کا دودہ پیتا ہو تو وقت
معمولی سے زیادہ مدت تک اوسکو دودہ پینا چاہئے +

ترکیب - دودہ چہڑانیکی یہہ ہی کہ دودہ بتدریج چہڑانا چاہئے اکثر ایسا ہی کیا
کرتے ہین کہ بچہ کی عمر جب چہہ مہینے کی ہوتی ہے تبہی سے اوسکو سواے شیر مادر کے
دنمین دو دفعہ اور بہی کچہہ غذا کہلایا کرتے ہین پس اسیوقت سے گویا بچہ کی دودہ
بڑہائی کا سامان کرتے ہین - واضح ہو کہ جب اسطور سے بچہ کو کہلانا شروع
کرین تو اوس غذا کی خاصیت اور مقدار کا لحاظ ضرور رکہین نہین تو بچہ بیمار
پڑجائے گا - جب بچہ کی دودہ بڑہائی کیجاتی ہے تو بعض دفعہ بچہ والی کا دودہ
خشک کردینا پڑتا ہی - اسکی ترکیب سہل ہی چنانچہ عورت کی غذا کم کردین -
اور سواے خشک چیزون کے اور کچہہ ندین گاہے گاہے نمکین جلاب بہی صلاح

پہیکا پڑجاے گا اور وہ مریض ایسا نظر آئے گا کہ جیسا اسپر بڑہاپا آن پڑا ہے
گوشت اوس کا نیم اور ڈہیلا پڑجایگا ہاتہہ پاؤن دبلی پڑجاینگے پیٹ نکل
آوے گا اور اوسکو دست بدبودار آتے رہینگے اور چند ہفتہ کے بعد جو ترو تازگی
چہرہ پر سابق مین تہی وہ بالکل جاتی رہے گی اور طفل مریض چڑچڑا اور ایسا لاغر
ہوجائے گا - کہ جسکا جینے سے مرنا ہی بہتر ہے - علاج ایسے بچہ کا صرف یہی ہے
کہ اوسکو فوراً کسی دوسرے تندرست دائی کے حوالہ کردین کیونکہ بالفرض
اگر بچہ اس حالت کو نہ پہنچا اور جیتا بہی رہا تو طبیعت اوسکی کسی مہلک مرض
مثلاً اسکرافیولا یا سِل کی بیماری مین مبتلا ہونیکو مائل رہے گی جس میلان طبع
کو اوسنے بینک اپنی ماسے حاصل کیا ہے ہمسے یہہ سوال کیا جاسکتا ہے کہ کتنی
مدت تک عورت کو دودہ پلانا چاہئے اگرچہ اوس مدت کی حد ہم نہین بتلاسکتے
تاہم اس سوال کا جواب ہم یون دے سکتے ہین کہ خواہ کوئی عورت بلحاظ
اپنی صحت کی وہ اپنے بچہ کو ایک برس یا ۹ مہینے سے زیادہ مدت تک دودہ
نہین پلاسکتے - ایک برس یا چودہ مہینے بعد وضع حمل کے حیض اکثر شروع ہوجایا
کرتا ہے پس جب حیض بدستور آنے لگے اور مقدار دودہ کی روز بروز گہٹتی
جاوے اور خاصیت اوسکی بگڑجاوے اور اوس دودہ سے بچہ کی پرورش
بخوبی نہوسکے تب بچہ کا دودہ فوراً چہڑا دینا چاہئے جسکی ترکیب یہہ ہے +

فقرہ - ۶ - دودہ پڑہائی +

چونکہ دودہ پڑہانیکا وقت کئی حالتون پر موقوف ہے پس اسکا کوئی خاص
وقت مقرر نہین کیا جاسکتا مثلاً بعض عورت کو بسبب ضعف کے چہٹے مہینے مین
دودہ چہڑانا پڑتا ہے اور بعض کو بسبب ضعف اپنے بچہ کے ایک سال تک دودہ

تو ایسی عورت اگر اپنے پہلے بچہ کو دودہ پلانیکا قصد کریگی تو بلاشک اوسکو ضعف
زیادہ ہوجاویگا اور بیماریان آن گہیرینگی - پس چونکہ یہہ بات درست ہی
کہ دودہ کی پلانیسی بعض دفعہ عورت نہایت ضعیف اور ناتوان ہوجاتی ہے -
لہذا اونکو واقفیت پہلے علامات ضعف سے ضرور ہونی چاہیے جو یہہ ہین کہ بچہ
جب دودہ پینے لگتا ہے تو پہلے اوسکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پشت اوسکی گری
جاتی ہے اور بعد ازان معدہ کے مقام پر خلو اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ
مقام دبا جاتا ہی بعد اسکے بہوک اس عورت کی مرجاتی ہے پاخانہ قبض سی آتا ہے
اور بائین پسلی مین درد معلوم ہوتا ہے تب سر اوس کا گہومنے لگتا کانون مین
سن سن کی آواز سنائی دیتی ہے اور وہ عورت نہایت پست ہمت اور ضعیف
ہوجاتی ہے بعد ازان اثر اس ضعف کا سینہ مین یون نمایان ہوتا ہے کہ
دم لینے مین اوسکو تکلیف ہوتی ہے خشک کہانسی ہوتی ہی اور ذرہ سی حرکت
کی قلب اوسکا دہڑکنے لگتا ہے اور جون جون ضعف زیادہ ہوتا جاتا ہی چہرہ مریضہ کا
پہیکا پڑجاتا ہے اور وہ دبلی ہوتی جاتی ہے رات کی وقت پسینہ سی نہا جاتی ہے
کمال ضعف عائد حال ہوتا ہے پاؤن کی گہٹنے سوج جاتی ہین اور دست و پا کانپنے لگتی
ہین اور بعض دفعہ ضعف بصارت بہی ہوجاتا ہی - اس مرض کے علاج کی بابتین
سوا اسکی اور ہم کچہہ نہین کہہ سکتی کہ جسقدر جلد ہوسکے بچہ کا دودہ چہڑوادین
کیونکہ جب والدہ کا یہہ حال ہوجاوی اور اوس حالت مین بہی بچہ دودہ پیتا رہی
تو اوسکو بڑا ضرر یہہ پہنچتا ہی کہ فرض کیجئی کہ قبل از بیماری اپنی والدہ کے بچہ
فربہ اور توانا ہوا اور بعد اوس بیماری کے اپنی ما کا دودہ پیتا رہی تو روز بروز
وہ گہٹتا جائیگا کیونکہ اوسکی والدہ کا دودہ جو اس حالت مین پیدا ہوگا
اوس دودہ کی نتو خاصیت اور نہ مقدار بچہ کی پرورش کی قابل ہوگی لہذا چہرہ

اور پشت مین اوسکے درد ہوتا ہے علاوہ اسکے اسباب کو بہی یاد رکہین کہ ایک پستان
کو بہ نسبت دوسری کے زیادہ نہ پلا دین دونون کو باری باری سے برابر پلاوین
کیونکہ اسکے خلاف کرنے سے ایک پستان بہ نسبت دوسرے کی زیادہ بڑہ جاویگا
اور اوسمین دودہ جمع ہوکر دنبل پیدا ہو جاویگا کہ جس مرض کو ہندی مین تہنیلا
بولتے ہین اور جسکی علامات اور علاج نہایت تشریح کے ساتہہ پرچہ بحر حکمت
نمبر ۱۱- جلد اول ۱۸۶۶ء مین درج ہی (دیکہو اوس پرچہ کو) علاوہ اس برائی کے
صرف ایک ہی پستان کو زیادہ پینے سے بچہ کو بھی ضرر پہنچتا ہے چنانچہ کبہی اوسکی
ایک آنکہہ بہینگی ہو جاتی ہے اور کبہی جسم اوسکا اوس جانب کو بل کہا جاسکتا ہی +

فقرہ - ۵ - زیادہ دن تک دودہ پلانیسے بچہ اور بچہ والی دونوںکا نقصان ہے +

اسباب کا ذکر اوپر کیا گیا ہی کہ عورت ایسی تندرست کبہی نہین رہتی جیسی ایام
دودہ پلانے مین اکثر رہا کرتی ہے لیکن اس قاعدے کے مستثنا بہی ہین مثلاً ایسا ہی
ہوسکتا ہے کہ دودہ پلانی کی خدمت بعوض صحت بخش ہونے کے عورت کو اسقدر
لاغر اور ناتوان کر دے سکتی ہے کہ جسّے وہ مر بہی جاسکتی ہے - یہہ بات دو سبب سے
ہوسکتی ہی یا تو زیادہ دن تک دودہ پلانے سے یا نہایت ضعیف اور لاغری حالت
مین دودہ پلانیسے - سبب اول کے نظائر روزمرہ دیکہنے مین آتے ہین مثلاً
اکثر غریبون مین یہہ قاعدہ ہوا کرتا ہے کہ اپنے بچہ کو ۱۸ - مہینہ یا دو برس یا اسّے
زیادہ مدت تک بہی دودہ پلاتے ہین تا کہ حمل نہ ٹہر جاوے نتیجہ جسکا یہہ ہوتا ہی
کہ عورت جلد کمزور اور ناتوان ہو جاتی ہے کہ جس باعث وہ صدہا طرح کی
اسقام و آلام مین مبتلا ہو جاتی ہے اور دوسرے کی نظیر یہہ ہے کہ عورت اگر
ابتدا ہی سے کمزور اور لاغر ہو اور اوسکے دو یا تین بچہ بہی ہوگئے ہون -

ان باتونکا علم بچہ والیونکو ہونا چاہئے تاکہ جب وے اپنے بچہ کو دودہ پلاوین تو اوسنے محفوظ رہین۔ علاوہ ان اسباب کے دودہ کی مقدار اور خاصیت اور سببونسے بہی بدل جاسکتی ہے مثلاً بعض دفعہ جب ایام دودہ پلانے مین حیض آجاتا ہے تو خاص اوس مدت حیض مین دودہ بگڑ جاتا ہے اور جس بچہ والی کو ایام دودہ پلانی مین حیض آیا کرتا ہی وہ عورت بہت دن تک دودہ نہین پلاسکتی۔ اور اوس دودہ کے پینے سے بچہ کا مزاج چڑچڑا ہوجاتا اور اوسکو دست وقی شروع ہوجاتی ہین۔ اگر حیض وضع حمل کے تہوڑی ہی دن بعد آنی لگے تو دودہ اوس عورت کا اسقدر بگڑ جاتا ہے کہ بچہ نہایت ماندہ پڑجاتا ہی اور تب اوسکو دوسری دائی کی ضرورت پڑتی ہے لیکن اگر حیض چہہ یا سات مہینے کی بعد آوے تو اسمین بچہ کو چندان ضرر نہین پہنچتا بس اس قاعدہ کو یاد رکہین کہ جہانتک ممکن ہو ایام حیض مین بچہ کو دودہ نہ پلاوین اور اوس ایام تک غذاے مصنوعی سے اوسکی پرورش کرین۔ دودہ پر دوا کا اثر بہی ہوجایا کرتا ہے چنانچہ مسہلات کی باب مین ہمنے اوسپر ذکر کیا ہے۔ ایام دودہ پلانے مین اگر حمل ٹہرجاوی تو بہی دودہ بگڑ جاتا ہی۔ بعض عورتونکو دودہ پلانے کا سلیقہ ہی نہین آتا چنانچہ کبہی تو وہ کہڑی ہوکر پلاتی ہین اور بعض دفعہ بیٹہکر اس ڈہنگ سے پلاتی ہین کہ بچہ کو زمین پر بٹہلاکر اور پستان کو جہکاکر اوسکے منہہ مین ٹہنبان لگادیتی ہین جسمین ناحق کی تکلیف اونکو ہوتی ہے۔ بس ہمکو دودہ پلانی کی ترکیب بہی ضرور بتلاتی پڑی وہ یہہ ہی کہ جب بچہ لیٹا رہی تو اوس وقت لیٹے لیٹے اوسکو دودہ پلاوین اور جب زمین پر کہیلتا ہوا اور اوسکو دودہ کی اشتہا ہو تب بچہ والی کو چاہئے کہ دوزانو سیدہا بیٹہکر اور بچہ کو اپنی گود مین لٹاکر دودہ پلادے تاکہ اوسکو جہکنا نہ پڑے جسمین وہ جلد تہک جاتی ہے

کہ جب بچہ والی کی مزاج مین کسی طرح کا فرق پڑتا ہے تب دودہ فوراً بگڑ جاتا ہے
اور اوس دودہ کے پینے سے بچہ بیمار پڑجاتا ہے چنانچہ اس موقع پر دو بچونکا
حال بیان کرتے ہین جنکو ہمنے بچشم خود دیکہا کہ نہایت تندرست تہے اور اپنی ما
کا دودہ پیکر دفعتاً بیمار پڑ گئے - انمین سے ایک بچہ کو دفعتاً تشنج ہوگیا جب سبب
اسکا دریافت کیا تو یہہ معلوم ہوا کہ اس بچہ کے باپ کو مرگی ہو گئی تہی جسکے دیکہنے
سے اوسکی ما نہایت متوحش اور گہبرا گئی تہی ایسی حالت بیچینی مین جب اوسنے
اپنے بچہ کو دودہ پلایا تو فوراً اوس طفل کو تشنج ہونے لگا ہمنے بہترا علاج کیا
پر وہ تشنج رفع نہوا پر جب دوسری ایک تندرست عورت کے سپرد وہ بچہ کیا گیا
تب اوسکو فوراً شفا ہوگئی دوسرے بچہ کو بہی اسی طور پر تشنج ہوتی دیکہا لیکن
سبب اسکا چند ہفتہ تک دریافت نہو سکا بعد اوس مدت کے یہہ معلوم ہوا کہ
جس روز اوس بچہ کو تشنج ہوا تہا اوس روز اوسکی والدہ نے ایک خبر تعزیت انگیز
یہہ سنی تہی کہ اوسکے خاوند کا دیوالا نکل گیا اس خبر کے سنتے ہی وہ نہایت گہبرائے
اور ایسی حالت مین اپنے بچہ کو دودہ پلایا جبسے وہ بچہ تشنج مین مبتلا ہوگیا +
بس ان حالات کے بیان کرنیسے ہمارا یہہ مطلب ہے کہ عوام الناس کو معلوم ہوجاوے
کہ دودہ پر طبیعت کا اثر نہایت جلد ہو جاتا ہے - اگر بچہ والی کسی بات سے
خوف کہا جاوے تو پہلے اوسکے دودہ کی خاصیت بدل جاتی ہے اور بعد ازان وہ
دودہ اکثر بند ہو جاتا ہے - اور اگر بچہ والی کا مزاج چڑچڑا ہو تو دودہ گرم اور
پتلا پیدا ہوتا ہے جسکے پینے سے بچہ کو دست لگ جاتے ہین یا قبض ہوجاتا ہے
اگر غصہ کے وقت دودہ پلایا جاوے تو اوس دودہ سے بچہ کے شکم مین مروڑا
ہوتا اور اوسکو سبز رنگ کے دست آتے ہین + اور رنج یا غم سے یہہ بات
ہوتی ہے کہ دودہ اسقدر کم ہوجاتا ہے کہ دوسری دائی کی ضرورت پڑتی ہے

اور وقت ہم آگے بیان کرین گے +

فقرہ ۳۴ - قواعد واسطے قیام صحت بچہ والی کے

یہہ بات ظاہر ہو کہ جب تک بچہ والی تندرست نہوگی تبتک اوس کا دودہ بہی صحیح پیدا نہوگا پر عوام الناس اسباب کو نہ سمجھکر جو چاہتے ہین بچہ والی کو کہلاتے اور پلاتے ہین نتیجہ اس بدانتظامی کا یہہ ہوتا ہے کہ دودہ اوسکا بگڑ جاتا ہے اور بچہ اوس دودہ کو پیکر بیمار پڑجاتا ہے پس اس فقرہ مین ہم چند قواعد ایسے بتلاوین گے جنکے پابند رہنے سے بچہ والی کا دودہ صحیح اور زیادہ پیدا ہوگا اور بچہ بہی تندرست اور توانا رہیگا - وے یہ ہین کہ بچہ والی اگر ہمیشہ تندرست رہتی ہے تو غذا اوسکی وہی رہنی دین جو وضع حمل سے پیشتر تہی اور جو اشتہا اصلی زیادہ ہوجاوے تو ایسی قسم کی غذا بڑہاوین جو ہلکی اور سریع الہضم ہو - اجابت ایک مرتبہ کہلکر ہونی چاہئے اور اگر مسہل کی ضرورت ہو تو اوسکی پسند کرنے مین عقل کو کام فرماوین - مثلاً اگر یہہ بات منظور ہو کہ بچہ پر بہی اوس جلاب کا اثر ہوجاوے تو نمکین مسہلات مثلاً - اپسم سالٹ یا گلابر سالٹ جسکو ہندی مین کہاری نمک کہتے ہین اوس کا استعمال کرین اور جو یہہ مطلوب ہو کہ صرف بچہ والی کو دست آجاوین اور بچہ کو نہین تو نباتے مسہلات سے حاجت رفع کرین مثلاً روغن بیدانجیر یعنی کسٹرائل شحم حنظل یعنی اکسٹراکٹ اف کالوسنتہہ ۵ - گرین ہمراہ ۲ - گرین اکسٹراکٹ اف ہین - بن کے یا سنا کا حلوا - آب سرد یا گرم سے ہر روز غسل کرین اور ہر روز پیادہ پا ہوا خوری کرین - کہ ان ترکیبوں سے دودہ صحیح اور بکثرت پیدا ہوتا ہے - رات کو سویرے سو دین تاکہ علی الصباح نیند ٹوٹ جاوے خوش وخورم رہین تاکہ دودہ زیادہ اور صحیح پیدا ہو کیونکہ یہہ بات ظاہر ہے

دودہ کم ہوجاوے تو شیر گاؤ مین پانی ملاکر یا خالص اگر بچہ کو موافق آوے
بذریعہ بوتل کے دودہ کے دانت نکلنے تک پلادین۔ جب دودہ کے دانت سارے
نکل آوین اوس وقت تک بہی اگر والدہ کا دودہ ہو تو چند ہفتہ تک اوربہی
پلادین لیکن عموماً جب بچہ اس عمر کو پہنچتا ہے تو غذا مصنوعی کی اوسکو ضرورت
پڑتی ہے پس اوس وقت اگر کوئی غذا سوا شیر مادر کے دیوین تو کچہہ مضایقہ
نہین مثلاً شیر گاؤ خالص یا ہمراہ پانی کے جیسا مناسب سمجہین یا ساگو دانہ یا
ارارُوٹ یا سوجی دودہ مین پکاکر یا آبِ یخنی جس مین صرف تہوڑا سا نمک پڑا
ہو اور چربی نہو غرض انمین سے جونسی غذا بچہ کی موافق پڑے دیوین +

واضح ہو کہ چونکہ یہہ پہلا ہی دفعہ ہے کہ جس مین ہم غذا مصنوعی کے استعمال
کرنیکی اجازت دیتے ہین۔ لہذا اسکے پسند کرنے اور تیار کرنے مین اور اوسکی مقدار
اور ترکیب اسکے استعمال کرنے مین جو جو احتیاطین درکار ہین اونکا بتانا ہمکو
عین مناسب ہے چنانچہ غذا کا پسند کرنا بچہ والی پر چہوڑ دینا چاہیئے کیونکہ اوسکو
اسباب کا تجربہ بخوبی حاصل ہو سکتا ہے کہ فلانی غذا بچہ کے موافق ہے +

مصنوعی غذا کی تیار کرنیکی ترکیب۔ پیچہے تبلاوینگے اس جگہہ پر ہم
صرف یہی کہتے ہین کہ جس ظرف مین وہ غذا پکاوین اوسکو خوب صاف ہونا
چاہیئے اور غذا تہوڑی تہوڑی کہلاوین تاکہ امتلا نہو جاوے کہ جسسے صدہا
طرح کی بیماریان پیدا ہوتی ہین +

ترکیب استعمال کرنیکی یہہ ہے کہ چمچہ سے تہوڑا تہوڑا اور آہستہ آہستہ کہلاوین
بعد چہہ ہفتہ یا دو مہینہ کے دن رات کے اندر تین یا چار دفعہ کہلاوین اور شیر
مادر کم پلاوین۔ اس ترکیب سے بچہ کو دودہ چہوڑنے کی عادت پڑتی جاویگی
اور جب وہ وقت آئیگا تب دودہ چہڑانے مین وقت نہوگی جسکی ترکیب

کچھہ بہی فائدہ نہین ہوتا کیونکہ مرض کے سبب کو کوئی نہین دیکھتا - بعد گذر جانے
ایک مہینہ کے رات کی دودہ پلانے کے اوقات کو یا تو بدل دین یا رات کو بالکل
دودہ نہ پلاوین چنانچہ طفل کو ۱۰ بجے رات کے وقت دودہ پلا کر سلادین اور پہر ۵
بجے صبح تک اوسکو نہ پلاوین - پہلے پہل تو اسبات کرنیمین دقت ہوتی ہے لیکن
دو چار روز کے بعد بچہ کو خود ہی عادت پڑ جاتی ہے - مگر اسبات کو یاد رکھین کہ
اگر بچہ نازک مزاج اور ضعیف الجسم ہو تو اس ترکیب کے شروع کرنیمین تاخیر کرین
ورنہ ہمیشہ جو قاعدہ کہ ہمنے اوپر بتلایا ہے اوسکے پابند رہین کیونکہ اسمین دو فائدہ
ہین ایک تو اس ترکیب سے بچہ کو بدہضمی نہین ہونے پاتی کہ جو ایک عام مرض
زچہ خانہ کا ہے اور دوسرا یہہ کہ بچہ والی کو سونا نصیب ہوتا ہے - حقیقت کی
اندرمین اسبات کو ایسی اہم سمجہتا ہون کہ جہان میرا بس چلتا ہے وہا پر
جب بچہ اس عمر کو پہنچ جاتا ہے مین اوسکی والدہ کے ساتھہ کبہی اوسکو
سونے کی اجازت نہین دیتا بلکہ اوسکو علیحدہ پلنگ پر سلواتا ہون تاکہ
بچہ والی کو پیٹ بہر سونا ملے اور سارے دن کا تہکا ور رفع ہو جاوے
زچہ کے لئی کئی گہنٹہ آرام سے سونے مین یہہ فائدہ ہی کہ اوسکی طاقت قائم
رہتی ہے اور دودہ برابر اور اچہا پیدا ہوتا رہتا ہے اور جب اوسکی نیند
خراب ہو جاتی ہے تب دودہ کم پیدا ہوتا اور اوسکی خاصیت بدل جاتی ہی
اور جو اوسکو بالکل سونا نہ ملے تو دودہ بالکل خشک ہو جاتا ہے - اس ترکیب
کو دودہ کے دانت نکلنی یعنی چہہ یا سات مہینہ کی عمر تک جاری رکہین اوس وقت
اگر بچہ والی تندرست اور طاقت ور ہو اور اوس کا دودہ بہی بچہ کی پرورش
کے لئی کافی پیدا ہو تو صرف اسی دودہ پر بچہ پل سکتا ہی اور غذا مصنوعی کی
ضرورت نہین پڑتی ہے لیکن جب کئی مہینہ اور بہی گذر جاوین اور اوسوقت

ساتھہ مل جاتاہے کہ جسسے ہاضمہ کو مدد ہوتی ہے برخلاف اسکے جب دودہ پلایا جاتا ہے
تب یہہ بات حاصل نہین ہوتی۔چنانچہ اسی واسطے ایسے بچہ مرض اسہال اور
درد شکم مین مبتلا ہوجاتے ہین جب پستانو نمین کافی مقدار دودہ کے پیدا
ہونے لگے تب فوراً غذا مصنوعی کو موقوف کرکے بچہ کو صرف اپنی والدہ ہی کی
دودہ پر پرورش کرین۔ ہفتہ یا دس روز تک تو جب بچہ مانگے اسیوقت دودہ
دینا چاہئے مگر بعد اوس مدت کے ایک مہینہ تک رات دن کے اندر برابر چار
چار گھنٹہ بعد دودہ پلانا چاہئے۔اس ترکیب سے کافی وقت غذا کے ہضم ہونیکا
مل جاتا ہے اور بچہ کو بھوک بھی لگتی ہے اور پاخانہ بھی بدستور آتا ہے اور
اس قاعدہ کے پابند رہنے سے ایک اور بڑا فایدہ یہہ بھی ہے کہ بچہ کا مزاج چڑ
چڑا نہین ہونے پاتا اور نہ وہ بار بار روتا ہے کہ جسکے موقوف کرنے کے لئے
والدہ کیا بلکہ ساری گھر کے لوگ بھی کہتے ہین کہ بچہ بھوک ہی کے باعث روتا ہے
پر یہہ خیال اونکا غلط ہے کیونکہ بچہ بھوک کے سبب نہین روتا بلکہ بیقاعدہ دودہ
پلانے کے باعث جب اوسکو بدہضمی ہوکر درد شکم ہوتا ہے تب وہ رونے لگتا ہے
لیکن والدہ بباعث جوش محبت کے جب بچہ ذرہ بھی بے چین ہوتا ہے تب ہی
اوسکو دودہ پلادیتی ہے حتی کہ دس پانچ منٹ بھی نہین گذرنے پاتا کہ
اوس عرصہ مین بچہ کو کئی مرتبہ دودہ پلادیتی ہے اس بری بات کا نتیجہ
یہہ ہوتا ہے کہ معدہ مین تداخل ہوجاتا ہے اور غذا جون کی تیون معدہ کے
اندر پڑی رہتی ہے پاخانہ قبض یا دست لگ جاتے ہین بخار چڑہ آتا ہے اور
بچہ سخت بیمار پڑجاتا ہے اور اخیر مین مر بھی جاسکتا ہے۔جو اس قاعدہ کے
پابندہ نہین رہتے اونکے بچونکو اکثر بدہضمی ہوجایا کرتی ہے اور تب دوا
پر دوا دیجاتی ہے کہ کسی طرح وہ بدہضمی رفع ہوجاوے لیکن اون دواؤنسے

ترکیب کی ساتھہ دودہ بلانا چاہیئے کیونکہ ننھی بچہ جو اکثر بیمار پڑجایا کرتے ہین تو صرف بدانتظامی غذا کے باعث وہی مرض مین زیادہ تر مبتلا ہوتے ہین - علاوہ اسکے بچہ کو باقاعدہ دودہ پلانیسے بچہ والی کی صحت بہی قایم رہتی ہے +

ترکیب دودہ پلانیکی یہہ ہی کہ جب بچہ پیدا ہوجاوے تو اوسکو کپڑے پہناکر پلنگ پر ایک ایسی مکان کے اندر سلا رکہین کہ جہان سرد ہوا کا گذر نہو اور نہ اوسکے انکہون کو روشنی سے تکلیف ہو غرض چند گہنٹہ تک اسی طور پر اُسکو سلا رہین اور جب اوس عرصہ تک اوسکی ماہی سو چکی تب بچہ کو چہاتیون سے لگا دین تاکہ قبل از سخت ہوجانی پستانون کے بچہ ہٹہنیون کو کہینچکر بڑہا لے اور اس سے یہہ بہی فائدہ ہے کہ جب بچہ ہٹہنیونکو چوستا ہی تو پستانون کو دودہ پیدا کرنے کی اشتعالک ہوتی ہی اور دودہ پیدا ہونی لگتا ہی - پس جہانتک ممکن ہو بچہ کو پہلی ہی سے اپنی والدہ کا دودہ پلا وین پر اکثر اوقات اور خاصکر پہلوٹی زچہ مین اکثر یہی قاعدہ ہے کہ تیسری یا چوتہی روز بعد وضع حمل کے دودہ پیدا ہوتا ہے اس صورت مین بچہ کو ایسی غذا مصنوعی سے پرورش کرین جسکی خاصیت ماکے دودہ کے برابر ہو مثلاً یا تو خر مادہ کا دودہ اور کہولتا ہوا آب گرم ہموزن لی لین یا گائی کا دودہ ایک تہائی اور کہولتا ہوا آب گرم دو تہائی ملا کر اسمین تہوڑی سی شکر ڈالکر بذریعہ ایک بوتل کے جو دودہ پلانے کے لئی بکا کرتی ہین بچہ کو پلا وین یا ایک پیالہ مین اوس دودہ کو رکہکر اوسمین کپڑے کی ایک موٹی سی بتی چہوڑ دین اور بچہ کے منہہ مین اوس بتی کو لگا وین اس ترکیب سی دودہ پلانے مین دو فایدہ ہین ایک تو یہہ کہ بچہ تبہی تک اوس بوتل یا بتی کو چوستا رہتا ہی جب تک اوسکو اشتہا ہوتی ہی دوسرا فایدہ یہہ بہی ہے کہ چوسنے کی وقت بچہ کے دہن کے اندر جو تہوک پیدا ہوتا ہے اور وہ اوس دودہ کے

علاج کروانا چاہئے جو جو ترکیبین اوپر لکھی گئین ہین - اگر ان ترکیبون سے بچہ پرورش پا دے گا - تو غالب ہے کہ بنیاد امراض اسکرافیولا اور تھائی سس یعنی تپ دق کی اسکی خو نسو جاتی رہین گی - مخفی نرہے کہ اگر بچہ نے مزاج اسکرافیولس اپنے باپ سے پایا ہے تو اسکی ماکو لازم ہے کہ خود ہی اپنی بچہ کو دودہ پلاوے +

دوم - وہ بچہ والی عورت جو ادنی سی بات سی خوف کرتی ہو یا سہم جاتی ہو یا اسکا مزاج غصہ ور ہو اسکو بہی اپنے بچہ کو دودہ پلانا چاہئے کیونکہ ایسی عورتو نکا دودہ بچونکی پرورش کے قابل نہین ہو سکتا اور تغیرات مزاج کے ساتہہ دودہ کی خاصیت بہی بدل جاتی ہے چنانچہ ایسی عورتون کا دودہ کبہی کم پیدا ہوتا ہے اور کبہی اسکی خاصیت ایسی بدل جاتی ہے کہ بچہ اسکے پینے سے بیمار پڑ جاتا ہے +

سیوم اگر والدہ کو جنون ہو یا مرض پرالسس یعنی فالج یا اور کوئی پٹہون کا مرض ہو تو اس کا دودہ بچہ کو نہ پلانا چاہئے بلکہ دائی دودہ پلائی کو مقرر کرنا چاہئے تاکہ بچہ کی طبیعت جو اسکی والدہ کی مزاج کی طرف مائل رہی ہے تندرست ہو جاوے +

چہارم جو عورت بسبب عیش و عشرت کے اپنے بچہ کو صرف فرصت ہی کیوقت دودہ پلاوے اسکو ایسی اہم خدمت سے دست بردار ہونا چاہئے کیونکہ جبتک وہ اپنی عیش و خوشی کو ترک کر کے ارادہ مصمم دودہ پلانیکا نکرے تبتک بچہ اس کا ہرگز اس دودہ سی پرورش نہین پا سکتا اور اسکا نتیجہ آخر کار یہہ ہوتا ہے کہ لڑکا بیمار ہو جاتا ہے اور تہوڑی ہی مدت کے بعد مر جاتا ہے +

فقرہ - ۳ - قواعد بچہ کے دودہ پلانے کے

بلحاظ اسکے کہ بچہ کی تندرستی مین کسی طرحکا فتور نہونے پاوے اوسکو پہلے ہی روز سے

فقرہ ۔۲۔ جن بچہ والیونکو دودہ نہ پلانا چاہئے اونکا بیان +

اول۔ ایسی عورتین جنکا مزاج اسکرافیولس ہو اور جنکی خون مین بنیاد مرض
سل کی موجود ہو ایسی عورتین اپنے بچہ نکو دودہ پلانیکی قابل نہین ہین۔ ظاہر ہو کہ اسکرا
فیولس ایس مزاج کو کہتے ہین جس مین مریض کا خون اسقدر خراب ہو جاتا ہی کہ تمام جسم
کی گلٹیان خصوصاً گلو کی پہول جاتی ہین اور انمین پیپ پڑ جاتی ہے اور زخم انکا
بمشکل یا مطلق خشک نہین ہوتا آخر کار بیمار بہت لاغر اور دایم المرض ہو جاتا ہے
اور ایسی مریضونکو اکثر سل کی بیماری بہی ہو جاتی ہے۔ بس ایسی عورات اگر اپنے
بچونکو دودہ پلاوینگی تو بوسیلہ دودہ کی امراض مذکور اس بچہ کو سرایت کر جاینگے
اور بچہ انمین مبتلا ہو جاوے گا۔ کیونکہ امراض بہت خصوصاً سل والدین سے
فرزندونکو اکثر سرایت کر جاتی ہین اور ایسی والدین کے بچے وقت معمولی سے
پیشتر ہی لایق و فایق ہو کر کاروبار دنیوی مین مشغول ہو جاتے ہین۔ اور اکثر
کم سنی مین شادی بیاہ کر لیتے ہین۔ چند روز تک تو انکی خوب گذرتی ہے لیکن
دفعتاً ہنگام خوشی مین سامان غم موجود ہو جاتا ہے یعنی ایام شباب ہی مین
وہ کمزور اور پژمردہ ہونے لگتے ہین اور آخرش انکو سل ہو جاتی ہے اور دیکہتے
ہی دیکہتے انکا مرغ روح قفس عنصری سے پرواز کر جاتا ہے اور پیچھے لئے جو اولاد
واحفاد رہتے ہین ان بیچارون کا بھی وہی حال ہوتا ہے۔ پس ایسی بچہ والی
عورت کو ہرگز اپنی بچہ کو دودہ نہ پلانا چاہئے صرف اسلئے نہین کہ دودہ پلانیسے
خود اسکے جسم کو صدمہ پہنچے گا بلکہ اسکی بچہ کو وہ دودہ موافق نہوگا اور اپنی
والدہ کی مرضون مین وہ بہی مبتلا ہو جاوے گا۔ پس ایسی بچونکو بارہ یا پندرہ مہینے
تک کسی تندرست دائی کا دودہ پلانا چاہئے اور ان بچونکو ایسی جگہہ رکہنا چاہئے
کہ جہانکی ہوا صاف اور تازہ ہو اور بمجرد ہاضمہ مین خلل واقعہ ہونیکے حکیم کا

سے اوسکی پرورش کرے - جن عورتون کو دودہ پلانیکی تکلیف کی برداشت نہین
ہی باجود واسطے حصول لذائذ دنیاوی کے اس خدمت پر فایدہ سے انکار کرتے ہین
انکو اسبابت سے آگاہ ہونا چاہیے کہ دودہ کا نہ پلانا گویا اپنی جان پر کہیلنا ہے - دیکہئے
تو حیوانات جو نہائت خونخوار ہوتے ہین وے بہی اپنی بچہ کو کیسی محبت کرتے ہین
کبہی کسی نے دیکہا یا سنا ہے کہ وے بہی اپنے شیرخوارہ بچہ کو چہوڑ دیتے ہین - اور
اونکو دودہ نہین پلاتی - پس جن عورتون کو خدا تعالی نے ذرہ بہی عقل بخشی ہے
اونکو حیوانون سے تو بدتر نہونا چاہیے - لیکن ہان ایسی بہی حالات ہین جو مانع
اس خدمت کی ہو سکتی ہین - اس صورت مین عورت اون برائیون مین مبتلا
نہین ہوتی جنکا ذکر ہم اوپر کر چکے ہین - بعض اوقات ایسا بہی ہو سکتا ہے
کہ بہ باعث ضعف کے عورت اس خدمت سے محروم رہ جاوی اس صورت مین حکیم
کی صلاح لین اور اگر وہ اجازت دی تو جہانتک دودہ پلانے کی کوشش کرنی
چاہیے اور جب یہہ بات ہو کہ پستانون یا بہٹنیون کے کسی نقص کے باعث دودہ
پیدا نہوتا ہو تب لاچار اس خدمت دودہ پلانیسے دست بردار ہونا پڑتا ہے -
لیکن جب صرف بہٹنی ہی مین ایسا نقص ہو کہ وے چہوٹی یا دبی ہوئے ہون یا
دہ پہٹ گئین یا چہل گئین ہون اور دودہ پلانے کے وقت اونمین نہائت
درد ہوتا ہو تو علاج مناسب سے ان ساری باتون کو رفع کر کے دودہ پلانا
چاہیے کہ جس علاج کو ہمنے بارہا پرچہ جات **مجربہ حکمت** مین نہائت تشریح کے
ساتہہ لکہا ہے لیکن شاذ و نادر ایسی بہی حالات ہو جاتے ہین کہ جو قطعی مانع
دودہ پلانی کے ہوتے ہین اب ہم ان حالات کا ذکر فقرہ دوم مین کرتے
ہین +

نہ ماننا ھی کہ جسکا نتیجہ دنیا ہی مین ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ جو تندرست عورت اپنے بچہ کو
دودھ نہین پلاتی وہ صدہا قسم کی اسقام والام مین مبتلا ہو جاتی ہے مثلاً پستانو مین
جب دودھ کے طغیانی ہوتی ہے اور بسبب نہ پلانیکی جب وہ دودھ جمع ہو جاتا ھی
تب پستان کیسی پھول جاتے ہین اور انمین کیسی شدت کا درد اور جبک پیدا ہوتا ہے
کہ جسکا بیان احاطہ امکان سے باہر ہی اور جب وہ پستان پک جاتا ہی اور اسمین
پیپ پڑ جاتی ہے اور وہ دنبل پھوٹ جاتا ہے تب سیکڑون ناسور اوسمین پیدا
ہو جاتے ہین جن کا اندمال مہینون بلکہ برسون تک نہین ہوتا - پس یہہ بھی ایک
سزا ہی اون بچہ والیون کے لئے جنکو اپنے طفل شیر خوارہ کی محبت نہین ہے - علاوہ
اس فایدہ کے کہ دودھ پلانے سے بیماریان بچہ والی کے نزدیک نہین آسکتی ہین
دودھ کے پلانیمین اور بھی یہہ فایدے ہین کہ مثلاً اس ایام کے ایسا کوہی ایام نہین
ھی جس مین عورت زیادہ تر تندرست رہتی ہو اور جو عورتین ایسی ہین کہ جنکو حمل
بار بار ٹھہر جاتا ہے اونکے لئے دودھ پلانا تو نہائیت مفید پڑتا ہے کیسلئے کہ باربار
حمل کے ٹھہرنے سے وی کمزور ہو جاتی ہین اور انہین بڑھاپا جلد آن پڑتا ہے -
مزید ہی برین دودھ کے پلانیمین یہہ بھی ایک بڑا فائدہ ہی کہ پستان مین سرطانکی
بیماری اکثر نہین ہونے پاتی کیونکہ اگرچہ بعض دفعہ ایسا بھی ہوا ہے کہ جن عورتون
نے بچے جنے ہین اونکو یہہ بیماری ہوگئی ہے تاہم بقول مشہور - سر - اسلی کوپر صاحب
کے یہی قاعدہ درست ہی کہ یہہ بیماری زیادہ تر اونہین عورات منکوحہ کو ہوجایا
کرتی ہے جنکے بچے نہوے ہون اور اونکو بھی جو مجرد ہون - یہہ بات صاف ظاہر ہی
کہ شیر خوارہ بچہ کو سوائے شیر اپنی مادر کے اور کوئی غذا ایسی موافق نہین پڑتی کہ
جسکے کہانیسے وہ تندرست رہ سکے - پس کون ایسی بے رحم ماہوگی کہ اپنی شکم
کی پیاری بچہ کو بلا کسی وجہ معقول کے کسی اور کا دودھ پلا دے یا کسی اور غذا

حصہ اول

باب اول

انتظام بچون کا حالت صحت مین

مقالہ اول

خدمات مادری

فقرہ - ۱ - والدہ کو لازم ہے اپنی بچہ کو دودہ پلانا اور اُسکی خدمتمین مصروف رہنا + اِسکو بہی خدا کا ایک حکم جاننا چاہیئے کہ جتنی تندرست عورات ہین وہی اپنی شکم کی بچہ کو دودہ پلایا کرین کیونکہ دیکہی کہ جب تک بچہ شکم کے اندر رہتا ہی تبتک دودہ نہین پیدا ہوتا - لیکن بمجرد تولد ہونے بچہ کے دودہ پیدا ہوکر بہنی لگتاہے کہ جسمین کل اجزا جو بچہ کی پرورش کیلئے چاہئین موجود ہوتے ہین اِس سے خداوند کریم کا مطلب صاف ظاہر ہی پس اِس مطلب کے برخلاف کرنا گویا خداتعالی کا حکم

ہوچکی اور ثابت ہوا کہ بچہ بیمار ہے تو بعض بیماریان ایسی ہوتی ہین کہ اونکا علاج
مان باپ خود کر سکتے ہین - اور اونکی شناخت رونی اور بلکنی اور تڑپنی اور رنگ
بول و براز وغیرہ سی ہو سکتی ہی اور بعض امراض ایسی ہوتی ہین کہ بدون بلانے
طبیب کے دفع نہین ہو سکتی - اسلئی جو امراض کہ جنکا دفعیہ مان باپ کر سکتی
ہین اونکا بیان ایسی طور پر کیا گیا کہ والدین خود کر سکین - اور جنکا دفعیہ بجز
علاج حکیم کے نہین ہو سکتا - اونکا بیان مع قرابادین صبیان کے مبسوط لکہا چنانچہ
باب سیوم و چہارم مین اونکا ذکر ہے مثلاً تیسری باب مین صرف انہین بیماریون کا
ذکر ہے جنکا علاج طبیب ہی سی ہو سکتا ہے اور چوتہی مین وہ امراض مذکور ہین جنکا
تعلق جراح سے ہے اور انمین طبیب کی کچھہ پیش نہین چلتی +
پس اب اہل عقل اور ہنر سے یہہ عرض ہی کہ بندہ نے جو یہہ کتاب نہایت سلیس اردو
زبان مین لکھی ہی اور مطلب بندہ کا صرف رفاہ عام ہے تاکہ ہر یک شخص اپنی اولاد
کی حالات صحت اور مرض سی بخوبی واقف ہوکر کسی بیماری کی شروع ہوتے ہی
عین ابتدا مرض مین حکیم کی صلاح لی سکے کیونکہ بچونکی بیماریان ایسی ہین کہ
اگر بر وقت اونکا علاج نہ کیا جاوے تو آن کی آن مین بڑہ جاتی ہین تو اس آسانی
اور کم بہا کر دینے اس علم پر طعنہ زنی نفرماوین کیونکہ عذر بندہ کا ظاہر ہے +

فقط

کہ کس عورت کا دودہ مضر صحت ہے اور کسکا نہین اور کس مقدار تک اور کیونکر
بلانا چاہیے لکہون اور اگر حاجت غذا مصنوعی کی ہو تو کس طور پر اس قسم کی غذا
بچہ کو مفید ہوگی۔ اور وہ کونسی قواعد ہین جنسے بچہ والیونکی صحت قایم رہسکتی ہی
اور کتنی دن تک دودہ بلانا چاہیے اور کیونکر چھڑانا چاہی پہر اگر ماخود دودہ نہ بلاسکے
اور غیر عورت کو دودہ بلانیکے واسطی نوکر رکھی تو اوس دودہ بلائی مین کیا کیا
وصف کا ہونا ضرور ہے اور جبتک کہ وہ دودہ بلاتی ہے اوسپر کیا بات واجب ہے
بچہ کی حفظ صحت کی واسطے کیسا مکان اور کیسی خدمتگار چاہین پہر غسل صفائی۔
پوشاک ہواخوری ریاضت بدنی کس طور پر اور کس قدر ہونی چاہی یہہ سب امور
مفصل بیان کئی جاوین۔ اور دو برس کی عمر سی آٹھہ برس کی عمر تک جو جو کچھہ کرنا چاہیے
وہ سب اسی بیان مین شامل ہو بعد ازان بچونکی دانت نکلنے کے وقت کیا انتظام
کرنا چاہیے اوسکی بعد تعلیم و تہذیب اخلاق صبیان کا بیان کرنا نہایت ضرور ہے
کیونکہ اس عمر مین بچونکی حواس خمسہ پر اثر بدی اور نیکی کا جلد تر ہوجایا کرتا ہے اور
جو خلق اوسوقت پیدا ہوتا ہے وہ موت تک تا وقتیکہ بڑی محبت نکی جاوے
جاری رہتا ہے اور اگر غفلت رہی تو ساری عمر وہ بد خلق دفع نہین ہوتا یہہ سب امور
درمیان حالت صحت بچہ کے درج کرنی واجب جانکر یہہ حصہ بتوفیق خدا پورا کیا اور
جسقدر کوشش بندہ سی ہوسکی انتخاب کتب انگریزیہ اور تجربات حکماء یورپ اور
ہند اور اپنی تجربات بہی اسمین درج کئی بعد ازان فرض کیا کہ بچہ بیمار ہے تو اول
اوسکا بیان کرنا واجب جانا کہ حالت بیماری مین بچہ کی کیا کیا احتیاط والدین پر واجب
ہی پر سب سی مقدم اس امر کا بیان کرنا واجب جانا کہ کس طرحپر درمیان بیماری اور
صحت کی تمیز کرسکین۔ پس وہ آثار جو صحت کے ہین اور وہی جو بیماری پر دال ہین
دونون کا مقابلہ کرکے اچھی طرح پر شناخت مرض کی بتلائی گئی۔ اب چونکہ شناخت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

حمد ہے اوس خالق کو جسنے بچہ سی جوان اور جوان سی بوڑھا بنایا اور مدار اس حرکت مدارج عمری کا صحت کو ٹھہرایا - اور ہر ایک حیوان خصوصًا انسان کے دل مین اولاد کی محبت ایسی پیدا کی کہ تا وقتیکہ وہ حالت صبا مین ہے اوسکی حفظ صحت اور دفع مضار مین جہانتک اونکی مقدور مین ہوتا ہے کوشش کرتے ہین پر آجتک کوئی کتاب اردو مین ایسی نظر نہ آئی جو کہ حاوی جملہ تجربات اور معالجات اطبا، سابق اور حال کو ہو اور جس سے والدین بہی واقف ہوکر اپنی بچون کا علاج جو اونکی کرنیکی لایق ہو کر سکین اسلئی بندہ ہیچمدان **رحیم خان** نے جو ایک روز وہیان کیا اور اپنی تجربات کو خیال کیا تو معلوم ہوا کہ ایسی کتاب کا لکھنا نہایت ضرور ہے اور یہہ امر مجہسی سرانجام ہوسکیگا - بناءً علیہ عقل سے ترتیب کتاب کا خواہان ہوا - اس بندہ کی عقل نے یون رہبری کی کہ مثل جوانون کے بچہ مین بھی دو حالت ہوتی ہے ایک حالت صحت اور دوسری حالت مرض - پس چونکہ صحت سب سی مقدم ہے اسلئی پہلے صحت کا بیان کرنا چاہیے - اور یہہ بتلانا بہی ضرور ہے کہ پیدایش سی لیکر آٹھہ برس کی عمر تک کہ جس ایام کو عہد طفلی بولتی ہین - بچہ کی پرورش کیونکر کرنی چاہیے لہذا اوسکے بیانات کی یہہ تجویز کی کہ سب سی اول دودہ پلانیکی ترکیب اور بیان اس امر کا

نذر

قبلہ و کعبہ بندہ جناب ڈاکٹر تمیز خان صاحب مدرس علم طب وغیرہ جماعت ہندوستانی میڈیکل کالج کلکتہ دام اقبالہ +

آپکے احسانات والطاف بندہ پر حالت صبا سے لیکر آج تک اسقدر ہین کہ اونکا شکریہ کس زبان سے آدا کرون - اس کم بضاعتی پر بہت نادم ہون پر دل ندامت منزل چین بھی لینے نہین دیتا - ناچار یہہ چند اوراق جو آپکی استعداد اور لیاقت کے سامنے بموجب اِن اشعار کے مثل خذف ریزہ کے ہین +

لایق نبود قطرہ بعمان بُردن +	خار و خسِ صحرا بگلستان بُردن
اما چہ کُنم کہ رسم مُوران باشد +	پای ملخے نزد سلیمان بُردن

آپکے نام نامی سے مزین کر کے بطور نذر پیش کرتا ہون اور دل مین خوب جانتا ہون **شعر**

این تحفہ چنان است بسوی تو کہ برند	خرما بسوی بصرہ و گوہر سوی عمان

پر فخر امید قبولیت نی جرأت بخشی ہے ؎ گر قبول افتد زہی عز و شرف +

نیاز مند
رحیم خان

لاہور ۱۰- جنوری ۱۸۹۶ء

مضمون	صفحہ

مقالہ ششم

امراض جلدی

حصہ چہارم

امراض متعلقہ جرّاح

مضمون	صفحہ
امراض معدہ سے	۵۱
بدہضمی	۵۲
جانڈس یعنی یرقان	۵۳
ڈایاریا یعنی اسہال	۵۴
ڈی۔سنٹری یعنی پیچش	۵۶
ٹی۔بس۔می۔سن۔ٹریکا	۵۸
کیچوے	۵۹

مقالہ سوم

امراض جلدیہ

مضمون	صفحہ
چیچک	۶۲
چکن۔پاکس یعنی لنگوٹی	۶۸
می۔زلس یعنی کہسرا	۶۸
ویکسی۔نیشن یعنی ویکسی۔نیشن	۷۱

مقالہ چہارم

مضمون	صفحہ
آتشک	۷۷

مقالہ پنجم

امراض چشم

مضمون	صفحہ
پیو۔ریو۔لینٹ۔افتھال میا	۸۲
اسکرافیولس۔افتھال میا	۸۴

مضمون	صفحہ

باب دوم
مقالہ اول
امراض آلات تنفس

حصہ سوم
مقالہ اول
امراض گلو اور دہن

مقالہ دوم
امراض شکم

مضمون	صفحہ

حصہ سوم

امراض صبیان متعلقہ طبیب

باب اول

امراض دماغ واعصاب

مضمون	صفحہ
مقالہ اول	
احتیاط والدین امراض صبیان میں	۵۸
مقالہ دوم	
آثار امراض الصبیان	۶۲
فقرہ ۔ ۱ ۔ آثار صحت صبیان	۶۳
فقرہ ۔ ۲ ۔ آثار مرض	۶۴
حصہ دوم	
قرابادین صبیان	۷۶
نقشہ خوراک ادویات	۷۷
سیماب	۸۱
ادویات مسکن یعنی سی ۔ ڈی ۔ ٹیو ۔ دوا	۸۵
کہار دوائین یعنی الکلی	۹۱
ادویات قاطع ریح یعنی ۔ کار ۔ می ۔ نی ۔ ٹیو	۹۳
مفرحات یعنی اسٹی ۔ میولنٹ دوائین	۹۶
ادویات مقوی یعنی ٹانک دوائین	۹۸
تنقیہ واسطے رفع انفلامیشن یعنی سوزش کے اول خون کا نکالنا	۱۰۴
بلسٹر یعنی ادویات آبلہ انگیز	۱۰۸
ادویات مقئی یعنی ۔ امی ۔ ٹک ۔ دوائین	۱۱۳
ایضاً معرق یعنی ۔ ڈایا ۔ فورٹیک دوائین	۱۲۰
ایضاً ... بارد ۔ رفری ۔ جی ۔ رنٹ ۔ دوائین	۱۲۱

مضمون	صفحہ

فہرست

کتاب امراض الصبیان

مقالہ دوم

اِس کتاب کو سرشتہ یونی ورسٹی کالج یعنی دارالعلم پنجاب نے خرید کر
اپنی طرفسے واسطے فایدہ عام اہل طب وغیرہ کے شایع کیا

امراض الصبیان

مولفہ

رحیم خان - جی - ام - سی - بی

اسسٹنٹ سرجن

سابق ہاوس - فی - زی - شئین - میڈیکل کالج کلکتہ

حال

سپرنٹنڈنٹ

و

مدرس علم طب وغیرہ جماعت ہندوستانی میڈیکل کالج لاہور

و

مہتمم اخبار بحر حکمت

در مطبع محمدی باہتمام محمد بخش طبعشد سنہ ۱۸۶۷ع